سوال عوام کے
جواب امامؑ کے

لوگوں کے سوالات اور رسول اسلامؐ
کے جوابات

حصہ اول

تالیف: حجۃ الاسلام علامہ احمد قاضی زاہدی گلپایگانی

maablib.org

سوال عوام کے
جواب رسولِ اسلام کے

حصہ اوّل، جلد اوّل

مؤلف

حجۃ الاسلام علامہ احمد قاضی زاہدی گلپایگانی

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ثقلین جعفر

نظرِ ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون : 35425372

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب : سوال عوام کے، جواب رسولؐ اسلام کے (حصہ اول / جلد اول)

مؤلف : حجۃ الاسلام علامہ احمد قاضی زاہدی گلپائیگانی

مترجم : حجۃ الاسلام مولانا ثقلین جعفر

نظر ثانی : حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ : چودھری محمد عمران حیدر جعفری، فخر عباس حیدری

فنی معاونت : زہراء بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

اشاعت : 2011ء

ہدیہ : [redacted] روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20 - غزنی سٹریٹ - اُردو بازار - لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ ، اَلسَّيِّدِ الْبَهِيِّ، اَلسِّرَاجِ الْمُضِيْءِ، اَلْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، صَاحِبِ الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ اَلْمَدْفُوْنِ بِالْمَدِيْنَةِ، اَلْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ، وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ، اَلْمُصْطَفَى الْاَمْجَدِ، اَلْمَحْمُوْدِ الْاَحْمَدِ ، حَبِيْبِ اِلٰهِ الْعَالَمِيْنَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ، وَرَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ ، اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ.

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ، يَاشَفِيْعَ الْاُمَّةِ، يَاحُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَاسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، يَاوَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ، مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يَااَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ، يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَاسَيِّدَنَا
وَمَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَاوَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ ،
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ.

maablib.org

ترتیب

* عرضِ ناشر

فصل اوّل

① علم ② معرفت ③ اسلام اور ④ ایمان کے متعلق سوالات 18
* علم کا سر آغاز کیا ہے؟ 19
* علم کیا ہے؟ 19
* دین کیا ہے؟ 21
* اسلام کیا ہے؟ 22
* جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا کیا وہ مومن ہے؟ 23
* ایمان کیا ہے اور اسلام کیا ہے؟ 23

فصل دوم

* عقائد سے متعلق سوالات 25

باب اوّل

توحید و عدل سے کے بارے میں سوالات 25
* یہودیوں نے سوال کیا: اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں؟ 26
* ایک یہودی نے کہا: اپنے پروردگار کی توصیف بیان کریں؟ 26
* ایک یہودی نے پوچھا: آپ کا پروردگار کہاں ہے اور کیسا ہے؟ 29
* چند لمحوں کی خطا پر ابدی عذاب کیوں؟ 31

حصہ دوم

نبوت عامہ سے متعلق سوالات 33
❁ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا: اللہ کے پیغمبر کتنے ہیں؟ 34
❁ ذوالکفل کون تھے؟ 35
❁ آنحضرت کی جملہ انبیاءؑ پر فضیلت 39
❁ ان ستاروں کے کیا نام تھے جنھوں نے یوسفؑ کو سجدہ کیا تھا؟ 52

باب دوم

نبوت خاصہ کے متعلق سوالات 54
❁ آپ کا آغازِ نبوت کیسے ہوا؟ 55
❁ کیا آپ اُم الکتاب میں پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے؟ 56
❁ کس چیز نے آپ کو فرزندانِ آدمؑ پر سبقت دلائی؟ 57
❁ قریشیوں نے پوچھا: آپ کو انبیاءؑ پر کس وجہ سے سبقت حاصل ہے؟ 58
❁ ایک اعرابی نے پوچھا: میں کیسے یقین کرلوں کہ آپ پیغمبر ہیں؟ 59
❁ جب آدمؑ بہشت میں تھے تو آپ کہاں تھے؟ 60
❁ حضرت علیؑ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ افضل ہیں یا جبرائیلؑ؟ 61
❁ یہودی کا سوال: آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ بن عمران؟ 68
❁ کچھ یہودیوں نے سوال کیا: آپ کا نام محمدؐ کیوں ہے؟ 71
❁ یہ پشمینہ آپ کو کس نے پہنایا؟ 72
❁ آپؐ کے چہرے پر یہ نور کیسا ہے؟ 73
❁ ابن سلام یہودی نے پوچھا: آپ کو یہ علم کہاں سے ملا؟ 75
❁ ابوسفیان کا عمر نبیؐ کے بارے میں سوال کرنا 76
❁ عمار بن یاسرؓ نے پوچھا: آپ کو غسل کون دے گا؟ 77
❁ آپ کو غسل کون دے گا؟ 78

- کیا زمین بدنِ انبیاءؑ کو کھا جائے گی؟ 80
- آپ کس طرح زندہ ہوں گے جبکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ 81
- ابن صوریا یہودی نے اللہ اور وحی کے متعلق سوال کیا 82
- آپؐ پر رب کی جانب سے کون سا فرشتہ وحی لے کر نازل ہوتا ہے؟ 83
- تخلیق کائنات سے قبل آپ کہاں تھے؟ 87
- خلقِ آدمؑ سے قبل آپ کہاں اور کس طرح تھے؟ 92
- حضرت محمدؐ اور اُمت محمدؐ کی خصوصیات 94
- کیا بیٹا باپ سے پہلے تھا؟ 95

باب چہارم
پیغمبرؐ کے جانشین اور وصی کے متعلق سوالات 99

- سلمانؓ نے سوال کیا: اوصیاء النبیؐ بیان کیجیے؟ 100
- ابوہریرہ نے سوال کیا: ہر نبیؐ کے لیے وصی اور نواسے ہیں، آپ کا وصی...... 106
- ایک یہودی نے آپؐ کے اوصیاء کے متعلق سوال کیا 108
- سلمانؓ نے سوال کیا: آپ کا وصی کون ہے؟ 112
- جابرؓ نے سوال کیا: آپؐ کا وصی کون ہوگا؟ 113
- سلمان فارسیؓ کا سوال: آپ کی اُمت میں سے آپؐ کا وصی کون ہے؟ 115
- رسولؐ اللہ کے بعد صاحبِ امر کون ہے؟ 116
- اُم سلیم نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟ 118
- یمنی گروہ نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟ 129
- ابن عباسؓ نے سوال کیا: آپؐ کے بعد صاحبِ امر کون ہے؟ 132
- علیؑ کی امامت کی تعیین اللہ کی جانب سے ہے یا رسول کی جانب سے؟ 133
- صحابی نے سوال کیا: آپؐ کے بعد میرا اور میرے والدین کا (رہبر)...... 136
- جب آپؐ رسالت کے تمام اُمور پہنچا دیں تو پھر تیرا خلیفہ کون ہوگا؟ 137

- سلمان فارسیؓ: آپؐ کے بعد خلیفہ کون ہے تاکہ ہم اُسے جان لیں؟ 139
- حذیفہ بن یمان نے سوال کیا: ہمارے لیے خلیفہ کون ہوگا؟ 142
- خلافتِ علیؑ تیری جانب سے ہے یا اللہ کی جانب سے؟ 146

باب پنجم

امیرالمومنین علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے بارے میں سوالات 149

- وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ میں امامِ مبین سے کیا مراد ہے؟ 150
- ولایتِ علیؑ اللہ کی جانب سے ہے یا رسولؐ کی جانب سے؟ 151
- اعرابی نے پوچھا: حَبْلُ اللهِ سے کیا مراد ہے؟ 153
- شجرۂ طیبہ سے کیا مراد ہے؟ 154
- فرمانِ خداوندی میں "نور" سے کیا مراد ہے؟ 155
- جنابِ علیؑ نے سوال کیا: میرے متعلق کیا نازل ہوا؟ 156
- جنابِ علیؑ نے سوال کیا: آپؐ کو غسل دینے میں میرا کون معاون و مددگار ہوگا؟ 157
- جابرؓ نے سوال کیا: سلمانؓ، ابوذرؓ اور علیؑ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ 158
- "مجعت" نامی شخص نے جنابِ علیؑ کی طرف اشارہ کر کے سوال کیا: یہ کون ہے؟ 161
- ابن مسعودؓ نے سوال کیا: امام علیؑ کو آپؐ سے کیا نسبت ہے؟ 163
- حضرت ابوبکر نے سوال کیا: کیا آپ علیؑ کو تین انبیاء پر قیاس کرتے ہیں؟ 164
- حضرت علیؑ نے سوال کیا: مجھے کون سی چیز عطا کی گئی یارسولؐ اللہ! 165
- وہ کون سے امور ہیں جن میں علیؑ نبیؐ کے ساتھ شریک ہیں؟ 166
- وہ پہلا کون شخص ہے جس نے لا إلٰہ الا اللہ کہا؟ 167
- امام علیؑ نے پوچھا: اہلِ نہروان کون ہیں؟ 168
- ابن مسعودؓ نے پوچھا: کیا علیؑ تمام خوبیوں میں ہم سے افضل ہے؟ 170
- جابر ابن عبداللہ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ علیؑ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ 171
- حضرت عائشہ نے کہا: آپؐ جنابِ علیؑ کو کھلاتے ہیں جبکہ مجھے نہیں۔ 172

❁ عبداللہ ابنِ عمر نے رسولِ خدا سے علیؑ کے متعلق سوال کیا 173
❁ ابوسعید خدری نے پوچھا: علم الکتاب کس کے پاس ہے؟ 174
❁ محبتِ علیؑ کا راز اور کس طرح محبتِ علیؑ عبادت ہے؟ 175
❁ امیرالمومنین کون ہے؟ 179
❁ سیدالوصیین، امیرالمومنین اور مسلمانوں کا سردار کون ہے؟ 180
❁ جنابِ علیؑ کس طرح خلیفہ چہارم ہیں؟ 182
❁ عباس ابن المطلبؓ نے پوچھا: بروزِ قیامت کون سوار ہوں گے؟ 184
❁ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ کی تفسیر کیا ہے؟ 186
❁ اہلِ جنت کون ہیں؟ 187
❁ حضرت علیؑ پہلے انسان ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے 189
❁ السابقون المقربون کون ہیں؟ 191
❁ اہلِ جہنم کون ہیں؟ 191
❁ علیؑ کو ہم پر کس طرح فضیلت و برتری ہے؟ 192
❁ حضرت علیؑ کے مالِ غنیمت میں سے دو حصے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ 196
❁ ابن عباسؓ: یارسول اللہؐ! آپ کا وقتِ رحلت قریب ہے 198
❁ "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ" میں حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟ 200
❁ وہ کون سا دروازہ ہے جس میں داخل ہونے والا عذابِ جہنم سے...... 201
❁ انس بن مالک: حضرت علیؑ آپ کا بھائی کس طرح ہو سکتا ہے؟ 203
❁ خبیث الولادۃ ہونے کی کیا علامت ہے؟ 207
❁ منافقین نے سوال کیا: ہم کون ہیں؟ 210
❁ کیا وجہ ہے کہ علیؑ ہر حال میں مسجد میں داخل، خارج ہو سکتا ہے؟ 216
❁ حضرت علیؑ نے پوچھا: کیا آپ کو میرے متعلق نسیان کا خوف ہے؟ 219
❁ ...... وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ...... کی تفسیر 229

* یارسولؐ اللہ! کیا کوئی اس بات کا شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں پر...... 232
* رسولؐ خدا سے ابوصصام کے مختلف قسم کے سوالات 237
* کیا حضرت علیؑ کی آپ تصدیق کرتے ہیں کہ وہ لوگوں پر حاکم ہیں؟ 242
* علیؑ کے لیے منصب خلافت آپ کی جانب سے ہے یا خدا کی جانب سے؟ 244
* علیؑ کے لیے منصب امامت آپ کی جانب سے ہے یا خدا کی جانب سے 248
* کیا تمام پیغمبر علیؑ کی امامت کو یاد کرتے ہیں؟ 251
* یارسولؐ اللہ! کیا آپ کی زندگی میں علیؑ امیرالمومنین ہیں؟ 255
* کیا بیٹا باپ سے پہلے موجود تھا؟ 257
* حضرت عمر نے رسولؐ خدا سے مختلف جملات کے متعلق سوال کیا 258

باب ششم

علیؑ کے بعد ائمہؑ کی تعداد کے بارے میں سوالات 262
* امام علیؑ نے رسولؐ خدا سے پوچھا: آپ کے بعد میری امامت...... 263
* ابن مسعودؓ نے پوچھا: صلب حسینؑ میں سے کتنے امام ہیں؟ 267
* یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد صاحب امر کون ہے؟ 272
* یارسولؐ اللہ! کیا آپ تمام مخلوق خدا پر حجت نہیں؟ 274
* علی ابن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے کتنے آئمہ ہیں؟ 280
* معرفت امام رکھنے والے کے لیے کیا ثواب ہے؟ 283
* یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے امامؑ ہیں؟ 290
* ابوسعید خدری: آپؐ کے بعد کتنے امام ہیں؟ 293
* آپؐ کے بعد حقیقی امام کتنے ہیں؟ 294
* آئمہ ہدیٰ کی تعداد کتنی ہے؟ 295
* سلمان فارسیؓ: آپؐ کے بعد آئمہ کیا وہ آپ کی عترت سے ہیں؟ 296
* سلمانؓ: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟ 297

* حذیفہ بن اُسید: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟ 298
* ابوایوب انصاری: تعداد آئمہؑ کتنی ہے؟ 299
* ابوسعید خدری: آپؐ کے بعد امام کتنے ہیں؟ 300
* تعداد آئمہؑ کتنی ہے؟ 300
* واثلہ بن اسقع: آپؐ کے بعد کتنے امامؑ ہیں؟ 301
* آپؐ کے بعد امام کون ہے؟ 302
* امام علیؑ نے سوال کیا: آئمہؑ کے اسماء کیا ہیں؟ 304
* انس بن مالک: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے حواری کون ہیں؟ 305
* انس نے پوچھا: آپؐ کے حواری کون ہیں؟ 306
* بروایت علیؑ: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟ 307
* امام حسن مجتبیٰؑ: آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟ 307
* یارسولؐ اللہ! آپ کی اہلِ بیت کون ہیں؟ 308
* اگر آپ کی اہلِ بیتؑ سے حکومت چھن جائے تو کیا ہوگا؟ 309
* امام حسینؑ: آپؐ کے بعد صاحبِ امر کون ہے؟ 310

باب ہفتم

اُولی الامر کا مطلب کیا ہے؟ 313
* اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ میں صاحبانِ امر سے مراد کون ہیں؟ 314
* یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ...... سے کیا مراد ہے؟ 320

باب ہشتم

پنج تن پاک علیہم السلام کے بارے میں سوالات 322
* شمس و قمر، فرقدان اور زہرہ کیا ہیں؟ 323
* فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ...... کی تفسیر بیان کریں 324
* حضرت ابوبکر: کیا علیؑ و فاطمہؑ کا گھر بھی انبیاءؑ کے گھروں کی مانند ہے؟ 325

- وہ کلمات کیا تھے جو جناب آدمؑ کو القاء کیے گئے؟ 326
- وہ کلمات جو جناب آدمؑ کو القاء کیے گئے 326
- سلمان فارسیؓ نے فضیلت اہلِ بیتؑ کے متعلق سوال کیا؟ 327
- عباس بن عبدالمطلبؓ: خاندان ایک ہونے کے باوجود اہلِ بیتؑ کو...... 330
- وہ پانچ مکتوبات کیا ہیں جو تورات میں درج ہیں؟ 333
- فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ...... کی تفسیر بیان کریں 336
- "فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" کے مصداق کون ہیں؟ 337
- وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ، جبل اللہ سے کیا مراد ہے؟ 343
- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کس کی شان میں نازل ہوئی؟ 344
- وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ کی تفسیر 347
- جناب علیؑ نے سوال کیا: ہم افضل ہیں یا ملائکہ؟ 349
- اہلِ بیتؑ کو رجس سے دور کر کے اللہ نے ان کو کیا شرف عطا کیا؟ 353
- آپؐ کے نزدیک محبوب ترین کون ہیں؟ مہاجرین، انصار یا بنوہاشم 355
- وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ کی تفسیر 356
- ہدایت ہماری جانب سے ہے یا ہمارے غیر کی جانب سے؟ 357
- اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کون ہیں؟ 358
- ثقلین کیا ہے؟ 359

❁ ❁ ❁

maablib.org

عرضِ ناشر

دینِ مبین اسلام کو دیگر ادیانِ عالم پر کئی پہلوؤں اور کئی حوالوں سے فضیلت و برتری حاصل ہے۔ ان مختلف پہلوؤں اور حوالوں میں سے ایک نمایاں پہلو اور روشن حوالہ مرد و زن کو تعلیم و تعلم کی ترغیب و تشویق دلانا بھی ہے۔ تحصیلِ علم اور کسبِ دانش سے فہم و ادراک میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان اس کے ذریعے ذہنی و روحانی اوج کمال تک پہنچتا ہے۔ قرآن مجید نے بارہا حضرتِ انسان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے۔

سورۂ زمر، آیت ۹ میں ارشادِ رب العزت ہوتا ہے:

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں"؟

یقیناً عالم اور جاہل ہرگز برابر نہیں ہو سکتے، چنانچہ رسولِ اسلامؐ اور آئمہ اطہار علیہم السلام نے فروغِ علم اور ترسیلِ آگہی کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا، یہاں تک کہ ان ہستیوں کی پوری پوری زندگیاں علم کی ترویج اور شعور کی ترغیب میں گزر گئیں۔ ختمی مرتبت کا ارشادِ عالم تاب ہے:

"ہر مسلمان مرد و زن پر لازم ہے کہ وہ علم حاصل کرے"۔

امیرالمومنین علیہ السلام کا فرمانِ عالی شان ہے:

"علم ایک ایسا خزینہ ہے جسے کوئی چرا نہیں سکتا، اور یہ ایسا گنجینہ ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا چلا جاتا ہے

(مفہوماً) الغرض آیاتِ قرآنی اور روایاتِ الہامی سے نیز سیرتِ پیغمبرؐ اور کردارِ آئمہ اطہارؑ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ انھوں نے اپنے اپنے دورِ رہبری میں علم و دانش کی بھرپور اشاعت کی اور جاہلیت و جہالت کے خلاف مسلسل جہاد کیا"۔

فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

"اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے سوال کرو"۔ (سورۂ نحل، آیہ ۴۳)

مگر افسوس صد افسوس اہلِ دنیا نے شہرِ علم کے ان ابوابِ عصمت کی طرف بہت کم رجوع کیا، بلکہ ان کے مقابلے میں نام نہاد علمی مگر درحقیقت جاہلی دروازے کھولنے کی کوشش کی۔ حالانکہ فضائے دہر میں سلونی سلونی کی صدا کی بازگشت گونجتی رہی۔۔۔۔ علم و دانش کے یہ خزینے آج بھی بند پڑے ہیں۔ ان کی کلید پرسش (پوچھنا اور سوال کرنا) ہے۔ ہاتفِ غیبی کی ندا آ رہی ہے: خداوند متعال تم پر رحمت کے دروازے وا کرے، سوال کرو۔ یہ ایک ایسی راہ گزر ہے جس سے ثواب ہی ثواب ملتا ہے۔ سوال کرنے والے، جواب دینے والے اور سننے والے کے لیے اجرِ کثیر اور انعامِ جزیل ہے۔

اسلام نے سوال کرنے اور جواب دینے کی تشویق کی ہے اور ایسا بابِ علم کھولا ہے جو طولِ تاریخ میں کبھی بند نہیں ہوا۔ رسولِ معظمؐ اور آئمہ مکرمؑ کے اَدوار میں علمی محفلیں سجتی رہیں، لوگ بابِ عصمت پر آتے رہے، دامنِ طلب پھیلاتے رہے اور علم کی خیرات پاتے رہے۔ نتیجتاً ہزاروں لاکھوں سوالات فقہ، عقائد، تفسیر، اخلاقیات، ادبیات، اصول، فلسفہ، قیامت، برزخ وغیرھم کے متعلق جوابات سے مزین ہوئے اور ہمارے علمی اسلاف اور عمائدین کے توسط سے ترتیب پا کر نورانی خزائن کی صورت اختیار کر گئے اور آج بھی دعوتِ فکر و نظر دے رہے ہیں۔

لاریب سوال کرنے سے انسان کی جہالت دُور ہوتی ہے، تشکیک کا خاتمہ ہوتا ہے اور جاننے کی لیاقت وصلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ سوال کرنے والے کے لیے کسی خاص ذہنی استعداد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ جواب دینے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ جواب سوال پر عبور رکھتا ہو۔ مبرہن اور مسکت جواب دینے پر قادر ہو اور مسائل کی تشفی وتسلی کر سکے۔

تاریخ شاہد ہے کہ رسولِ رحمت ﷺ اور آئمہ عصمتؑ کے بہت سے اصحابِ باصفا اور پیروانِ باوفا معارف وعلوم کے ان بحورِ عصمت میں غوطہ زن رہے اور عقل و دانش کے ان بے کراں اور عمیق سمندروں سے متمسک رہ کر اپنی پیاس بجھاتے اور سیرابی کا سامان کرتے رہے۔

اپنے عجیب و نجیب رہبروں کے ان سائلوں اور دریوزہ گروں نے اُن کے فیضانِ علمی کی جان سے بڑھ کر حفاظت کی۔ اس اہتمامِ حفاظت اور حسنِ نیابت کی غالب وجہ یہ بھی تھی کہ آئمہ اثنا عشر تین سو سال (یعنی غیبتِ صغریٰ) تک جو علمی گتھیاں سلجھاتے رہے، ساتھ ساتھ اپنے اصحاب واحباب کو اُن کی ترتیب وتالیف کی طرف بھی شدت سے مائل کرتے رہے۔ مثلاً صادقِ آلِ عباؑ نے اپنے پیروؤں کو تاکید فرمائی:

"اپنے ورثۂ علمی کی حفاظت کرو، کیوں کہ تمہیں ان کی ضرورت پڑتی رہے گی"۔

چنانچہ ہم پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے علمی ورثہ کو نسلِ حاضر اور عزیزانِ فردا تک ایک امانت سمجھ کر پہنچائیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہر اپنا پرایا اس سے استفادہ کرے اور ہر کس وناکس کے دل میں عظمتِ معصومینؑ اور رفعتِ مکتبِ تشیع پیدا ہو۔ علمی ترقی کے اس زمانے میں آئمہ اہلِ بیتؑ کے ورثۂ علمی سے استفادہ

اور بھی ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ تہذیب اسلامی اور فرہنگ اہلِ بیت کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر نہایت احسن طریقے اور عمدہ سلیقے سے پیش کریں۔

ہمارے علمی اداروں کا پبلک لائبریریوں اور ملکی و بین الاقوامی کالجوں، یونی ورسٹیوں میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان صالح تعلیمات کے ذریعے ہم الیکٹرانک میڈیا پر پھیلائی جانے والی عریاں تہذیب کا سدِّ باب کر سکتے ہیں۔ اس مقصدِ رفیع کے لیے علمی، قلمی اور ابلاغی جہاد کی ضرورت ہے۔ مشہور مغربی فلسفی برٹینڈرسل نے کہا تھا:

"اگر آج علیؑ زندہ ہوتے تو کوفہ کی مسجد مغربی محققین اور دانشوروں سے پُر ہوتی۔ وہ علی علیہ السلام پر سوالوں کی بارش کرتے مگر آپ انھیں دم لینے کی فرصت نہ دیتے"۔

اثنا عشری امامی حکما، دانش وروں اور محققوں نے جو مذکورہ تین صدیاں آئمہ معصومینؑ سے علمی استفادہ کیا اور اُسے محفوظ کیا، اُسے پڑھ کر آج مشرق و مغرب کے بہت سے عالمی دانش وروں کی زبانوں پر حضرت علیؑ اور امام جعفر صادقؑ کے حکمت و معرفت سے لبریز اقوال و ارشادات ہیں۔

ہم خداوند متعال کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے ہمیں یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ ہم ایران کے معروف دانش ور حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے حاج شیخ احمد قاضی زاہدی گلپایگانی مدظلہ العالی کی کتاب مستطاب "أَسئِلَةُ النَّاس وَأَجوِبَةُ المَعصُومِين" کا اُردو میں ترجمہ کروا کر اسے جزواً جزواً شائع کر رہے ہیں۔

زیرِ نظر جلد سے پیش تر "سوال عوام کے اور جواب امامؑ کے" کے عنوان سے اوّلاً امام محمد باقر علیہ السلام، ثانیاً امام علی علیہ السلام اور ثالثاً حسنین شریفین علیہم السلام کے جوابات پر مبنی چار جلدیں شائع کر چکے ہیں۔

سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور سیدنا امام علی رضا علیہ السلام سے مروی جوابات پر مشتمل دو جلدیں زیر طبع ہیں اور اب "سوال عوام کے، جواب رسولؐ اسلام کے" بھی عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے کو ہے۔

اس جلد کے مترجم ہمارے عزیز دوست حجۃ الاسلام مولانا غضنفر ثقلین مدظلہ ہیں، جنھوں نے یہ کار خیر نہایت جاں فشانی اور خوش اُسلوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کے ساتھ مشہور دانشور برادر بزرگوار حضرت علامہ حسن جعفری مدظلہ العالی نے ہم کاری کی، اور علمی گتھیاں سلجھائیں۔ خالق لوح و قلم اُن کی توفیقاتِ خیر میں مزید اضافہ فرمائے۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ ہم سب (بشمول برادر مظہر عباس) کو مکتبِ اہل بیتؑ کی کماحقہٗ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی بلیاتِ ارضی وسماوی سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین بحق طٰہٰ ویٰسین!

والسلام مع الاکرام

محتاجِ دُعا

ریاض حسین جعفری، فاضل قُم

maablib.org

فصل اوّل

۱ علم ۲ معرفت ۳ اسلام

اور

۴ ایمان کے متعلق سوالات

maablib.org

علم کا سرِ آغاز کیا ہے؟

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقَالَ: رَأْسُ الْعِلْمِ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَعْرِفَتُهُ

قَالَ: وَمَا حَقُّ مَعْرِفَتِهِ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنْ تَعْرِفَهُ بِلَامِثَالٍ وَلَا شَبِيهٍ تَعْرِفُهُ اِلٰهًا وَاحِداً خَالِقًا قَادِراً، أَوَّلاً وَآخِرًا ظَاهِراً وَبَاطِناً لَا كُفْوَ لَهُ وَلَا مِثْلَ لَه، فَذٰلِكَ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ!

ایک آدمی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علم کا سرِ آغاز کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: معرفتِ خدا۔

اس آدمی نے عرض کیا: ہم حقِ معرفت کو کیسے جان سکتے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسے (اللہ تعالیٰ کو) بے مثال جانو، اسے کسی چیز سے تشبیہ مت دو۔ اسے خدائے واحد، قادر، اوّل و آخر اور ظاہر و پوشیدہ مانو۔ ایسا کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ یہ معرفتِ خدا ہے اور حقِ معرفت ہے۔ (اور یہ اللہ تعالیٰ کی شناخت کی بہترین شکل ہے)۔ (بحار الانوار، ج۳، ص۱۴، ح۳۶، عن جامع الاخبار)

علم کیا ہے؟

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْعِلْمُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْاِنْصَاتُ لَهُ

قَالَ: ثُمَّ مَه؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْاِسْتِمَاعُ لَهُ

قَالَ: ثُمَّ مَه؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْحِفْظُ لَهُ

قَالَ: ثُمَّ مَه؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْعَمَلُ بِهِ

قَالَ: ثُمَّ مَه؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ثُمَّ نَشْرُهُ

ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علم کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے لیے چپ رہنا۔

اس آدمی نے پوچھا: اس کے بعد؟

آپؐ نے فرمایا: اسے خوب توجہ سے سننا۔

اس آدمی نے پوچھا: اس کے بعد کیا؟

آپؐ نے فرمایا: اسے یاد کرنا۔

اس آدمی نے عرض کیا: اس کے بعد کیا؟

آپؐ نے فرمایا: اس پر عمل کرنا۔

اس آدمی نے پوچھا: اس کے بعد؟

آپؐ نے فرمایا: اسے پھیلانا۔ (بحار الانوار، ج ۲، ص ۲۸، ح ۸، عن الخصال، للصدوق، اُصولِ کافی، ج ۱، ص ۴۸، ح ۴)

دین کیا ہے؟

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا الدِّينُ؟

فَقَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ

ثُمَّ أَتَاهُ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: مَا الدِّينُ؟

فَقَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ

ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَقَالَ: مَا الدِّينُ؟

فَقَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ

ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: مَا الدِّينُ؟

فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ وَقَالَ: أَمَا تَفْقَهُ الدِّينَ هُوَ أَنْ لَا تَغْضَبَ!

ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا: یا رسولؐ اللہ! دین کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: حُسنِ خلق۔

پھر وہ آپ کے دائیں طرف آیا اور کہا: دین کیا ہے؟

آپؐ نے جواب دیا: حُسنِ خلق۔

پھر وہ آپؐ کے بائیں جانب آیا اور سوال کیا: دین کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: حُسنِ خلق۔

پھر وہ آدمی آپؐ کے پیچھے آیا اور پوچھا: دین کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور فرمایا: یقین رکھو کہ دین کی حقیقی فہم یہ ہے کہ غصہ نہ کرو۔ (بحار الأنوار، ج ۷۱، ص ۳۹۳، ح ۶۳، تنبیہ الخواطر)

اسلام کیا ہے؟

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهٖ قَالَ: لَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنَاسِكَهٗ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَاَنْشَاَ يَقُوْلُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ مُسْلِمًا"

فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْاِسْلَامُ؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْاِسْلَامُ عُرْيَانٌ وَلِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَزِيْنَتُهُ الْحَيَاءُ وَمِلَاكُهُ الْوَرَعُ وَكَمَالُهُ الدِّيْنُ وَثَمَرَتُهُ الْعَمَلُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الْاِسْلَامِ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ!

جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ جس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر مناسکِ حج سے فارغ ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو فرمایا: کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ مسلمان ہو۔ جنت میں مسلمان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

اس وقت ابوذرؓ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور پوچھا: یا رسولؐ اللہ! اسلام کیا ہے؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام برہنہ ہے اس کا لباس تقویٰ ہے، اس کی زینت حیا ہے، اس کا جوہر گناہوں سے پرہیز ہے اور اس کا کمال دین ہے اور اس کا ثمر عمل ہے۔ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد میرے اہلِ بیتؑ کی محبت ہے۔ (بحارالانوار، ج ۲۷، ص ۸۲، ح ۲۲، امالی الشیخ الطوسی، اصولِ کافی، ج ۲، ص ۴۶، ح ۲)

جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا کیا وہ مومن ہے؟

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّ مَنْ قَالَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" مُؤْمِنٌ؟

قَالَ ﷺ إِنَّ عَدَاوَتَنَا تُلْحِقُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى: إِنَّكُمْ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُحِبُّوْنِي، وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ هٰذَا (يَعْنِي عَلِيًّا ﷺ)

جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

یارسول اللہؐ! کیا صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینے والا مومن شمار ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہماری دشمنی کسی کو بھی یہود و نصاریٰ سے ملحق کرسکتی ہے۔ کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک مجھ سے دوستی نہ رکھے اور وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے دوستی رکھتا ہے لیکن اس کے دل میں ان کے لیے بغض ہے۔ (یہاں حضرت محمدؐ کی مراد حضرت علیؑ ہیں)

ایمان کیا ہے اور اسلام کیا ہے؟

جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صُوْرَةِ أَعْرَابِيٍّ وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِيْمَانُ؟

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! فَمَا الْإِسْلَامُ؟

قَالَ: اِشْهَدْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحِجُّ الْبَيْتَ.

ایک دن جبرائیلؑ ایک اعرابی کے حلیہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: اے محمدؐ! ایمان کیا ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ خدا، روزِ قیامت فرشتوں، آسمانی کتابوں، پیغمبروں اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر اعتقاد ہو۔

جبرئیلؑ نے کہا: سچ کہا آپؐ نے، مگر اسلام کیا ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ انسان یہ گواہی دے کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمدؐ اُس کا بندہ اور رسول ہے اور نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

جبرئیلؑ نے عرض کیا: آپؐ نے سچ کہا۔

maablib.org

فصل دوم

عقائد سے متعلّق سوالات

(باب اوّل)

توحید وعدل سے کے بارے میں سوالات

یہودیوں نے سوال کیا: اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں؟

عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ (الصَّادِقِ) علیہ السلام قَالَ: اِنَّ الْیَهُودَ سَأَلُوا
رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالُوا: اِنْسِبْ لَنَا رَبَّكَ.
فَلَبِثَ ثَلَاثًا لَا یُجِیبُهُم ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ (اَی
سُورَةُ التَّوحِیدِ) اِلٰی آخِرِهَا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے اللہ تعالیٰ کے نسب کے بارے میں سوال کیا اور پوچھا: آپؐ اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں؟

آنحضرتؐ نے انھیں تین روز تک کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک نازل ہوئی۔ (بحارالانوار، ج ۳، ص ۲۲، ح ۹، اصولِ کافی، ج۱، ص ۷۱، ح۱)

ایک یہودی نے کہا: اپنے پروردگار کی توصیف بیان کریں؟

أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّیْبَانِیُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُطَوَّقِ بْنِ سِوَارٍ،
عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ
بْنِ كَثِیرٍ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ حُمَیْدٍ، عَنْ أَبِی هَشَامٍ،
عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ یَهُودِیٌّ عَلٰی
رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ یُقَالُ لَهُ: "نَعْثَلُ" فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ!
إِنِّی أَسْأَلُكَ عَنْ أَشْیَاءَ تَلَجْلَجُ فِی صَدْرِی مُنْذُ حِینٍ،

فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي عَنْهَا ، أَسْلَمْتُ عَلَى يَدِكَ.

قَالَ ﷺ : سَلْ يَا أَبَا عَمَارَةَ!

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! صِفْ لِي رَبَّكَ.

فَقَالَ ﷺ : إِنَّ الْخَالِقَ لَا يُوصَفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَكَيْفَ يُوصَفُ الْخَالِقُ الَّذِي تَعْجِزُ الْحَوَاسُّ أَنْ تُدْرِكَهُ وَالْأَوْهَامُ أَنْ تَنَالَهُ وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تَحُدَّهُ وَالْأَبْصَارُ عَنِ الْإِحَاطَةِ بِهِ، جَلَّ عَمَّا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ ، نَاءٍ فِي قُرْبِهِ وَقَرُبَ فِي نَايِهِ كَيَّفَ الْكَيْفَ فَلَا يُقَالُ لَهُ: كَيْفَ وَأَيَّنَ الْأَيْنَ فَلَا يُقَالُ لَهُ: أَيْنَ، هُوَ مُنْقَطِعُ الْكَيْفُوفِيَّةِ وَالْأَيْنُونِيَّةِ ، فَهُوَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ ، وَالْوَاصِفُونَ لَا يَبْلُغُونَ نَعْتَهُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ.

قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ: "إِنَّهُ وَاحِدٌ لَا شَبِيهَ لَهُ" أَلَيْسَ اللّٰهُ وَاحِدًا وَالْإِنْسَانُ وَاحِداً؟ فَوَحْدَانِيَّتُهُ أَشْبَهَتْ وَحْدَانِيَّةَ الْإِنْسَانِ.

فَقَالَ ﷺ : اللّٰهُ وَاحِدٌ وَأَحَدِيُّ الْمَعْنٰى وَالْإِنْسَانُ وَاحِدٌ ثَنَوِيُّ الْمَعْنٰى، جِسْمٌ وَعَرَضٌ وَبَدَنٌ وَرُوحٌ وَ إِنَّمَا التَّشْبِيهُ فِي الْمَعَانِي لَا غَيْرُ!

قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ!

ایک دن نعثل نامی ایک یہودی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے محمدؐ! میں آپؐ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں جس نے ایک عرصہ سے میرے دل میں چبھن

سی پیدا کر رکھی ہے۔ اگر آپؐ نے اس کا جواب دے دیا تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔

آپؐ نے فرمایا: اے ابوعمارہ! اپنا سوال بیان کر۔

اس آدمی نے کہا: اے محمدؐ! میرے سامنے اپنے پروردگار کی توصیف بیان کریں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کی صرف اتنی ہی توصیف بیان کر سکتا ہوں جتنا اس نے خود اپنی توصیف ہمارے سامنے کی ہے۔ اس کے علاوہ میں اللہ تعالیٰ کی توصیف بیان نہیں کر سکتا۔

اس خالق کی تعریف کیسے ممکن ہے کہ حواس جس کے ادراک سے، عقل جس کی حقیقت تک پہنچنے سے، اذہان اس کی حدود سے اور آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہوں؟ وہ وصف کنندگان کی توصیف سے بالاتر ہے۔

وہ دُور ہوتے ہوئے بھی نزدیک ہے اور نزدیک ہوتے ہوئے بھی دُور ہے۔ اس نے کیفیت کو پیدا کیا ہے۔ اس لیے کیفیت سے اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے مکان کو پیدا کیا ہے اس لیے مکان کا تصور اس کے لیے نہیں ہے۔ وہ زمان و مکان سے آزاد ہے۔

وہ یکتا ہے اور سب کا مقصود ہے۔ اس کی توصیف اتنی ہی ممکن ہے جتنی اس نے خود اپنی توصیف بیان کی ہے۔ توصیف کرنے والے اس مقدس ذات کی مناسب توصیف تک نہیں پہنچ سکتے۔ نہ تو وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس نے کسی کو پیدا کیا ہے۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اس آدمی نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ نے سچ فرمایا۔ اب مجھے اپنی ہی بات کا جواب دیں۔ ابھی آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایک ہے اور انسان بھی ایک ہے۔ تو کیا واحدانیت اور یکتائی میں انسان اللہ

تعالیٰ کی شبیہ ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بلحاظ ذات واحد ہے۔ اس کے وجود میں کوئی ترکیب نہیں، لہٰذا وہ واحد ذات، واحد المعنیٰ ہے لیکن انسان واحد مرکب ہے۔ کیونکہ انسان کا جسم بدن اور روح سے مرکب ہے۔ پس خدا اور انسان میں تشبیہ ماہیت و وجود کے لحاظ سے نہیں بلکہ الفاظ کے لحاظ سے ہے۔ (بحار الانوار، ج۳، ص۳۰۳ و ۳۰۶، ح۶۰، عن التوحید، للصدوق)

ایک یہودی نے پوچھا: آپ کا پروردگار کہاں ہے اور کیسا ہے؟

عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : اِنَّ يَهُودِيًّا يُقَالُ لَهُ: سجت جَاءَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ رَبِّكَ ، فَاِنْ اَنْتَ اَجَبْتَنِیْ عَمَّا أَسْأَلُكَ مِنْهُ وَ اِلَّا رَجَعْتُ.

قَالَ صلى الله عليه وآله : سَلْ عَمَّا شِئْتَ

قَالَ: أَيْنَ رَبُّكَ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : هُوَ فِی كُلِّ مَكَانٍ وَلَيْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْمَكَانِ الْمَحْدُودِ.

قَالَ: وَكَيْفَ هُوَ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : وَكَيْفَ أَصِفُ رَبِّی بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوقٌ وَاللّٰهِ لَا يُوصَفُ بِخَلْقِهٖ.

قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ يُعْلَمُ اَنَّكَ نَبِیُّ اللّٰهِ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : فَمَا بَقِیَ حَوْلَهُ حَجَرٌ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ اِلَّا تَكَلَّمَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُبِيْنٍ : يَاسَبَخْتُ اِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ

فَقَالَ سجت: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا.
ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ!

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ "سجت" نامی ایک یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسولؐ اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپؐ کے پروردگار کے متعلق سوال کروں۔ اگر آپؐ نے میرے سوالوں کے جواب دے دیے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا لیکن اگر آپ نے میرے سوالات کے تسلی بخش جواب نہ دیے تو میں واپس لوٹ جاؤں گا اور اپنے دین پر باقی رہوں گا۔

حضرتؐ نے فرمایا: تم ہر چیز کے بارے میں سوال کر سکتے ہو۔

اس نے کہا: آپ کا پروردگار کہاں ہے؟

آپؐ نے جواب دیا: وہ ہر جگہ موجود ہے وہ کسی خاص جگہ پر محدود نہیں۔

اس یہودی نے پوچھا: وہ کیسا ہے؟

حضرت محمدؐ نے فرمایا: میں اللہ کی کیفیت کیسے بیان کر سکتا ہوں جبکہ کیفیت خود خدا کی پیدا کردہ چیز ہے۔ لہٰذا خالق کی توصیف مخلوق سے نہیں کی جا سکتی۔

سجت نے کہا: میں یہ کیسے مان لوں کہ آپ پیغمبر خدا ہیں؟

راوی کہتا ہے کہ اس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جتنے بھی پتھر یا دوسری چیزیں تھیں فصیح عربی زبان میں بولنے لگیں اور کہا: اے سجت! یہ پیغمبر خدا ہیں۔

اس وقت سجت نے کہا: میں نے آج تک اس سے زیادہ واضح دلیل نہیں دیکھی۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ!

(بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۳۷۳، ح ۲۸، عن التوحید، للصدوق)

چند لمحوں کی خطا پر ابدی عذاب کیوں؟

جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلَ عَنْهُ أَشْيَاءَ وَكَانَ فِيمَا سَأَلَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنْ كَانَ رَبُّكَ لَا يَظْلِمُ، فَكَيْفَ يُخَلِّدُ فِي النَّارِ أَبَدَ الْآبِدِينَ مَنْ لَمْ يَعْصِهِ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً؟

قَالَ ﷺ: يُخَلِّدُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَمَنْ عَلِمَ أَنَّ نِيَّتَهُ أَنَّهُ لَوْ بَقِيَ فِي الدُّنْيَا إِلَى انْقِضَائِهَا، كَانَ يَعْصِي اللهَ عَزَّوَجَلَّ، خَلَّدَهُ فِي نَارِهِ عَلَى نِيَّتِهِ وَنِيَّتُهُ فِي ذٰلِكَ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ، وَكَذٰلِكَ يُخَلِّدُ مَنْ يُخَلِّدُ فِي الْجَنَّةِ بِأَنَّهُ يَنْوِي لَوْ بَقِيَ فِي الدُّنْيَا أَيَّامَهَا لَأَطَاعَ اللهَ أَبَدًا وَنِيَّتُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، فَبِالنِّيَّاتِ يُخَلَّدُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ وَاللهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: "قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدٰى سَبِيلًا (بنی اسرائیل:۸۴)

ایک یہودی رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سے سوالات کیے۔ اس کے سوالوں میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ اگر آپ کا پروردگار ظلم نہیں کرتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کے چند روزہ گناہوں کی سزا میں اسے ہمیشہ کے لیے جہنم میں ڈال دیا جائے؟

حضرتؐ نے جواب میں فرمایا: وہ اپنی نیت کی بنیاد پر جہنم میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اگر اس شخص کو دنیا کے باقی رہنے تک زندہ رہنے دیا جاتا تو بھی وہ معصیت خدا میں مبتلا رہتا۔ چونکہ اس کی نیت اس کے عمل سے بھی زیادہ بد ہے، اس لیے اللہ سے اس کی نیت کے مطابق دوزخ میں ڈالے گا۔

اسی طرح جو ہمیشہ کے لیے جنت میں جائے گا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ اگر یہ دنیا کے خاتمہ تک بھی زندہ رہتا تو اطاعتِ خدا بجالاتا اور اس کی یہ نیت اس کے عمل سے برتر ہے۔ لہٰذا اہلِ بہشت اپنی نیت کی بنیاد پر ہمیشہ کے لیے بہشت میں جائیں گے اور اہلِ دوزخ اپنی نیت کی بنیاد پر ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں فرمایا ہے:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ...... (بنی اسرائیل:۸۴)

"آپ کہہ دیں کہ ہر شخص اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے"۔

(التوحید للصدوق، ص ۳۹۹)

maablib.org

(باب دوم)

نبوتِ عامہ سے متعلق سوالات

maablib.org

حضرت ابوذرؓ نے پوچھا: اللہ کے پیغمبرؐ کتنے ہیں؟

رُوِیَ عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَمِ الْاَنْبِيَاءُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مِائَةُ اَلْفِ نَبِيٍّ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ اَلْفَ نَبِيٍّ.

قُلْتُ: كَمِ الْمُرْسَلُونَ مِنْهُمْ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ.

قُلْتُ: كَمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مِائَةُ كِتَابٍ وَاَرْبَعَةُ كُتُبٍ: اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَيْثٍ خَمْسِيْنَ صَحِيفَةً وَعَلٰى اِدْرِيسَ ثَلَاثِيْنَ صَحِيفَةً وَعَلٰى اِبْرَاهِيمَ عِشْرِيْنَ صَحِيفَةً وَاَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَالزَّبُورَ وَالْفُرْقَانَ!

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! نبیوں کی تعداد کتنی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

میں نے عرض کیا: ان میں رسولؐ کتنے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: تین سو تیرہ۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کیں؟

آپؐ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے شیثؑ پر پچاس صحیفے نازل کیے اور تیس صحیفے ادریسؑ پر نازل کیے اور بیس صحیفے ابراہیمؑ پر نازل کیے۔ اس کے علاوہ

تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ مجید کو بھی نازل کیا۔ (بحارالانوار، ج ۱۱، ص ۳۲، عن معانی الاخبار والخصال، للصدوق)

ذوالکفل کون تھے؟

عَنِ الطَّالِقَانِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَنِيسٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْبُهْلُولِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ نَفِيسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شجاعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَارِحِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: مَا كَانَ ذُو الْكِفْلِ؟

فَقَالَ ﷺ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتٍ وَاسْمُهُ عويديا بن ادريم، قَالَ: مَنْ يَلِي أَمْرَ النَّاسِ بَعْدِي عَلٰى أَنْ لَا يَغْضَبَ؟

قَالَ ﷺ : فَقَامَ فَتًى فَقَالَ: أَنَا.

فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ.

فَقَامَ الْفَتٰى.

فَمَاتَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ وَبَقِيَ ذٰلِكَ الْفَتٰى وَجَعَلَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا وَكَانَ الْفَتٰى أَوَّلَ النَّهَارِ.

فَقَالَ: إِبْلِيسُ لِأَتْبَاعِهِ: مَنْ لَهُ؟

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: "الْأَبْيَضُ" أَنَا.

فَقَالَ إِبْلِيسُ :فَاذْهَبْ إِلَيْهِ لَعَلَّكَ تُغْضِبُهُ.

فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ ، جَاءَ الْأَبْيَضُ إِلٰى ذِي الْكِفْلِ وَقَدْ

أَخَذَ مَضْجَعَهُ فَصَاحَ وَقَالَ: إِنِّي مَظْلُومٌ.

فَقَالَ: قُلْ لَهُ: تَعَالَ

فَقَالَ: لَا أَنْصَرِفُ

قَالَ: فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهُ، فَقَالَ: إِذْهَبْ وَايتِنِي بِصَاحِبِكَ.

فَذَهَبَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، جَاءَ تِلْكَ السَّاعَةَ الَّتِي أَخَذَ هُوَ مَضْجَعَهُ فَصَاحَ: إِنِّي مَظْلُومٌ وَ إِنَّ خَصْمِي لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى خَاتَمِكَ.

فَقَالَ لَهُ الْحَاجِبُ: وَيْحَكَ (أَوْ قَالَ: وَيْلَكَ) دَعْهُ يَنَمْ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنَمِ الْبَارِحَةَ وَلَا أَمْسِ.

قَالَ: لَا أَدَعُهُ يَنَامُ وَأَنَا مَظْلُومٌ.

فَدَخَلَ الْحَاجِبُ وَأَعْلَمَهُ، فَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَخَتَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَذَهَبَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، حِيْنَ أَخَذَ مَضْجَعَهُ، جَاءَ فَصَاحَ فَقَالَ: مَا الْتَفَتَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِكَ.

وَلَمْ يَزَلْ يَصِيحُ حَتَّى قَامَ وَأَخَذَ بِيَدِهٖ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، لَوْ وُضِعَتْ فِيهِ بَضْعَةُ لَحْمٍ عَلَى الشَّمْسِ لَنَضِجَتْ: فَلَمَّا رَأَى الْأَبْيَضُ ذٰلِكَ، إِنْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِهٖ وَيَئِسَ مِنْهُ أَنْ يَغْضِبَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى – جَلَّ وَعَلَا – قِصَّتَهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، لِيَصْبِرَ عَلَى الْأَذٰى كَمَا صَبَرَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَى الْبَلَاءِ.

بَيَانٌ: لعلّه سقط من أوّل الخبر شيء ورأيت في بعض الكتب هكذا: "لَمَّا كَبُرَ الْيَسَعُ ؑ: قَالَ: لَوْ

أَنِّي اسْتَخْلَفْتُ رَجُلًا يَعْمَلُ عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاتِي فَأَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلُ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ يَتَقَبَّلُ مِنِّي ثَلَاثًا أَسْتَخْلِفُهُ بَعْدِي ، أَنْ يَصُومَ النَّهَارَ وَيَقُومَ اللَّيْلَ وَلَا يَغْضَبَ؟

فَقَامَ رَجُلٌ تَزْدَرِيهِ الْأَعْيُنُ فَقَالَ: "أَنَا" فَرَدَّهُ ، ثُمَّ قَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي كَذٰلِكَ فَسَكَتَ النَّاسُ وَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَقَالَ: "أَنَا" فَاسْتَخْلَفَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يَقُولُ لِلشَّيَاطِينِ: عَلَيْكُمْ بِفُلَانٍ......"

وَساق الحديث نحواً مِمَّا مرّ.

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ذوالکفل کون تھے؟

پیغمبرؐ خدا نے فرمایا: سرزمین حضرموت میں عوید بن ادریم نامی ایک پیغمبر رہتا تھا۔ ایک دن اس نے لوگوں سے کہا: میرے بعد کون حکمران بننا چاہتا ہے لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے کہ وہ غصہ نہ کرے۔

ایک جوان اُٹھا اور کہا: "میں"۔ لیکن اس پیغمبر نے اس نوجوان کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اس پیغمبر نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ اس نوجوان نے بھی دوبارہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر اپنی بات دہرائی۔ پھر اس پیغمبر کا انتقال ہو گیا اور اس نوجوان کو اللہ نے بطور پیغمبر چن لیا۔ یہی نوجوان ذوالکفل تھے۔

اس نوجوان نے پہلے روز لوگوں کے فیصلے کیے اور بالکل غصہ نہ کیا۔ ایک دن ابلیس نے اپنے چیلوں اور مددگاروں سے کہا: کوئی ہے جو اسے غصہ دلا سکے؟

ان میں سے ابیض نامی ایک شیطان نے کہا: میں اسے غصہ دلاؤں گا۔

ابلیس نے اس سے کہا: ٹھیک ہے تم اس کی طرف جاؤ اور اپنی حرکتوں سے اسے غصہ دلانے کی کوشش کرو۔ چنانچہ ایک دن یہ شیطان ظہر کے وقت انسانی شکل میں ذوالکفل کے پاس آیا۔ اس وقت ذوالکفل آرام کر رہے تھے۔ شیطان نے آتے ہی چلانا شروع کر دیا اور کہنے لگا: میں مظلوم ہوں میرے ساتھ ظلم ہوا ہے۔

ذوالکفل نے اس سے کہا: ابھی چلے جاؤ کل آ جانا۔

شیطان نے کہا: میں ہرگز نہیں جاؤں گا جب تک مجھے انصاف نہیں ملے گا۔

انھوں نے یاد دہانی کے طور پر اپنی انگوٹھی اسے دیتے ہوئے کہا: ابھی چلے جاؤ اور کل مدعا علیہ کو ساتھ لے کر آنا۔

وہ شیطان جو کہ ظاہری طور پر انسان تھا اس وقت وہاں سے چلا گیا۔ دوسرے دن جبکہ وہ نوجوان آرام کی غرض سے اپنے بستر پر لیٹا تھا وہ شیطان دوبارہ آیا اور بہت زور سے صدائیں دینے لگا کہ میں مظلوم ہوں میرے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ میرے ساتھ انصاف کریں۔ مدعا علیہ نے آپ کی انگوٹھی دیکھ کر بھی آنے سے انکار کر دیا ہے۔

ذوالکفل کے دربان نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس ہے! وہ ابھی آرام کرنے اپنے بستر پر گئے ہیں اور تم شور مچا کر ان کے آرام میں خلل ڈال رہے ہو، انھیں آرام کرنے دو۔

شیطان نے کہا: میں انھیں ہرگز نہیں سونے دوں گا۔ میں مظلوم ہوں انھیں پہلے مجھے انصاف دلانا چاہیے۔

ذوالکفل کے دربان نے انھیں آ کر اس شیطان کے بارے میں بتایا۔ ذوالکفل نے اس کے لیے مدعا علیہ کے نام ایک خط لکھا اور اس پر اپنی مہر لگا کر اس کے حوالے کر دیا۔

تیسرے دن بھی جب حضرت ذوالکفل آرام کرنے اپنے بستر پر گئے تو

شیطان آ کر صدائیں دینے لگا: اس آدمی نے آپ کے خط پر بھی کوئی توجہ نہ کی۔ وہ شیطان شور مچاتا رہا، یہاں تک کہ ذوالکفل اپنے بستر سے اُٹھ گئے۔ یہ نصف النہار کا وقت تھا اور ہوا بہت گرم تھی یہاں تک کہ اگر گوشت کا ٹکڑا زمین پر ڈالا جاتا تو وہ بھی دھوپ میں پک جاتا۔

ذوالکفل نے باہر آ کر اس شیطان کا ہاتھ پکڑا تا کہ جھگڑے کی جگہ جا کر فیصلہ کر سکیں۔ جب شیطان نے یہ دیکھا کہ وہ انھیں غصہ دلانے میں ناکام رہا ہے تو وہ مایوس ہو گیا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھڑا کر وہاں سے بھاگ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ داستان اس لیے نازل کی کہ آپ بھی سختی اور مصیبت کے وقت صبر کریں کیونکہ صبر کرنا انبیاءؑ کا شیوہ ہے۔ (بحارالانوار، ج ۱۳، ص ۴۰۵، ۴۰۶، ح ۱، قصص الانبیاء للراوندی)

آنحضرتؐ کی جملہ انبیاءؑ پر فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِنَ الْیَهُوْدِ قَالُوْا: اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰی هٰذَا الْکَاهِنِ الْکَذَّابِ حَتّٰی نُوَبِّخَهُ فِیْ وَجْهِهٖ وَنُکَذِّبَهُ، فَاِنَّهُ یَقُوْلُ: "اَنَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" فَکَیْفَ یَکُوْنُ رَسُوْلًا وَآدَمُ خَیْرٌ مِنْهُ وَنُوْحٌ خَیْرٌ مِنْهُ؟ وَذَکَرُوا الْاَنْبِیَاءَ.

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ: اَلتَّوْرَاةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ.

فَرَضِیَتِ الْیَهُوْدُ بِالتَّوْرَاةِ.

فَقَالَتِ الْیَهُوْدُ: آدَمُ خَیْرٌ مِنْکَ، لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُوْحِهٖ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : آدَمُ النَّبِيُّ أَبِي وَقَدْ أُعْطِيتُ أَنَا أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ آدَمُ فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا ذٰلِكَ.

قَالَ ﷺ : إِنَّ الْمُنَادِي يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ" وَلَمْ يَقُلْ: "آدَمُ رَسُولُ اللّٰهِ" وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِيَدِ آدَمَ.

فَقَالَتِ الْيَهُودُ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ.

قَالَ ﷺ: هٰذِهِ وَاحِدَةٌ.

قَالَتِ الْيَهُودُ: مُوسٰى خَيْرٌ مِنْكَ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَلِمَ ذٰلِكَ؟

قَالُوا: لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَلَّمَهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ كَلِمَةٍ وَلَمْ يُكَلِّمْكَ بِشَيْءٍ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَقَدْ أُعْطِيتُ أَنَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

فَقَالُوا: وَمَا ذٰلِكَ؟

قَالَ ﷺ: قَوْلُهُ تَعَالٰى: "سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ......" وَحُمِلْتُ عَلٰى جَنَاحِ جِبْرِيلَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى السَّمَاءِ فَجَاوَزْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى حَتّٰى تَعَلَّقْتُ بِسَاقِ الْعَرْشِ، فَنُودِيتُ مِنْ سَاقِ الْعَرْشِ: "إِنِّي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ"
فَرَأَيْتُهُ بِقَلْبِي وَمَا رَأَيْتُهُ بِعَيْنِي فَهٰذَا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ.
فَقَالَتِ الْيَهُودُ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ.
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَانِ اثْنَانِ.
قَالُوا: نُوحٌ خَيْرٌ مِنْكَ.
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلِمَ ذٰلِكَ؟
قَالُوا: لِأَنَّهُ رَكِبَ السَّفِينَةَ فَجَرَتْ عَلَى الْجُودِيِّ.
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ أُعْطِيتُ أَنَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.
قَالُوا: وَمَا ذٰلِكَ؟
قَالَ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَعْطَانِي نَهْراً فِي السَّمَاءِ، مَجْرَاهُ تَحْتَ الْعَرْشِ، عَلَيْهِ أَلْفُ أَلْفِ قَصْرٍ لِبْنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلِبْنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، حَشِيشُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرَضْرَاضُهَا الدُّرُّ وَالْيَاقُوتُ وَأَرْضُهَا الْمِسْكُ الْأَبْيَضُ، فَذٰلِكَ خَيْرٌ لِي وَلِأُمَّتِي، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: "إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ"
قَالُوا: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ. هٰذَا خَيْرٌ مِنْ ذَاكَ.
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هٰذِهِ ثَلَاثَةٌ.
قَالُوا: إِبْرَاهِيمُ خَيْرٌ مِنْكَ.
قَالَ ﷺ: وَلِمَ ذٰلِكَ؟
قَالُوا: لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اتَّخَذَهُ خَلِيلًا.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام خَلِيلَهُ ، فَأَنَا حَبِيبُهُ مُحَمَّدٌ.

قَالُوا: وَلِمَ سُمِّيتَ مُحَمَّدًا؟

قَالَ ﷺ : سَمَّانِي اللهُ مُحَمَّدًا وَشَقَّ اِسْمِي مِنِ اسْمِهِ، هُوَ الْمَحْمُودُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأُمَّتِي الْحَامِدُوْنَ.

قَالَتِ الْيَهُودُ: صَدَقْتَ يَامُحَمَّدُ! هٰذَا خَيْرٌ مِنْ ذَاكَ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : هٰذِهِ أَرْبَعَةٌ.

قَالَتِ الْيَهُودُ: عِيْسٰى خَيْرٌ مِنْكَ.

قَالَ ﷺ : وَلِمَ ذَاكَ؟

قَالُوا: لِأَنَّ عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ بِعَقَبَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَجَاءَ تْهُ الشَّيَاطِيْنُ لِيَحْمِلُوْهُ ، فَأَمَرَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ جِبْرَئِيلَ عليه السلام أَنِ اضْرِبْ بِجَنَاحِكَ الْأَيْمَنِ وُجُوهَ الشَّيَاطِينِ وَأَلْقِهِمْ فِي النَّارِ ، فَضَرَبَ بِأَجْنِحَتِهِ وُجُوهَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ فِي النَّارِ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَقَدْ أُعْطِيْتُ أَنَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالُوا: وَمَا هُوَ؟

قَالَ ﷺ : أَقْبَلْتُ يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ قِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَنَا جَائِعٌ شَدِيدُ الْجُوعِ، فَلَمَّا وَرَدْتُ الْمَدِيْنَةَ اِسْتَقْبَلَتْنِي اِمْرَأَةٌ يَهُودِيَّةٌ وَعَلٰى رَأْسِهَا جَفْنَةٌ وَفِي الْجَفْنَةِ جَدْيٌ مَشْوِيٌّ وَفِي كُمِّهَا شَيْءٌ مِنْ سُكَّرٍ.

فَقَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَحَكَ السَّلَامَةَ وَأَعْطَاكَ

النَّصْرَ وَالظَّفَرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ نَذَرْتُ لِلّٰهِ نَذْراً إِنْ أَقْبَلْتَ سَالِمًا غَانِماً مِنْ غَزَاةِ بَدْرٍ لَأَذْبَحَنَّ هٰذَا الْجَدْيَ وَلَأَشْوِيَنَّهُ وَلَأَحْمِلَنَّهُ إِلَيْكَ لِتَأْكُلَهُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَنَزَلْتُ عَنْ بَغْلَتِيَ الشَّهْبَاءِ وَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى الْجَدْيِ لِآكُلَهُ ، فَاسْتَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْجَدْيَ ، فَاسْتَوىٰ عَلٰى أَرْبَعِ قَوَائِمَ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! لَا تَأْكُلْنِي فَإِنِّي مَسْمُومٌ.

قَالُوا: صَدَقْتَ يَامُحَمَّدُ! هٰذَا خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : هٰذِهٖ خَمْسَةٌ.

قَالُوا: بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ نَقُومُ مِنْ عِنْدِكَ.

قَالَ ﷺ : هَاتُوهُ.

قَالُوا: سُلَيمَانُ خَيْرٌ مِنْكَ.

قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟

قَالُوا لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَخَّرَ لَهُ الشَّيَاطِينَ وَالْإِنْسَ وَالْجِنَّ وَالرِّيَاحَ وَالسِّبَاعَ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَقَدْ سَخَّرَ اللّٰهُ لِيَ الْبُرَاقَ وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا ، وَهِيَ دَابَّةٌ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ، وَجْهُهَا مِثْلُ وَجْهِ آدَمِيٍّ ، وَحَوَافِرُهَا مِثْلُ حَوَافِرِ الْخَيْلِ، وَذَنَبُهَا مِثْلُ ذَنَبِ الْبَقَرِ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، سَرْجُهُ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ وَرِكَابُهُ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ، مَزْمُومَةٌ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ مِنْ ذَهَبٍ ، عَلَيْهِ جَنَاحَانِ

مُكَلَّلَانِ بِالدُّرِّ وَالْجَوَاهِرِ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ".

قَالَتِ الْيَهُودُ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ ذَاكَ.

يَا مُحَمَّدُ! نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ.

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ أَقَامَ نُوحٌ فِي قَوْمِهٖ وَدَعَاهُمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَلَّلَهُمْ فَقَالَ: "......وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيْلٌ" وَلَقَدْ تَبِعَنِي فِي سِنِيَّ الْقَلِيْلِ وَعُمُرِيَ الْيَسِرِ مَا لَمْ يَتَّبِعْ نُوحًا فِي طُولِ عُمُرِهٖ وَكِبَرِ سِنِّهٖ وَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ صَفٍّ أُمَّتِي مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا.

وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ كِتَابِي الْمُهَيْمِنَ عَلٰى كُتُبِهِمُ النَّاسِخَ لَهَا، وَلَقَدْ جِئْتُ بِتَحْلِيْلِ مَا حَرَّمُوا وَتَحْرِيْمِ بَعْضِ مَا أَحَلُّوا، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ مُوسٰى جَاءَ بِتَحْرِيْمِ صَيْدِ الْحِيتَانِ يَوْمَ السَّبْتِ حَتّٰى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لِمَنِ اعْتَدٰى مِنْهُمْ......"كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ" فَكَانُوا.

وَلَقَدْ جِئْتُ بِتَحْلِيْلِ صَيْدِهَا حَتّٰى صَارَ صَيْدُهَا حَلَالًا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: "أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ......"

وَجِئْتُ بِتَحْلِيْلِ الشُّحُومِ كُلِّهَا وَكُنْتُمْ لَا تَأْكُلُونَهَا.

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابِهِ ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا".

ثُمَّ وَصَفَنِيَ اللهُ تَعَالٰى بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ: "لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ".

وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَلَّا يُكَلِّمُونِي حَتّٰى يَتَصَدَّقُوا بِصَدَقَةٍ وَمَا كَانَ ذٰلِكَ لِنَبِيٍّ قَطُّ ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً......" ثُمَّ وَضَعَهَا عَنْهُمْ بَعْدَ أَنِ افْتَرَضَهَا عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ سے باہر چالیس یہودی جمع ہوئے اور انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیوں نہ اس دروغ گو کاہن کے پاس جائیں اور اس کو جھوٹا ثابت کریں جو یہ کہتا ہے کہ میں "رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں"۔ اس کی یہ بات کیسے صحیح ہو سکتی ہے حالانکہ آدمؑ اس سے بہتر تھے، نوحؑ اس سے بہتر تھے۔ اسی طرح انھوں نے تمام انبیاءؑ کا نام لیا۔ الغرض وہ پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اعتراضات پیش کیے۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن سلام (یہ بھی ان یہودیوں میں سے ایک تھا) سے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان توراۃ کی رُو سے فیصلہ ہوگا۔ یہودی مان گئے۔

آپؐ نے فرمایا: اب ایک ایک کر کے اپنے سوال پوچھو۔

یہودیوں نے اپنا پہلا سوال کیا: آدمؑ آپؐ سے افضل تھے کیونکہ اللہ نے انھیں

(اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا) اپنی قدرت سے تخلیق کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: آدمؑ میرے باپ تھے لیکن میرے پاس وہ چیز ہے جو مجھے آدمؑ سے افضل بناتی ہے۔

یہودیوں نے پوچھا: وہ کیا؟

حضرتؐ نے فرمایا: منادی ہر روز پانچ مرتبہ کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

لیکن آدمؑ کو یا رسولؐ اللہ نہیں کہا جاتا۔ اور لواء الحمد (جو کہ ایک پرچم ہے) قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا نہ کہ آدمؑ کے ہاتھ میں۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا ہے اے محمدؐ! تورات میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

حضرتؐ نے فرمایا: یہ ایک سوال ہو گیا اب اگلا سوال کرو۔

یہودیوں نے کہا: موسیٰؑ آپؐ سے افضل و برتر ہیں۔

حضرتؐ نے کہا: کیسے کوئی دلیل بیان کرو؟

یہودیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان سے بات کرنے کے دوران چار ہزار کلمات کہے تھے لیکن آپؐ سے تو کوئی بات نہیں کی۔

حضرتؐ نے فرمایا: میں ان سے بھی افضل ہوں۔

یہودیوں نے کہا: وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ...... (بنی اسرائیل، آیہ ۱)

"وہ ذات پاک ہے جس نے رات کے وقت اپنے بندہ کو

حُرمت والی مسجد سے آخری نقطہ وجود تک سیر کرائی“۔

یہ سفر میں نے جبرائیلؑ کے پَروں پر سوار ہو کر کیا۔ میں آسمان پر گیا اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ جو کہ جنت الماویٰ کے قریب ہے کو عبور کرتے ہوئے عرشِ بریں پر پہنچا۔ عرشِ بریں پر مجھے یہ منادی سنائی دی:

”یہ میں ہوں تمہارا خدا اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں سلام ہوں، مومن (امان دینے والا ہوں، مہیمن (ہر چیز پر غالب) ہوں، عزیز ہوں، جبار ہوں، متکبر اور رؤف ہوں۔ تم مجھے دل کی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو مگر ظاہر آنکھوں سے نہیں“۔

پھر حضرتؐ نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰؑ کی فضیلت سے زیادہ بڑی فضیلت ہے۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا اے محمدؐ! یہ بات توارات میں لکھی ہوئی ہے۔

حضرتؐ نے فرمایا: یہ دو سوال ہو گئے اب اگلا سوال کریں۔

یہودیوں نے کہا: نوحؑ آپؐ سے افضل و بہتر تھے۔

آپؐ نے پوچھا: وہ کیسے اور کس وجہ سے بہتر تھے؟

یہودیوں نے کہا: اس لیے کہ وہ کشتی پر سوار ہوئے اور ان کی کشتی کوہِ جودی پر آ کر ٹھہری۔

آپؐ نے فرمایا: میں ان سے افضل ہوں۔

یہودیوں نے پوچھا: وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: میرے لیے آسمان پر ایک نہر بنائی گئی ہے جو زیرِ عرش سے نکل رہی ہے۔ اس نہر کے کنارے ہزار ہزار محل تعمیر کیے گئے ہیں جن کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں۔ اس کے گرد زعفران کا سبزہ ہے، اس کی ریت دُر و یاقوت کی ہے۔ اور یہ میرے اور میری اُمت کے لیے بہتر ہے۔ اسی بات کو اللہ نے ان الفاظ سے

بیان کیا ہے:

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ

"ہم نے تمہیں کوثر عطا کی"۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا اے محمدؐ! تورات میں بھی یہ بات اسی طرح لکھی ہوئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تین سوال ہو گئے اب اپنا اگلا سوال بیان کریں۔

یہودیوں نے کہا: ابراہیمؑ آپؐ سے افضل ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کس وجہ سے؟

یہودیوں نے کہا: اس لیے کہ خدا نے انھیں اپنا دوست قرار دیا تھا۔

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا دوست کہا ہے جبکہ میں محبوبِ خدا "محمدؐ" ہوں۔

یہودیوں نے کہا: آپ کا نام "محمدؐ" کیوں ہے؟

حضرتؐ نے فرمایا: اللہ نے میرا نام "محمدؐ" رکھا ہے۔ یہ اس کے اپنے نام "محمود" سے مشتق ہے اور میری اُمت حامد (یعنی ہر حال میں شکر گزار) ہے۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا اے محمدؐ!

حضرتؐ نے فرمایا: یہ چار سوال ہو گئے اب اگلا سوال کرو۔

یہودیوں نے کہا: حضرت عیسیٰؑ آپؐ سے بہتر تھے۔

حضرتؐ نے فرمایا: اس کی وجہ کیا ہے؟

یہودیوں نے کہا: عیسیٰ ابن مریمؑ ایک دن بیت المقدس میں بیٹھے تھے۔ شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں طعنے دینے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ

کو حکم دیا کہ ان شیاطین کو اپنے پَر مار کر جہنم میں پھینک دیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے پَر مار کر انھیں واصلِ جہنم کر دیا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ بڑی فضیلت ملی ہے۔

یہودیوں نے پوچھا: وہ کیا؟

حضرت محمدؐ نے فرمایا: جس دن میں جنگ بدر سے فتح یاب ہو کر مدینہ واپس آیا، اس وقت ایک عورت جس نے سر پر ایک برتن اٹھا رکھا تھا جس میں بھنا ہوا گوشت تھا۔ میرے استقبال کے لیے آئی اور کہا: خدا کا شکر ہے کہ آپ کامیاب و کامران واپس آئے۔ میں نے منت مان رکھی تھی کہ اللہ آپ کو دشمنوں پر غلبہ عطا کرے اور آپ صحیح و سالم واپس آجائیں۔ میں دُنبہ ذبح کروں گی اور اسے پکا کر آپ کی خدمت میں پیش کروں گی۔ اللہ نے میری منت قبول کی اور آپ صحیح سلامت فتح یاب ہو کر مالِ غنیمت سمیت واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ میں یہ دُنبہ پکا کر لائی ہوں آپؐ اسے تناول فرمائیں۔

پیغمبرؐ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: میں اپنی سواری سے اُتر آیا اور اس دُنبے کو کھانے کے لیے جیسے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا خدا کی قدرت سے وہ جا بجا کھڑا ہو گیا اور فصیح عربی زبان میں مجھ سے کہا: اے محمدؐ! مجھے مت کھاؤ، میں زہر آلود ہوں۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا اے محمدؐ! یہ واقعی بڑی فضیلت ہے۔

آپؐ نے فرمایا: یہ پانچ سوال ختم ہو گئے اپنا اگلا اعتراض بیان کریں۔

یہودیوں نے کہا: باقی ایک سوال رہ گیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: بیان کرو۔

یہودیوں نے کہا: سلیمان بن داؤدؑ آپؐ سے بہتر تھے۔

آپؐ نے پوچھا: وہ کیسے؟

یہودیوں نے کہا: اللہ نے انھیں اپنی تمام مخلوق شیاطین، وجن وانس، چرند پرند، درندے اور ہوا تک کو ان کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے براق (وہ سواری جس پر سوار ہو کر رسول اکرمؐ معراج پر گئے تھے) کو مسخر کر دیا جو جنت کی سواریوں میں سے ایک سواری ہے۔ جس کی صورت انسان جیسی، سُم گھوڑے کی طرح اور اس کی دُم گائے جیسی تھی۔ اس کا قد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی زین سرخ یاقوت کی اور رُکاب دُرِ سفید کی تھی۔ اس کی لگام کے ساتھ ۷۰ ہزار سونے کی لگامیں تھیں۔ اس کے ماتھے پر درو یاقوت اور زبرجد سے آراستہ بال تھے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔

یہودیوں نے کہا: آپؐ نے سچ کہا اے محمدؐ! یہ بات تورات میں بالکل اسی طرح لکھی ہوئی ہے اور یقیناً یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: نوحؑ نے ۹۵۰ سال عمر پائی اور مسلسل اپنی قوم کو تبلیغ کرتے رہے مگر سوائے چند لوگوں کے کوئی بھی ان پر ایمان نہ لایا جبکہ میری عمر کے ابھی کچھ ہی سال گزرے ہیں اور مجھ پر بہت سے لوگ ایمان لے آئے ہیں جبکہ نوحؑ طویل عمر تک لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور ان کی پیروی کسی نے بھی نہ کی۔

اور بہشت میں مومنین کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی صفیں میری اُمت کی ہوں گی۔

اللہ نے میری کتاب کو پہلی تمام کتابوں سے افضل اور ان کو منسوخ کرنے والا بنایا ہے جس میں تھوڑا سا بھی ردو بدل نہیں ہو سکتا۔

موسیٰؑ نے اپنی قوم کو ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار سے منع کر دیا تھا اور جن لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا اور وہ سب مسخ ہو گئے۔

اور میں نے اس شکار کو حلال قرار دیا لہٰذا اب ہفتے کے دن شکار کی ممانعت نہیں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ...... (المائدہ، آیہ ۹۶)

''تمہارے لیے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے''۔

اور میں تمام حلال جانوروں کی چربی کے حلال ہونے کا حکم لایا ہوں جبکہ تم ان کے کھانے سے محروم ہو۔

علاوہ ازیں اللہ نے اپنی محبوب کتاب ''قرآن پاک'' میں خود مجھ پر درود بھیجا ہے اور فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ (الاحزاب، آیہ ۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر صلوات بھیجو اور ان کے احکام کو تسلیم کرو''۔

خدا نے میری رأفت و رحمت جیسے الفاظ سے میرے اوصاف بیان کیے ہیں اور اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (التوبہ، آیہ ۱۲۸)

''تمہارے پاس تمہاری ہی جانوں میں سے رسولؐ آیا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر گراں ہے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور اہلِ ایمان پر شفیق اور مہربان ہے''۔

اور خدا نے مجھ پر خاص عنایت کی ہے جو کسی پیغمبر پر نہیں کی کہ مجھ سے بات کرنے سے پہلے صدقہ دیا جائے اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً...... (المجادلہ، آیہ۱۲)

''ایمان والو! جب رسولؐ سے سرگوشی کرو تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو''۔

پھر اللہ نے اپنے لوگوں پر رحمت و مہربانی کرتے ہو اس حکم کو ختم کر دیا۔

(بحارالانوار، ج۹،ص ۲۸۸-۲۹۱، ح ۳، عن احتجاج للطبرسی)

ان ستاروں کے کیا نام تھے جنھوں نے یوسفؑ کو سجدہ کیا تھا؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم : رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُقَالُ لَهُ: "بُسْتَانُ الْيَهُوْدِيُّ" فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْكَوَاكِبِ الَّتِيْ رَآهَا يُوْسُفُ عليه السلام أَنَّهَا سَاجِدَةٌ لَهُ، فَمَا أَسْمَاؤُهَا؟

فَلَمْ يُجِبْهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَئِذٍ فِي شَيْءٍ، فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بَعْدُ وَأَخْبَرَ النَّبِيَّ عليه السلام بِأَسْمَائِهَا ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ إِلٰى بُسْتَانَ ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَهُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: هَلْ اَنْتَ تُسْلِمُ إِنْ أَخْبَرْتُكَ بِاَسْمَائِهَا؟

قَالَ : فَقَالَ: لَهُ : نَعَمْ.

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : جَرْبَانُ وَالطَّارِقُ وَالذَّيَّال وَذُو الْكَنِفَانِ وَقَابِسٌ وَ وَثَّابٌ وَعَمُوْدَانِ وَالْفَلَيْقُ وَالْمُصْبِحُ وَالضُّرُوْحُ وَذُو الْفَرَعِ وَالضِّيَاءُ وَالنُّوْرُ: رَآهَا فِي السَّمَاءِ سَاجِدَةً لَهُ، فَلَمَّا قَصَّهُمْ يُوْسُفُ عَلٰى يَعْقُوْبَ ، قَالَ: هٰذَا أَمْرٌ مُتَشَتِّتٌ يَجْمَعُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَعْدُ.

فَقَالَ بُسْتَانَ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهٖ لَأَسْمَائُهَا!

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک دن بستان نامی یہودی آپؐ کے پاس آیا اور کہا: اے محمدؐ! مجھے ان ستاروں کے نام بتایئے جنھیں حضرت یوسفؑ نے خواب میں خود کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

اس دن حضرت رسول اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور آپ کو ان ستاروں کے نام سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے بستان یہودی کو بلوایا اور کہا: اگر میں تمھیں ان ستاروں کے نام بتا دوں تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا: جن ستاروں نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا تھا ان کے نام یہ ہیں: جریان، طار، ذیال، ذوالکنفان، قابس، وثاب، عمودان، فلیق، مصبح، ضروح، ذوالقرع۔

بستان یہودی نے یہ نام سنے تو کہا: خدا کی قسم! ان ستاروں کے نام یہی تھے۔

maablib.org

(باب سوم)

نبوتِ خاصہ کے متعلق سوالات

maablib.org

آپؐ کا آغازِ نبوت کیسے ہوا؟

اِبْنُ بُنْدَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيِّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ بَدْؤُ أَمْرِكَ؟

قَالَ ﷺ : دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَىٰ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي خَرَجَ مِنْهَا شَيْءٌ أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ!

ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے امرِ نبوت کا آغاز کیسے ہوا؟

حضرتؐ نے جواب دیا: میری ابتدا حضرت ابراہیمؑ کی دعا سے ہوئی۔ بعدازاں عیسٰی بن مریمؑ کو خوشخبری دی گئی اور آخر میں میری ماں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور جدا ہوا ہے جس سے شام کے قصر روشن ہو گئے ہیں۔

توضیح: ''آپؐ کے معاملہ کا آغاز کیسے ہوا'' کا مطلب ہے ''آپ کا اس دنیا میں ظہور کیسے ہوا'' اور دعائے ابراہیمؑ سے مراد اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا مانگی تھی:

''پروردگارا! ان میں رسولؐ مبعوث کر جو ان پر تلاوتِ آیات کرے اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے''۔ (البقرہ، آیہ ۱۲۹)

اور بشارت عیسیٰؑ اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہے:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ

''میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا''۔ (الصف، آیہ ۶)

(بحارالانوار، ج۹، ص۳۰۲، ح۶، عن علل الشرائع، للصدوق)

کیا آپ اُم الکتاب میں پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے؟

وَهْبُ الْيَمَانِيُّ قَالَ: إِنَّ يَهُوْدِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَكُنْتَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ نَبِيًّا قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ؟

قَالَ ﷺ: نَعَمْ.

قَالَ: وَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُكَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُثْبَتُوْنَ مَعَكَ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقُوا؟

قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَمَا شَأْنُكَ لَمْ تَتَكَلَّمْ بِالْحِكْمَةِ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَطْنِ أُمِّكَ كَمَا تَكَلَّمَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلٰى زَعْمِكَ وَقَدْ كُنْتَ قَبْلَ ذٰلِكَ نَبِيًّا؟

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهٗ لَيْسَ أَمْرِيْ كَأَمْرِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، خَلَقَهُ اللّٰهُ مِنْ أُمٍّ، لَيْسَ لَهٗ أَبٌ، كَمَا خَلَقَ آدَمَ ؑ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَلَا أُمٍّ وَلَوْ أَنَّ عِيْسٰى حِيْنَ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهٖ لَمْ يَنْطِقْ بِالْحِكْمَةِ، لَمْ يَكُنْ لِأُمِّهٖ عُذْرٌ عِنْدَ النَّاسِ وَقَدْ أَتَتْ بِهٖ مِنْ غَيْرِ أَبٍ، وَكَانُوا يَأْخُذُوْنَهَا كَمَا يَأْخُذُوْنَ بِهٖ مِثْلَهَا مِنَ الْمُحْصَنَاتِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مَنْطِقَةُ عُذْرًا لِأُمِّهِ.

وہب یمانی کہتے ہیں کہ ایک دن ایک یہودی نے آپؐ سے سوال کیا: اے محمدؐ! کیا آپ اُم الکتاب میں اپنی پیدائش سے قبل بھی نبی تھے؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس یہودی نے پوچھا: کیا آپ کے اصحاب، مددگار اور مومن جو کہ اپنے ایمان پر ثابت قدم ہیں کیا وہ بھی اپنی پیدائش سے قبل ایسے تھے؟

حضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس یہودی نے پوچھا: آپؐ کہتے ہیں کہ آپؐ اپنی پیدائش سے بھی پہلے نبی تھے تو عیسیٰ ابن مریمؑ کی طرح پیدائش کے وقت آپؐ کی زبان پر حکمت جاری کیوں نہ ہوئی؟

آپؐ نے فرمایا: میرا معاملہ عیسیٰ ابن مریمؑ کے معاملے سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا جیسا کہ حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا تھا۔ اگر عیسیٰؑ ابن مریمؑ پیدائش کے وقت اللہ کی حکمت سے زبان نہ کھولتے تو ان کی ماں کے پاس لوگوں کے اس اعتراض کا کوئی جواب نہ ہوتا کہ بغیر باپ کے اس بچے کی پیدائش کیسے ہوئی؟

لوگ ضرور اس پاک دامن عورت پر الزام تراشی کرتے لہٰذا خدا نے حضرت عیسیٰؑ کی زبان پر حکمت جاری کر کے اس پاک دامن خاتون کا دفاع کیا تھا۔

(بحارالانوار، ج ۹، ص ۳۰۲، ح ۶، عن علل الشرائع، للصدوق)

کس چیز نے آپؐ کو فرزندانِ آدمؑ پر سبقت دلائی؟

عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ وُلْدَ

آدم؟

قَالَ: اِنِّی اَوَّلُ مَنْ اَقَرَّبِ "بَلٰی" اِنَّ اللّٰهَ اَخَذَ مِیثَاقَ النَّبِیِّیْنَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ قَالُوا: "بَلٰی" فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ اَجَابَ!

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کو فرزندانِ آدمؑ پر کس چیز نے سبقت دلائی؟ آپ کو ان سے برتر ومقدم بنادیا۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: کیونکہ میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا اور بلٰی یعنی جی ہاں کہا تھا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا اور انھیں گواہ بنا کر پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے بَلٰی کہا تھا لیکن میں نے سب سے پہلے بَلٰی کہا تھا۔

(بحارالانوار، ج ۱۵، ص ۱۶ ح ۱۲۳، عن بصائر الدرجات)

قریشیوں نے پوچھا: آپؐ کو انبیاء پر کس وجہ سے سبقت حاصل ہے؟

عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ: اِنَّ بَعْضَ قُرَیْشٍ قَالَ: لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَیِّ شَیْءٍ سَبَقْتَ الْاَنْبِیَاءِ وَفُضِّلْتَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتِمَهُمْ؟

قَالَ ﷺ : اِنِّی کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ اَجَابَ، حَیْثُ اَخَذَ اللّٰهُ مِیثَاقَ النَّبِیِّیْنَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی" فَکُنْتُ اَوَّلَ نَبِیٍّ قَالَ "بَلٰی" فَسَبَقْتُهُمْ اِلَی الْاِقْرَارِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

صالح بن سہل کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن قریشیوں نے آپؐ سے پوچھا: کس چیز نے آپ کو تمام انبیاءؑ پر سبقت دلائی حالانکہ آپؐ سب سے آخر میں آئے اور انبیاءؑ کے سلسلہ کو ختم کرنے والے بھی ہیں۔

حضرت محمدؐ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے ربوبیتِ خدا کا سب سے پہلے اقرار کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ سے عہد لیا اور انھیں اپنی ربوبیت کا گواہ بنایا اور کہا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ میں وہ پہلا نبی تھا جس نے بَلٰی کہا تھا اور اسی بات نے مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور برتری دلائی۔ (بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۱۵، ح ۲۱، عن علل الشرائع)

ایک اعرابی نے پوچھا: میں کیسے یقین کرلوں کہ آپؐ پیغمبر ہیں؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ؟

قَالَ ﷺ: أَرَأَيْتَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، فَأَتَانِي، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟

قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَدَعَا الْعِذْقَ فَجَعَلَ الْعِذْقُ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلِ حَتّٰى سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ فَجَعَلَ يَنْقُزُ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ﷺ: اِرْجِعْ، فَرَجَعَ حَتّٰى عَادَ إِلٰى مَكَانِهِ.

فَقَالَ: "أَشْهَدُ أَنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ" وَآمَنَ فَخَرَجَ الْعَامِرِيُّ يَقُولُ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ! وَاللّٰهِ لَا أُكَذِّبُهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا.

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی پیغمبر اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں کیسے اس بات پر یقین کرلوں کہ آپؐ پیغمبر ہیں؟

حضرتؐ نے فرمایا: اگر میں اس درخت کی ایک شاخ کو بلاؤں اور وہ میرے پاس آجائے تو کیا تم یہ شہادت دو گے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔

اس آدمی نے کہا: جی ہاں۔

راوی کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی شاخ کو بلایا تو وہ شاخ درخت سے جدا ہوئی اور زمین کو چیرتی ہوئی آپؐ کے پاس آگئی۔ آپؐ نے اسے دوبارہ اشارہ کیا تو وہ واپس اپنی جگہ پر چلی گئی اور دوبارہ درخت سے پیوست ہوگئی۔

جب اس شخص نے یہ دیکھا تو کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ پھر اس نے ایمان قبول کرلیا۔ جس وقت وہ مجلس سے خارج ہوا تو وہ یہ صدا دے رہا تھا:

> ''اے آل عامر ابن صعصعہ! خدا کی قسم جو چیز میں نے دیکھی ہے میں اس کی تکذیب نہیں کرسکتا''۔ (بحار الانوار، ج ۱۷، ص ۳۶۸، ح ۱۷، عن قصص الانبیاء للراوندی)

جب آدمؑ بہشت میں تھے تو آپؐ کہاں تھے؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَيْنَ كُنْتَ وَ آدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَهُبِطَ بِي اِلَى الْاَرْضِ فِي صُلْبِهِ، وَرَكِبْتُ السَّفِينَةَ فِي صُلْبِ اَبِي نُوحٍ وَقُذِفَ بِي فِي النَّارِ مِنْ صُلْبِ اِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَلْتَقِ لِي اَبَوَانِ عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ. لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِي مِنَ الْاَصْلَابِ الطَّيِّبَةِ، اِلَى الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ (الْمُطَهَّرَةِ)، هَادِياً

مَهْدِيًّا، حَتّٰى أَخَذَ اللهُ بِالنُّبُوَّةِ عَهْدِي وَبِالْإِسْلَامِ مِيثَاقِي وَبَيَّنَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ صِفَتِي وَأَثْبَتَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ ذِكْرِي وَرَقٰى بِي إِلٰى سَمَائِهِ وَشَقَّ لِي إِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ، أُمَّتِيَ الْحَامِدُونَ وَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ.
وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ طُرُقٍ كَثِيرَةٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے سوال کیا: جب آدمؑ بہشت میں تھے تو آپؐ کہاں تھے؟

آپؐ نے فرمایا: میں اس وقت ان کے صلب میں موجود تھا اور جب وہ زمین پر آئے میں تب بھی ان کے صلب میں موجود تھا۔ جب نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے اس وقت میں ان کے صلب میں موجود تھا۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا میں ان کے صلب میں موجود تھا۔ میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے زنا نہیں کیا۔ اس طرح میں پاکیزہ اصلاب اور ارحام میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ مجھے نبوت کے لیے مبعوث کیا گیا اور لوگوں کو میری پیروی کی دعوت دی گئی اور تبلیغ اسلام میرے ذریعے تکمیل کو پہنچی۔ میرے تمام اوصاف بیان کر دیے گئے اور تورات وانجیل میں بھی میرا نام ہے۔ مجھے آسمان پر بلایا گیا اور اللہ نے میرا نام اپنے نام سے اخذ کیا۔ پس میری اُمت حامد (شکرگزار اور تعریف کرنے والے) ہیں۔ صاحب عرش محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں۔ (یہ حدیث بہت سی اسناد کے ساتھ تواتر سے بیان ہوئی ہے۔ معانی الاخبار، للصدوق، ص۵۲، ح۲)

حضرت علیؑ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ افضل ہیں یا جبرائیلؑ؟

اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ

الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، عَنِ الرِّضَا ، عَنْ آبَائِهِ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَلْقًا أَفْضَلَ مِنِّي وَلَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي.

قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَنْتَ أَفْضَلُ أَوْ جَبْرَئِيلُ؟

فَقَالَ صلى الله عليه وآله : يَاعَلِيُّ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ الْمُرْسَلِينَ عَلٰى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَفَضَّلَنِي عَلٰى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، وَالْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ، يَاعَلِيُّ! وَلِلْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِكَ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَخُدَّامُنَا وَخُدَّامُ مُحِبِّينَا. يَاعَلِيُّ! اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِوِلَايَتِنَا. يَاعَلِيُّ! لَوْلَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَلَا حَوَّاءَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا السَّمَاءَ وَلَا الْأَرْضَ، فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَدْ سَبَقْنَاهُمْ إِلَى مَعْرِفَةِ رَبِّنَا وتَسْبِيحِهِ وَتَهْلِيلِهِ وَتَقْدِيسِهِ ، لِأَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، خَلَقَ أَرْوَاحَنَا، فَأَنْطَقَنَا بِتَوْحِيدِهِ وَتَحْمِيدِهِ ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ، فَلَمَّا شَاهَدُوا أَرْوَاحَنَا نُوراً وَاحِداً إِسْتَعْظَمُوا أَمْرَنَا فَسَبَّحْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّا خَلْقٌ مَخْلُوقُونَ وَأَنَّهُ مُنَزَّهٌ عَنْ صِفَاتِنَا، فَسَبَّحَتِ

الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا وَنَزَّهَتْهُ عَنْ صِفَاتِنَا ، فَلَمَّا شَاهَدُوا عِظَمُ شَأْنِنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّا عَبِيدٌ وَلَسْنَا بِآلِهَةٍ يَجِبُ أَنْ نُعْبَدُ مَعَهُ أَوْ دُونَهُ، فَقَالُوا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" فَلَمَّا شَاهَدُوا كَيْفَ مَحِلُّنَا كَبَّرْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّ اللّٰهَ أَكْبَرُ مِنْ يُنَالَ عِظَمُ الْمَحَلِّ إِلَّا بِهِ، فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا جَعَلَهُ لَنَا مِنَ الْعِزَّةِ وَالْقُوَّةِ قُلْنَا: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" ، لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا حَوْلَ لَنَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَأَوْجَبَهُ لَنَا مِنْ فَرْضِ الطَّاعَةِ قُلْنَا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ مَا يَحِقُّ لِلّٰهِ – تَعَالٰى ذِكْرُهُ – عَلَيْنَا مِنَ الْحَمْدِ عَلٰى نِعْمَتِهٖ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" فَبِنَا اهْتَدَوْا إِلٰى مَعْرِفَةِ تَوْحِيدِ اللّٰهِ وَتَسْبِيحِهٖ وَتَهْلِيلِهٖ وَتَحْمِيدِهٖ وَتَمْجِيدِهٖ.

ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ آدَمَ فَأَوْدَعَنَا صُلْبَهُ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَهُ تَعْظِيماً لَنَا وَ إِكْرَاماً، وَكَانَ سُجُودُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُبُودِيَّةً وَلِآدَمَ إِكْرَامًا وَطَاعَةً، لِكَوْنِنَا فِي صُلْبِهٖ ، فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَدْ سَجَدُوا لِآدَمَ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، وَ إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ ، أَذَّنَ جَبْرَئِيلُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى، ثُمَّ قَالَ لِي: تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ!

فَقُلْتُ لَهُ: يَا جَبْرَئِيلُ! أَتَقَدَّمُ عَلَيْكَ؟! فَقَالَ: نَعَمْ، لِأَنَّ

اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ عَلٰى مَلَائِكَتِهِ أَجْمَعِيْنَ وَفَضَّلَكَ خَاصَّةً، فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَلَا فَخْرَ. فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلٰى حُجُبِ النُّوْرِ قَالَ لِي جَبْرَئِيْلُ: تَقَدَّمْ يَامُحَمَّدُ! وَتَخَلَّفَ عَنِّي فَقُلْتُ: يَاجَبْرَئِيلُ! فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ تُفَارِقُنِي؟! فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! إِنَّ انْتِهَاءَ حَدِّيَ الَّذِي وَضَعَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ إِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ، فَإِنْ تَجَاوَزْتُهُ، أُحْتُرِقَتْ أَجْنِحَتِي بِتَعَدِّي حُدُودِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ. فَزُخَّ بِي فِي النُّوْرِ زَخَّةً حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى حَيْثُ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُلُوِّ مُلْكِهِ، فَنُوديتُ يَامُحَمَّدُ! فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي! وَسَعْدَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.

فَنُودِيتُ: يَامُحَمَّدُ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ، فَإِنَّكَ نُورِي فِي عِبَادِي وَرَسُولِي إِلٰى خَلْقِي وَحُجَّتِي عَلٰى بَرِيَّتِي، لَكَ وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ خَلَقْتُ جَنَّتِيْ، وَلِمَنْ خَالَفَكَ خَلَقْتُ نَارِي، وَ لِأَوْصِيَائِكَ أَوْجَبْتُ كَرَامَتِي وَلِشِيعَتِهِم أَوْجَبْتُ ثَوَابِي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! وَمَنْ أَوْصِيَائِي؟

فَنُودِيتُ: يَا مُحَمَّدُ! أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلٰى سَاقِ عَرْشِي. فَنَظَرْتُ، وَأَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ جَلَّ جَلَالُهُ، إِلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، فَرَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ نُوراً، فِي كُلِّ نُورٍ سَطْرٌ أَخْضَرُ، عَلَيْهِ إِسْمُ وَصِيٍّ مِنْ أَوْصِيَائِي، أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَآخِرُهُمْ مَهْدِيُّ أُمَّتِي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! هٰؤُلَاءِ أَوْصِيَائِي مِنْ بَعْدِي؟
فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ! هٰؤُلَاءِ أَوْلِيَائِي ﴿وَ أَوْصِيَائِي﴾ وَأَصْفِيَائِي وَحُجَجِي بَعْدَكَ عَلٰى بَرِيَّتِي، وَهُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَخُلَفَاؤُكَ وَخَيْرُ خَلْقِي بَعْدَكَ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُظْهِرَنَّ دِينِي وَلَأُعْلِيَنَّ بِهِمْ كَلِمَتِي وَلَأُطَهِّرَنَّ الْأَرْضَ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَلَأُمَكِّنَنَّهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَلَأُسَخِّرَنَّ لَهُ الرِّيَاحَ وَلَأُذَلِّلَنَّ لَهُ السَّحَابَ الصِّعَابَ وَلَأُرَقِّيَنَّهُ فِي الْأَسْبَابِ فَلَأَنْصُرَنَّهُ بِجُنْدِي وَلَأُمِدَّنَّهُ بِمَلَائِكَتِي، حَتّٰى تَعْلُوَ دَعْوَتِي وَتَجْتَمِعَ الْخَلْقُ عَلٰى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَأُدِيمَنَّ مُلْكَهُ وَلَأُدَاوِلَنَّ الْأَيَّامَ بَيْنَ أَوْلِيَائِي إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے زیادہ برتر اور مکرم کسی کو بھی نہیں بنایا۔

میں نے عرض کیا: اے رسولؐ خدا! آپؐ افضل ہیں یا جبرائیلؑ؟

حضرت محمدؐ نے جواب دیا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و مرسلین کو اپنے فرشتوں پر برتری عطا کی ہے اور مجھے تمام انبیاء و مرسلین پر برتری عطا کی ہے اور یہ برتری میرے بعد آپؑ کو اور آپؑ کے بعد کے اماموں کو عطا کی ہے۔

اے علیؑ! فرشتے ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔

اے علیؑ! عرش اور اس کے گرد و پیش کو اٹھانے والے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ ہماری ولایت پر ایمان رکھنے والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

اے علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نہ حضرت آدمؑ کو تخلیق کرتا نہ حضرت حواؑ کو، نہ ہی جنت و نار کو بناتا اور نہ ہی زمین و آسمان کو تخلیق کرتا تو میں کس طرح فرشتوں سے افضل نہیں ہوں جب کہ ہمیں معرفت و شناخت خدا تسبیح و تہلیل میں فرشتوں پر برتری حاصل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہماری اَرواح کو پیدا کیا اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی حمد وثنا بیان کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خلق کیا۔ اس وقت فرشتوں کو ہماری اَرواح ایک نور کی شکل میں نظر آئیں۔ ہمیں دیکھ کر انھوں نے سوچا: شاید یہ ہمارا پروردگار ہے۔ اس وقت ہم نے تسبیح خدا بیان کی تاکہ فرشتے یہ جان لیں کہ ہم مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری بشری صفات سے منزہ ہے۔ تب فرشتوں نے بھی ہماری طرح تسبیح کی۔ پھر جب فرشتوں کو ہماری عظمت کے بارے میں معلوم ہوا اور اس بات نے انھیں حیرت زدہ کر دیا تو ہم نے تہلیل (لا الہ الا اللہ) بیان کی تاکہ ملائکہ یہ جان لیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے ساتھ عبادت میں شریک نہیں بلکہ اس کے بندے ہیں۔ تب فرشتوں نے بھی لا الہ الا اللہ کہا۔

اور جب انھوں نے ہماری عزت اور قوت جو کہ اللہ نے ہمیں عنایت کی تھی کا مشاہدہ کیا تو ہم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا تاکہ فرشتے یہ جان لیں کہ ہماری یہ طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ ہے۔

اور جب فرشتوں نے دیکھا کہ اللہ نے ہمیں لائق اطاعت بنایا ہے، اور ہمیں بھی بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور فرشتوں کے لیے ہم پر ایمان لانا واجب ہے تو ہم نے "الحمدللہ" کہا تاکہ فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے کا طریقہ معلوم ہو سکے۔ تب فرشتوں نے "الحمدللہ" کہا۔ اس طرح فرشتوں کو ہمارے ذریعے خدا کی وحدانیت، تسبیح گوئی، تہلیل گوئی، حمد وثنا اور تمجید بیان کرنے کا طریقہ پتہ چلا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تخلیق کیا اور ہمیں ان کے صلب میں ودیعت کیا اور ہمارے احترام میں فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ یہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لیے بندگی کا اظہار اور حضرت آدمؑ کے لیے احترام کا سجدہ تھا کیونکہ اس وقت ہم ان کے صلب میں موجود تھے تو ہم کس طرح فرشتوں سے افضل نہیں ہیں؟ جبکہ ان سب نے آدمؑ کو سجدہ کیا تھا۔ اور جب میں معراج کے لیے آسمان پر گیا تو وہاں جبرئیلؑ نے اذان واقامت کہی اور اذان واقامت میں اپنے ہر فقرے کو دو بار ادا کیا۔ اور پھر مجھ سے کہا: اے محمدؐ! آگے بڑھیے اور امامت کرائیں۔

میں نے اس سے کہا: اے جبرئیلؑ! کیا میں آپ سے بہتر ہوں؟

اس نے کہا: جی ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو تمام فرشتوں پر برتری دی ہے اور آپؐ تمام انبیاءؑ میں افضل ہیں۔ (رسولؐ خدا نے داستان کی تکمیل کرتے ہوئے بیان فرمایا:) تب میں آگے بڑھا اور نماز پڑھائی البتہ میں اس پر فخر نہیں کرتا۔

اور جب اپنے سفر کے دوران میں حجابِ نور پر پہنچا تو جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا: آپ آگے بڑھیے اور مجھے یہیں چھوڑ دیجیے۔

میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! کیا آپ یہاں مجھ سے جدا ہو جائیں گے؟

اس نے کہا: اے محمدؐ! میری حدود جو اللہ نے میرے لیے مقرر کی ہیں بس یہیں تک ہیں اگر میں اپنی ان حدود سے آگے بڑھا تو اس تجاوز پر میرے بال و پر جل جائیں گے۔

پھر مجھے نور میں سفر کرایا گیا جہاں تک خدا کو منظور تھا میں سفر کرتا رہا۔ پھر مجھے آواز دی گئی: محمدؐ! میں نے لبیک وسعدیک کہا۔ اس وقت مجھے یہ ندا سنائی دی:

محمدؐ! تو میرا عبد ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ میری ہی عبادت کرنا اور مجھ پر ہی بھروسہ رکھنا، میرے بندوں میں تو میرا نور ہے اور میری مخلوق کے لیے میرا رسولؐ ہے

اور میری مخلوق پر تو حجت ہے۔ میں نے تیرے اور تیرے پیروکاروں کے لیے جنت بنائی ہے اور میں نے تیرے مخالفین کے لیے دوزخ پیدا کی ہے۔ تیرے اوصیاء کے لیے میں نے کرامت واجب کی ہے اور ان کے شیعوں کے لیے اپنا ثواب واجب کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! میرے اوصیاء کون ہیں؟

جواب ملا کہ عرش کے کنارے پر تیرے اوصیاء کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ پھر جب میں نے عرش کے کنارے کی طرف دیکھا تو مجھے وہاں بارہ نور نظر آئے۔ ہر نور میں سبز سطر تھی اور اس پر میرے ایک ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا۔ ان کا پہلا فرد علی ابن ابی طالبؑ اور آخری فرد میری اُمت کا مہدیؑ ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! کیا یہی میرے اوصیاء ہیں؟

اس وقت آوازِ قدرت سنائی دی: محمدؐ! یہ میرے اولیاء، اصفیا اور میری مخلوق پر میری حجت ہیں اور یہ آپؐ کے اوصیاء اور خلفاء ہیں اور آپؐ کے بعد یہ تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم! میں اپنے دین کو غلبہ دوں گا اور ان کے ذریعہ سے اپنے کلمہ کو بلند کروں گا اور ان کے آخری فرد کے ذریعہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اسے مشارق ومغارب پر حکومت دوں گا۔

میں اس کے لیے ہواؤں کو مسخر کردوں گا اور سرکش بادلوں کو اس کے لیے رام کروں گا اور میں اس کی کامیابی کے اسباب فراہم کروں گا۔ میں اپنے لشکر سے اس کی مدد کروں گا اور اپنے ملائکہ سے اس کی امداد کراؤں گا۔ یہاں تک کہ میری دعوت کو بلندی ملے گی۔ مخلوق میری توحید پر جمع ہوگی۔ پھر میں اس کی مملکت کو قیام ودوام عطا کروں گا اور روزِ قیامت تک اپنے اولیاء میں حکومت وسلطنت کو قائم رکھوں گا۔

یہودی کا سوال: آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ بن عمران؟

عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

الصَّادِقَ عليه السلام يَقُولُ: أَتَى يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ صلى الله عليه وآله يَا يَهُودِيُّ! مَا حَاجَتُكَ؟

فَقَالَ: أَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، النَّبِيُّ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ التَّوْرٰىةَ وَالْعَصَا وَفَلَقَ الْبَحْرَ وَأَظَلَّهُ بِالْغَمَامِ؟

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّهُ يُكْرَهُ لِلْعَبْدِ أَنْ يُزَكِّيَ نَفْسَهُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: إِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمَّا أَصَابَ الْخَطِيئَةَ، كَانَتْ تَوْبَتُهُ أَنْ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِي!" فَغَفَرَهَا اللهُ لَهُ، وَ إِنَّ نُوحاً لَمَّا رَكِبَ السَّفِينَةَ وَخَافَ الْغَرَقَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا أَنْجَيْتَنِي مِنَ الْغَرَقِ فَنَجَّاهُ اللهُ عَنْهَا، وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا أَنْجَيْتَنِي مِنْهَا" فَجَعَلَهُ اللهُ عَلَيْهِ بَرْداً وَسَلَاماً ، وَ إِنَّ مُوسَى عليه السلام لَمَّا أَلْقَى عَصَاهُ ، فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً قَالَ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَمَّنْتَنِي مِنْهَا!" فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ: "......لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ".

يَا يَهُودِيُّ ! أَنَّ مُوسَى ، لَوْ أَدْرَكَنِي ثُمَّ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَبِنُبُوَّتِي، مَا نَفَعَهُ إِيْمَانُهُ شَيْئًا وَلَا نَفَعَتْهُ النُّبُوَّةُ.

يَا يَهُودِيُّ! وَمِنْ ذُرِّيَّتِيَ الْمَهْدِيُّ ، إِذَا خَرَجَ عِيسَى بْنُ

مَرْيَمَ لِنُصْرَتِهٖ، فَقَدَّمَهُ وَصَلّٰى خَلْفَهٗ.

معمر بن راشد سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک یہودی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا۔

آپؐ نے فرمایا: اے یہودی! تیری کیا حاجت ہے؟

اس یہودی نے کہا: آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ بن عمران؟ جب کہ وہ بھی اللہ کا نبی تھا۔ اس پر تورات نازل ہوئی، عصا کا معجزہ دیا گیا اور اس کے لیے دریا کو شگافتہ کیا گیا اور بادل نے اس پر سایہ کیا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اگرچہ یہ بات اچھی نہیں کہ بندہ اپنی تعریف خود کرے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جب آدمؑ سے خطا (ترک اولیٰ) کا ارتکاب ہوا تو انھوں نے توبہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ کلمات کہے: "خدایا! تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ مجھے معافی عطا فرما"۔ تو خدا نے اس کی توبہ قبول فرمائی۔

جب نوحؑ کی کشتی غرق ہونے کو آئی تو انھوں نے کہا: "بار الہا! تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ مجھے نجات دے" تو خدا نے اُسے نجات دی۔

اور جب ابراہیمؑ کو آتشِ نمرود میں ڈالا گیا تو انھوں نے کہا: "اے خدا! تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ مجھے اس آگ سے نجات عطا فرما" تو خدا نے اُس آگ کو گلزار بنا دیا۔

اور جب دربار فرعون میں جادوگروں نے رسیاں پھینکیں اور حضرت موسیٰؑ نے عصا۔ وہ رسیاں بھی سانپ بن گئی اور عصائے موسیٰؑ بھی سانپ بن گیا تب حضرت موسیٰؑ کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ لوگ جادوگری اور نبوت میں فرق محسوس نہیں کرسکیں گے۔ تب حضرت موسیٰؑ نے کہا: اے خدا! تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ مجھے خوف سے امان دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:

لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ (طٰہٰ، آیہ ۶۸)
"اے موسیٰؑ! تو نہ گھبرا بے شک تجھے برتری ہوگی"۔

اے یہودی! اگر میرے زمانہ نبوت میں موسیٰؑ بن عمران ہوتے پھر وہ مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لاتے تو نہ ہی اس کا ایمان اس کو فائدہ دیتا اور نہ ہی اس کی نبوت۔

اے یہودی! جب میری ذریت سے مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو تب آسمان سے عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو مہدیٔ برحق کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ (بحارالانوار، ج ۱۶، ص ۳۶۶، ح ۷۲، بحوالہ جامع الاخبار)

کچھ یہودیوں نے سوال کیا: آپؐ کا نام محمدؐ کیوں ہے؟

مَا جِيلَوَيْهُ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ آبَائِهِ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍؑ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِﷺ فَسَأَلَهُ اَعْلَمُهُمْ فِيمَا سَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيتَ مُحَمَّداً وَأَحْمَدَ وَأَبَا الْقَاسِمِ وَبَشِيراً وَنَذِيراً وَدَاعِياً؟

فَقَالَ النَّبِيُّﷺ: اَمَّا مُحَمَّدٌ، فَاِنِّي مَحْمُودٌ فِي الْاَرْضِ، وَ اَمَّا أَحْمَدُ، فَاِنِّي مَحْمُودٌ فِي السَّمَاءِ، وَاَمَّا اَبُو الْقَاسِمِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْسِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِسْمَةَ النَّارِ، فَمَنْ كَفَرَ بِي مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَفِي النَّارِ وَيَقْسِمُ قِسْمَةَ الْجَنَّةِ، فَمَنْ آمَنَ بِي وَاَقَرَّ بِنُبُوَّتِي فَفِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الدَّاعِي، فَاِنِّي اَدْعُو النَّاسَ اِلٰى دِينِ رَبِّي

عَزَّوَجَلَّ، وَأَمَّا النَّذِيرُ، فَإِنِّي أُنْذِرُ بِالنَّارِ مَنْ عَصَانِي، وَأَمَّا الْبَشِيرُ، فَإِنِّي أُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ مَنْ أَطَاعَنِي.

حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں چند یہودی شرف یاب ہوئے اور انھوں نے بہت سے سوال کیے لیکن اُن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپؐ کے نام "محمد، احمد، ابوالقاسم، بشیر، نذیر اور داعی" کا کیا سبب ہے؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: میں محمدؐ اس لیے ہوں کہ زمین میں میری تعریف کی جاتی ہے اور احمد اس لیے ہوں کہ میں نے آسمانوں میں خدا کی سب سے زیادہ حمد کی ہے۔ آسمانوں میں تعریف کیے جانے کی وجہ سے "احمد" ہوں۔ اور "ابوالقاسم" اس لیے ہوں کہ قیامت کے دن خدا جہنم اور جنت کو میرے وسیلہ سے تقسیم کرے گا۔ یعنی اوّلین و آخرین میں سے جس نے بھی میرا انکار کیا ہوگا خدا اُسے دوزخ میں ڈالے گا اور جو ایمان لائے گا اور میری نبوت کا اقرار کرے گا تو وہ جنت میں ہوگا اور "داعی" اس لیے ہوں کہ میں اللہ کے دین کی لوگوں کو دعوت دیتا ہوں اور "نذیر" اس لیے ہوں کہ جنھوں نے میری نافرمانی کی انھیں آگ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور "بشیر" اس لیے ہوں کہ جنھوں نے میری اطاعت کی اُن کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔

(بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۹۳، ح ۲۸، عن الامالی و علل الشرائع و معانی الاخبار صدوق)

یہ پشمینہ آپؐ کو کس نے پہنایا؟

اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانِ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الصَّقْرِ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ (علیهم السلام) قَالَ: خَرَجَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ قَدِ اشْتَمَلَ بِهَا.
فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ كَسَاكَ هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ؟
فَقَالَ: كَسَانِي حَبِيبِي وَصَفِيِّي وَخَاصَّتِي وَخَالِصَتِي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي وَأَخِي وَأَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِسْلَاماً وَأَخْلَصُهُمْ إِيمَانًا وَأَسْمَحُ النَّاسِ كَفًّا ، سَيِّدُ النَّاسِ بَعْدِي ، قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، إِمَامُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.
(قال الامام) فَلَمْ يَزَلْ (النَّبِي) يَبْكِي حَتَّى ابْتَلَّ الْحَصٰى مِنْ دُمُوعِهِ، شَوْقًا إِلَيْهِ!

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد ﷺ اپنے گھر سے باہر نکلے تو آپؐ نے پشمینہ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا کہ تو کسی نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کو پشمینہ کا لباس کس نے پہنایا؟

آپؐ نے فرمایا: یہ پشمینہ مجھے میرے دوست، میرے صفی، میرے خاص الخاص فرد، میرے محب، میرے وصی، میرے وارث، میرے بھائی، مسلم اوّل، مخلص الایمان، کائنات کے سخی، میرے بعد سردار، اہلِ جنت کے سربراہ اور اہلِ ارض کے امام علی ابن ابی طالبؑ نے پہنایا۔ رسولؐ خدا اشتیاقِ علیؑ میں اتنا روئے کہ اشک مبارک سے سنگریزے تر ہو گئے۔ (بحارالانوار، ج ۳۸، ص ۹۶، ح ۱۳، عن امالی الصدوق)

آپؐ کے چہرے پر یہ نور کیسا ہے؟

عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَامَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَوَجْهُهُ مُشْرِقٌ كَدَائِرَةِ الْقَمَرِ. فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

عَوْفٍ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا النُّورُ؟

فَقَالَ ﷺ: بِشَارَةٌ أَتَتْنِي مِنْ رَبِّي فِي أَخِي وَابْنِ عَمِّي وَابْنَتِي وَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا بِفَاطِمَةَ وَأَمَرَ رِضْوَانَ، خَازِنَ الْجِنَانِ، فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبٰى فَحَمَلَتْ رِقَاعًا يَعْنِي صِكَاكًا بِعَدَدِ مُحِبِّي أَهْلِ بَيْتِي وَأَنْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ مَلَكٍ صَكًّا، فَإِذَا اسْتَوَتِ الْقِيَامَةُ بِأَهْلِهَا، نَادَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي الْخَلَائِقِ، فَلَا تَلْقٰى مُحِبًّا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَّا دَفَعَتْ إِلَيْهِ صَكًّا فِيهِ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ، بِأَخِي وَابْنِ وَابْنَتِي فَكَاكُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ!

بلال بن حمامہ روایت کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ اس حالت میں ہمارے سامنے آئے کہ آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ عبداللہ بن عوف نے کھڑے ہوکر آپؐ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ کے چہرہ پر یہ نور کیسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ ایک بشارت کا اثر ہے جو مجھے اپنے ابن عم اور میری بیٹی کے متعلق دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علیؑ کی زوجیت میں دے دیا ہے اور رضوانِ جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجرِ طوبیٰ کو ہلائے۔ تب درخت ہلانے پر ہمارے اہلِ بیتؑ کے محبان کی تعداد کے برابر پتے گرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر پتے سے ایک ایک فرشتہ پیدا کیا اور اس کے ہاتھ میں وہ پتہ بطور سند دے دیا گیا۔ پھر جب قیامت قائم ہوگی تو فرشتے ندا دیں گے۔ ہمارے محبان میں سے کوئی بھی محبؔ ہم سے تب تک ملاقات نہیں کرے گا جب تک اس کے ہاتھ میں وہ رقعہ بطور سند نہ ہوگا۔ اس

طرح اللہ میرے بھائی و پسرعم علیؑ ابن ابی طالبؑ اور بیٹی فاطمہ زہراؑ کی برکت سے لوگوں کو دوزخ سے نجات دے گا۔ (بحارالانوار، ج ۲۷، ص ۱۱۷، ح ۹۶)

ابنِ سلام یہودی نے پوچھا: آپؐ کو یہ علم کہاں سے ملا؟

طَرَحَ اِبْنُ سَلَامٍ أَسْئَلَةً كَثِيْرَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَعْدَ أَنْ أَجَابَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا بِإِجَابَاتٍ مُقْنِعَةٍ،

فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ: مَنْ أَخْبَرَكَ بِهٰذَا؟

قال ﷺ: جَبْرَئِيلُ.

قال: جَبْرَئِيلُ عَمَّنْ؟

قال ﷺ: عَنْ مِيكَائِيلَ.

قال: مِيكَائِيلُ عَمَّنْ؟

قال ﷺ: عَنْ إِسْرَافِيلَ.

قال: إِسْرَافِيلُ عَمَّنْ؟

قال ﷺ: عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ.

قال: اَللَّوْحُ عَمَّنْ؟

قال ﷺ: عَنِ الْقَلَمِ.

قال: اَلْقَلَمُ عَمَّنْ؟

قال ﷺ: عَنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ!

ابنِ سلام یہودی نے آپؐ سے بہت سے سوال کیے جب اسے ان سوالوں کے تسلی بخش جواب مل گئے تو اس نے پوچھا: آپ کو ان سب باتوں کا علم کس نے دیا؟ (آپ کو ان باتوں کی خبر کس نے دی؟)

آپؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے۔

ابن سلام نے کہا: جبرئیلؑ کو کس نے بتایا؟

آپؐ نے فرمایا: میکائیلؑ نے۔

ابنِ سلام نے سوال کیا: میکائیلؑ کو کس نے خبر دی؟

آپؐ نے فرمایا: اسرافیلؑ نے۔

ابن سلام نے پوچھا: اسرافیلؑ کو یہ علم کیسے ملا؟

آپؐ نے فرمایا: لوحِ محفوظ سے۔

ابنِ سلام نے کہا: لوحِ محفوظ نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا؟

آپؐ نے جواب دیا: قلم کے ذریعے۔

ابنِ سلام نے پوچھا: اور قلم کو یہ علم کیسے حاصل ہوا؟

آپؐ نے فرمایا: عالمین کے پروردگار نے اسے یہ علم عطا کیا۔ (بحار الانوار، ج۹، ص ۳۳۸ و ۳۳۹، ح ۲۵)

ابوسفیان کا عمرِ نبیؐ کے بارے میں سوال کرنا

عَنْ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُوسُفْيَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ.

فَقَالَ ﷺ: إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَسْأَلَنِي.

قَالَ: إِفْعَلْ.

قَالَ ﷺ: أَرَدْتَ اَنْ تَسْأَلَ عَنْ مَبْلَغِ عُمْرِي؟

فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

فَقَالَ ﷺ: إِنِّي اَعِيشُ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ صَادِقٌ.

فَقَالَ ﷺ: بِلِسَانِكَ دُونَ قَلْبِكَ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاس : وَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَّا مُنَافِقاً.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ابوسفیان پیغمبر اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسولؐ اللہ! میں آپؐ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔

آنحضرت نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

ابوسفیان نے کہا: کیوں نہیں آپ مجھے بتا دیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم مجھ سے میری عمر کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو کہ میری عمر کتنی ہوگی؟

ابوسفیان نے کہا: ہاں رسولؐ اللہ! یہ درست ہے، میں آپؐ سے واقعی یہی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: میں تریسٹھ سال عمر پاؤں گا۔

ابوسفیان نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے بالکل سچ کہا۔

آپؐ نے فرمایا: تم نے ایسا صرف زبان سے کہا ہے نہ کہ دل سے۔

ابن عباس کہتے ہیں: خدا کی قسم! وہ واقعی منافق تھا۔ (بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۱۰۷، ح ۶، عن قصص الانبیاء للراوندی)

عمار بن یاسرؓ نے پوچھا: آپؐ کو غسل کون دے گا؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ ، قَامَ اِلَيْهِ ابْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ لَهُ: فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ يُغَسِّلُكَ مِنَّا اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْكَ؟

قَالَ ﷺ : ذاكَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام : اِنَّهُ لَا يَهِمُّ بِعُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي اِلَّا أَعَانَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى ذٰلِكَ.

فَقَالَ لَهٗ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَمَنْ يُصَلِّي عَلَيْكَ مِنَّا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْكَ؟

قَالَ ﷺ : مَهْ. رَحِمَكَ اللّٰهُ!

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو تمام صحابہ ان کے اردگرد جمع ہو گئے تب عمار بن یاسرؓ کھڑے ہوئے اور پوچھا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں خدانخواستہ اگر آپ کی موت واقع ہو جائے تو آپ کو غسل کون دے گا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ، جب علیؑ مجھے غسل دینے کا ارادہ کریں گے تو ملائکہ ان کی مدد کریں گے۔

حضرت عمارؓ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! اگر یہ حادثہ ہو جائے تو آپ پر نماز کون پڑھائے گا؟

آپؐ نے فرمایا: چپ ہو جاؤ جو خدا کو منظور ہو گا وہی کچھ ہو گا۔ (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۵-۷، ح ۹، عن امالی الصدوق)

آپؐ کو غسل کون دے گا؟

عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِينَا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ يُغَسِّلُكَ إِذَا مُتَّ؟

فَقَالَ ﷺ: يُغَسِّلُ كُلَّ نَبِيٍّ وَصِيُّهُ
قُلْتُ: فَمَنْ وَصِيُّكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!
قَالَ ﷺ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.
فَقُلْتُ: كَمْ يَعِيشُ بَعْدَكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!
قَالَ ﷺ: ثَلَاثِينَ سَنَةً، فَإِنَّ يُوشَعَ بْنَ نُونَ، وَصِيَّ مُوسٰى، عَاشَ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَخَرَجَتْ عَلَيْهِ صَفْرَاءُ بِنْتُ شُعَيْبٍ، زَوْجُ مُوسٰى، فَقَالَتْ: أَنَا أَحَقُّ بِالْأَمْرِ مِنْكَ. فَقَاتَلَهَا فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهَا وَأَسَرَهَا فَأَحْسَنَ أَسْرَهَا، وَإِنَّ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ سَتَخْرُجُ عَلَى عَلِيٍّ فِي كَذَا وَكَذَا أَلْفاً مِنْ أُمَّتِي فَيُقَاتِلُهَا فَيَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهَا وَيَأْسِرُهَا فَيُحْسِنُ أَسْرَهَا، وَفِيهَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "......وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى......" يَعْنِي صَفْرَاءَ بِنْتَ شُعَيْبٍ.

عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں: میں نے پیغمبر اکرم ﷺ سے عرض کیا:
یارسولؐ اللہ! جب آپ کی وفات ہو گی تو آپ کو غسل کون دے گا؟
حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہر پیغمبر کو اس کا وصی اور جانشین غسل دیتا ہے۔
میں نے عرض کیا: آپ کا وصی و جانشین کون ہے؟
آپؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ۔
میں نے عرض کیا: وہ آپؐ کے بعد کتنی عمر پائیں گے؟
آپؐ نے فرمایا: تیس سال، جیسے حضرت موسٰیؑ کے وصی یوشع بن نون نے بھی تیس سال عمر پائی تھی اور اُس کے خلاف صفرٰی بنت شعیب نے جو کہ حضرت موسٰیؑ کی

بیوی تھیں خروج کیا تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ وہ خلافت کی اُس سے زیادہ حقدار ہے۔ اُس نے اُس کے ساتھ جنگ کی اور اُسے قید کیا اور اُس سے احسن سلوک کیا اور اس طرح میرے وصی کے خلاف بنت ابوبکر بھی خروج کرے گی جس میں میری اُمت کے ہزاروں افراد شامل ہوں گے اور جنگ کریں گے۔ علیؑ بھی اُن کو قید کریں گے لیکن اُن سے احسن سلوک کریں گے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنوار کرکے گھروں سے نہ نکلو''۔ (الاحزاب، آیہ ۳۳)

(بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۵۱۲-۵۱۳، ح ۱۲، عن اکمال الدین)

کیا زمین بدنِ انبیاءؑ کو کھا جائے گی؟

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآله یَوْماً لِأَصْحَابِهِ: حَیَاتِی خَیْرٌ لَکُمْ وَمَمَاتِی خَیْرٌ لَکُمْ.

قَالَ: فَقَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا حَیَاتُکَ.

قَالَ صلی الله علیه وآله: نَعَمْ.

قَالُوا: فَکَیْفَ مَمَاتُکَ؟

فَقَالَ صلی الله علیه وآله: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ لُحُومَنَا عَلَی الْأَرْضِ أَنْ یُطْعِمَ مِنْهَا شَیْئًا.

عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری موت بھی۔

انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ تو آپ کی زندگی ہے۔
رسول اکرمؐ نے فرمایا: جی ہاں۔
صحابہ نے کہا: آپؐ کی موت کیسے ہمارے لیے بہتر ہوگی؟
رسول اکرمؐ نے فرمایا: بے شک اللہ نے ہمارا گوشت زمین کے لیے حرام کیا ہے وہ ہمارے جسم سے کچھ بھی نہیں کھا سکتی۔ (بحارالانوار، ج۲۸، ص۲۹۹، ح۱، عن بصائر الدرجات)

آپؐ کس طرح زندہ ہوں گے جبکہ آپؐ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْمُسْلِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ فَأَمَّا حَيَاتِي، فَإِنَّ اللّٰهَ هَدَاكُمْ بِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَأَنْقَذَكُمْ مِنْ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.
وَأَمَّا مَمَاتِي ، فَإِنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنٍ اِسْتَزَدْتُ اللّٰهَ لَكُمْ وَمَا كَانَ مِنْ قَبِيحٍ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ.
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَقَدْ رَمِمْتَ؟ يَعْنِي صِرْتَ رَمِيماً.
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : كَلَّا ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ لُحُومَنَا عَلَى الْأَرْضِ فَلَا يُطْعِمُ مِنْهَا شَيْئًا يُرْفَعُ بِرُوحِهِ وَعَظْمِهِ وَلَحْمِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ إِنَّمَا يُؤْتَى مَوَاضِعُ آثَارِهِمْ وَيَبْلُغُ

بِهِمُ السَّلَامُ مِنْ بَعِيْدٍ وَيَسْمَعُوْنَهُمْ عَلٰى آذَانِهِمْ مِنْ قَرِيْبٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے "میری زندگی اور موت تمہارے لیے مفید ہے"۔

جہاں تک میری زندگی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں گمراہی سے نجات دے کر ہدایت عطا فرمائی جبکہ تم جہنم کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے اور جہاں تک میری موت کا سوال ہے تو تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اگر نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اللہ سے ان کے اضافے کے بارے میں استدعا کرتا ہوں اور اگر برائیاں ہوں تو اللہ سے تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

جب رسولِ کونینؐ نے مندرجہ بالا الفاظ بیان کیے تو سامعین میں سے ایک منافق نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کس طرح ہوسکتا ہے جبکہ مرنے کے بعد آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی۔

تو رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے جسد کو زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ اس میں سے کچھ کھائے۔ اللہ ہماری روح، گوشت اور ہڈیوں کو آسمان کی طرف بلند کردیتا ہے۔ پس جو شخص بھی ہمارے مزار پر زیارت کے لیے آتا ہے اور ہم پر درود و سلام بھیجتا ہے اگرچہ ہم آسمانوں پر اس سے دور ہوتے ہیں لیکن ہم اس کے درود کو قریب سے سنتے ہیں۔ (الاحتجاج، للطبرسی، ج ۱، ص ۴۸)

ابنِ صوریا یہودی نے اللہ اور وحی کے متعلق سوال کیا

لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ ، أَتَوْهُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُوْرِيَا فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! كَيْفَ نَوْمُكَ؟ فَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا عَنْ نَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ يَأْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ ؟

فَقَالَ ﷺ : تَنَامُ عَيْنِي وَقَلْبِي يَقْظَانُ.
قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ!
فَقَالَ ﷺ : أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَا هُوَ؟
فَنَزَلَتْ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" إِلَى آخِرِهَا.
فَقَالَ ابْنُ صُورِيَا: صَدَقْتَ. خَصْلَةٌ بَقِيَتْ لِي، إِنْ قُلْتَهَا آمَنْتُ بِكَ وَاتَّبَعْتُكَ، أَيُّ مَلَكٍ يَأْتِيكَ بِمَا تَقُولُهُ عَنِ اللّٰهِ؟
قَالَ ﷺ : جِبْرَئِيلُ (الخ)

جب رسولِ خدا ﷺ مدینہ تشریف لے گئے تو عبداللہ بن صوریا یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمدؐ! آپ کس طرح سوتے ہیں۔ ہمیں نبی آخرالزمان کی نیند کے بارے میں آگاہ کیجیے؟

رسولِ کائناتؐ نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔

اس نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ نے سچ فرمایا۔

پھر سوال کیا: اپنے رب کے متعلق ہمیں آگاہ کیجیے۔

اس وقت سورۂ توحید (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) نازل ہوئی۔

ابنِ صوریا نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ اب ایک آخری سوال، اگر آپؐ نے اس کا جواب دے دیا تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا اور آپ کی پیروی کروں گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے کون سا فرشتہ وحی لے کر آپؐ پر نازل ہوتا ہے؟

آپؐ نے جواب دیا: جبرئیلؑ۔ (الاحتجاج، للطبرسی، ج۱، ص۴۶)

آپؐ پر رب کی جانب سے کون سا فرشتہ وحی لے کر نازل ہوتا ہے؟

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ (الْعَسْكَرِيُّ) عليه السلام قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ: سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

صُورِيَا ، غُلَامٌ يَهُودِيٌّ أَعْوَرُ ، تَزْعَمُ الْيَهُودُ أَنَّهُ أَعْلَمُ يَهُودِيٍّ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَعُلُومِ أَنْبِيَائِهِ، عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ يُعَنِّتُهُ فِيهَا ،فَأَجَابَهُ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ بِمَا لَمْ يَجِدْ إِلَى إِنْكَارِ شَيْءٍ مِنْهُ سَبِيلًا.

فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ يَأْتِيكَ بِهٰذِهِ الْأَخْبَارِ عَنِ اللّٰهِ؟

قَالَ ﷺ : جِبْرَئِيلُ.

قَالَ: لَوْ كَانَ غَيْرُهُ يَأْتِيكَ بِهَا لَآمَنْتُ بِكَ وَلٰكِنْ جِبْرِيلُ عَدُوُّنَا مِنْ بَيْنِ الْمَلَائِكَةِ ، فَلَوْ كَانَ مِيكَائِيلَ أَوْ غَيْرَهُ سِوَى جِبْرَئِيلَ يَأْتِيكَ ، لَآمَنْتُ بِكَ.

فَقَالَ ﷺ : لِمَ اتَّخَذْتُمْ جِبْرَئِيلَ عَدُوًّا؟

قَالَ: لِأَنَّهُ يَنْزِلُ بِالْبَلَاءِ وَالشِّدَّةِ عَلٰى بَنِي إِسْرائِيلَ وَدَفَعَ دَانِيَالَ عَنْ قَتْلِ بُخْتُ نَصَّرَ حَتّٰى قَوِيَ أَمْرُهُ وَأَهْلَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ بَأْسٍ وَشِدَّةٍ لَا يُنْزِلُهَا إِلَّا جِبْرَئِيلُ ، وَمِيكَائِيلُ يَأْتِينَا بِالرَّحْمَةِ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : وَيْحَكَ! أَجَهِلْتَ أَمْرَ اللّٰهِ؟ وَمَا ذَنْبُ جِبْرَئِيلَ إِلَّا أَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ فِيمَا يُرِيدُهُ بِكُمْ؟!

أَرَأَيْتُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ؟ هَلْ هُوَ عَدُوُّكُمْ وَقَدْ وَكَّلَهُ اللّٰهُ بِقَبْضِ أَرْوَاحِ الْخَلْقِ؟

أَرَأَيْتُمُ الْآبَاءَ وَالْأُمَّهَاتِ؟! إِذَا أَوْجَرُوا الْأَوْلَادَ الدَّوَاءَ الْكَرِيهَ، لِمَصَالِحِهِمْ؟

أَيَجِبُ أَنْ يَتَّخِذَهُمْ أَوْلَادُهُمْ أَعْدَاءً مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ؟! لَا

وَلٰكِنَّكُمْ بِاللّٰهِ جَاهِلُونَ وَعَنْ حُكْمِهٖ غَافِلُوْنَ.

أَشْهَدُ اَنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ بِأَمْرِ اللّٰهِ عَامِلَانِ وَلَهٗ مُطِيعَانِ وَ اَنَّهٗ لَا يُعَادِي أَحَدَهُمَا إِلَّا مَنْ عَادَى الْآخَرَ وَأَنَّ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّ أَحَدَهُمَا وَيُبْغِضُ الآخَرَ فَقَدْ كَفَرَ وَكَذَبَ. وَكَذٰلِكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ علیہ السلام أَخَوَانِ كَمَا أَنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَخَوانِ. فَمَنْ أَحَبَّهُمَا فَهُوَ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ.

وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَهُوَ مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ، وَمَنْ أَبْغَضَ أَحَدَهُمَا وَزَعَمَ أَنَّهٗ يُحِبُّ الآخَرَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُمَا مِنْهُ بَرِيئَانِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَمَلَائِكَتُهٗ وَخِيَارُ خَلْقِهٖ مِنْهُ بُرَاءٌ.

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے کہا ہے کہ عبداللہ ابن صوریا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ یہ ایک یہودی غلام تھا جو کہ یک چشم یعنی کانا تھا اور یہودی اس کے متعلق یہ گمان رکھتے تھے کہ علومِ انبیاءؑ اور کتاب اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اس نے رسول اللہؐ سے بہت سے مشکل سوالات کیے اور حضور اکرمؐ نے ان کا ایسا جواب دیا کہ ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کر سکا۔

اس نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ کے پاس اللہ سے وحی لے کر کون آتا ہے؟

حضورؐ نے جواب دیا: جبرئیلؑ۔

اس نے کہا: اگر جبرئیلؑ کے علاوہ ملائکہ میں سے کوئی دوسرا فرشتہ آپؐ پر وحی لے کر نازل ہوتا تو میں ضرور آپؐ پر ایمان لاتا۔ پس اگر جبرئیلؑ کے علاوہ کوئی اور میکائیلؑ وحی لے کر آتا تو میں آپؐ پر ایمان لاتا۔

حضورؐ نے پوچھا: تم جبرئیلؑ کو اپنا دشمن کیوں سمجھتے ہو؟

ابنِ صوریا کہنے لگا: کیونکہ یہی جبرئیلؑ ہی تھا جو بنی اسرائیل پر سختیاں اور مصیبتیں نازل کرتا رہا۔ اسی نے بخت نصر کو دانیال سے بچایا یہاں تک کہ بخت نصر کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے بنی اسرائیل کو ہلاک کیا اور اسی طرح جب بھی بنی اسرائیل پر کوئی سختی یا مصیبت نازل ہوئی تو جبرئیلؑ ہی کے ذریعے جبکہ میکائیلؑ ہمارے پاس رحمت لے کر آیا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: تجھ پر افسوس، تو خدا کے حکم سے جاہل ہے۔ اس میں جبرئیلؑ کا کیا جرم ہے۔ اس نے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور وہی کیا جو خدا تمہارے بارے میں چاہتا تھا۔

ملک الموت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اللہ نے اس کو مخلوق کی ارواح قبض کرنے پر مامور فرمایا تو کیا اسے اپنا دشمن سمجھتے ہو؟

تمہارا ان ماں باپ کے متعلق کیا خیال ہے جو حصولِ صحت کے لیے اپنے بچوں کو کڑوی دوائیں کھلاتے ہیں تو کیا اولاد اپنے والدین کو دشمن سمجھیں۔

نہیں بلکہ تم خدا سے جاہل اور اس کے حکم سے غافل ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ دونوں اللہ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں اور اس کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ جو بھی ان میں سے کسی ایک کو دشمن رکھے گا وہ دوسرے کو بھی دشمن رکھے گا اور جس کا یہ گمان ہو کہ وہ ان میں سے ایک سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے سے بغض و نفرت تو وہ شخص کافر ہے اور جھوٹا ہے۔

اور جس طرح جناب جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آپس میں بھائی بھائی ہیں اسی طرح میں اور علیؑ بھی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جو ہم دونوں سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہوگا اور جو ہم دونوں سے بغض رکھے گا وہ اللہ کا دشمن ہوگا اور جو ہم میں سے

کسی ایک سے محبت کا دعویٰ کرے اور دوسرے سے بغض رکھے وہ جھوٹا ہے۔ ہم دونوں اس سے بری ہیں اور اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور نیک لوگ بھی اس سے بری و بیزار ہیں۔ (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۵۱۲، عن اکمال الدین)

تخلیق کائنات سے قبل آپؐ کہاں تھے؟

عَنِ الشَّيْخِ الْمُفِيْدِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُوذَرٍ وَسَلْمَانُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَقَبَّلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ أَبُوذَرٍ فَانْكَبَّ عَلَيْهِمَا وَقَبَّلَ أَيْدِيَهِمَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَعَدَ مَعَنَا.

فَقُلْنَا لَهُ سِرًّا: يَا أَبَاذَرٍ! أَنْتَ رَجُلٌ شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُومُ إِلَى صَبِيَّيْنِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَتَنْكَبُّ عَلَيْهِمَا وَتُقَبِّلُ أَيْدِيَهُمَا؟!

فَقَالَ: نَعَمْ، لَوْ سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُ فِيْهِمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَفَعَلْتُمْ أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلْتُ.

فَقُلْنَا وَمَاذَا سَمِعْتُ فِيْهِمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ؟ يَا أَبَاذَرٍ!

قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ ﷺ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَلَهُمَا: يَا عَلِيُّ! وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ وَصَلَّى حَتّٰى يَصِيْرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي، إِذًا مَا تَنْفَعُهُ صَلَاتُهُ وَلَا صَوْمُهُ إِلَّا بِحُبِّكَ.

يَا عَلِيُّ! مَنْ تَوَسَّلَ إِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ فَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ، أَنْ لَا يَرُدَّهُ.

يَا عَلِيُّ! مَنْ أَحَبَّكُمْ وَتَمَسَّكَ بِكُمْ فَقَدْ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى.

قَالَ: ثُمَّ قَامَ أَبُوذَرٍّ وَخَرَجَ وَتَقَدَّمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبَرَنَا أَبُوذَرٍّ عَنْكَ بِكَيْتَ وَكَيْتَ؟!

فَقَالَ ﷺ : صَدَقَ أَبُوذَرٍّ. وَاللّٰهِ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلٰى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : خَلَقَنِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأَهْلَ بَيْتِيْ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِسَبْعَةِ آلَافِ عَامٍ، ثُمَّ نَقَلَنَا مِنْ صُلْبِهِ إِلٰى أَصْلَابِ الطَّاهِرِيْنَ وَ إِلٰى أَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ كُنْتُمْ؟ وَعَلٰى أَيِّ مِثَالٍ كُنْتُمْ؟

قَالَ ﷺ : كُنَّا أَشْبَاحاً مِنْ نُورٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، نُسَبِّحُ اللّٰهَ وَنُقَدِّسُهُ وَنُمَجِّدُهُ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : لَمَّا عُرِجَ إِلَى السَّمَاءِ وَبَلَغْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، وَدَّعَنِي جَبْرَئِيلُ.

قُلْتُ: يَا جَبْرَئِيلُ! حَبِيبِي! أَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تُفَارِقُنِي؟!

فَقَالَ: إِنِّي لَا أَجُوزُهُ فَتَحْتَرِقُ أَجْنِحَتِي.

ثُمَّ زُخَّ بِي فِي النُّورِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَجَعَلْتُكَ نَبِيًّا، ثُمَّ اطَّلَعْتُ اطِّلَاعَةً فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيًّا وَجَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ، وَ وَارِثَ عِلْمِكَ وَالْإِمَامَ بَعْدَكَ وَأُخْرِجُ مِنْ أَصْلَابِكُمَا الذُّرِّيَّةَ الطَّاهِرَةَ وَالْأَئِمَّةَ

الْمَعْصُومِيْنَ، خُزَّانَ عِلْمِي. فَلَوْلَاكُمْ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. يَامُحَمَّدُ! أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ؟

قُلْتُ: نَعَمْ يَارَبِّ!

فَنُودِيتُ: يَامُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ. فَإِذَا أَنَا بِأَنْوَارِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحُجَّةِ، يَتَلَأْلَأُ مِنْ بَيْنِهِمْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا.

قَالَ: يَامُحَمَّدُ! هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِكَ، الْمُطَهَّرُوْنَ مِنْ صُلْبِكَ: وَهٰذَا، الْحُجَّةُ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيَشْفِي صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ.

قُلْنَا: بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! لَقَدْ قُلْتَ عَجَبًا!

فَقَالَ ﷺ: وَأَعْجَبُ مِنْ هٰذَا، قَوْمٌ يَسْمَعُوْنَ هٰذَا الْكَلَامَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ إِلَىٰ أَعْقَابِهِمْ بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمُ اللّٰهُ! وَيُؤْذُوْنَنِي فِيهِمْ! مَا لَهُمْ؟! لَا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي!

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابوذرؓ، سلمانؓ، زید بن ثابت اور زید بن ارقم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک جناب حسن اور جناب حسین علیہما السلام تشریف لائے۔ حضرت محمد مصطفیؐ نے اپنے دونوں نواسوں کو بوسے دیے۔ اسی اثناء میں ابوذرؓ اٹھے اور دونوں شہزادوں کی تعظیم کی اور دونوں کے ہاتھوں

کو بوسہ دینے کے بعد دوبارہ ہمارے پاس بیٹھ گئے۔ ہم نے ابوذرؓ سے اس کا راز پوچھا اور کہا: اے ابوذرؓ! آپ اصحابِ رسولؐ میں سے ایک بزرگ صحابی ہیں۔ آپ نے بنی ہاشم کے ان دو بچوں کی تعظیم کیوں کی۔ ان کو بوسے کیوں دیئے؟

جنابِ ابوذرؓ نے جواب دیا: جو کچھ میں نے رسولؐ خدا سے ان بچوں کے متعلق سنا ہے اگر تم سن لیتے تو اس سے بھی زیادہ احترام کرتے جو میں نے کیا ہے۔

ہم نے پوچھا: اے ابوذرؓ! بھلا آپ نے رسولؐ خدا سے ان کے متعلق کیا سنا ہے؟

ابوذرؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ رسولؐ اللہ نے خود علیؑ سے، علیؑ اور ان کے دو شہزادوں کے متعلق فرمایا: یا علیؑ! بخدا! اگر کوئی شخص اتنے روزے رکھے اور نمازیں پڑھے کہ نحیف و لاغر ہو جائے جب تک تجھ سے محبت نہیں رکھے گا اس کی نمازیں اور روزے اسے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔

اے علیؑ! جو شخص تیری محبت کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ قرار دے کر دعا مانگے تو اللہ پر لطفاً واجب ہے کہ اس کی دعا کو رد نہ کرے۔

اے علیؑ! جو تجھ سے محبت رکھے اور تیرے ساتھ تمسک رکھے گویا اس نے مضبوط رسی سے تمسک کیا ہے۔

راوی کہتا ہے: یہ کہہ کر ابوذرؓ اٹھے اور وہاں سے چلے گئے۔ ہم سب جنابِ رسولؐ خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! ابوذرؓ آپ کے بارے میں فلاں فلاں بات کرتا ہے۔

جنابِ رسولؐ خدا نے جواب دیا: ابوذرؓ نے سچ کہا۔ مجھے اللہ کی قسم ہے آسمان نے اُس پر سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے اپنے اُوپر کسی کا بوجھ اُٹھایا ہے جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو۔

پھر فرمایا: تحقیقِ آدمؑ سے سات ہزار سال قبل اللہ نے مجھے اور میری اہلِ بیتؑ کو ایک نور سے خلق فرمایا۔ پھر ہمیں پاک صلبوں اور پاک رحموں میں نقل فرماتا رہا۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ کہاں تھے اور آپ کی مثال کیسی ہے؟

رسول اکرمؐ نے جواب دیا: ہم عرش کے نیچے ایک نور کی شکل میں تھے اور اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔

پھر فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی طرف بلند کیا گیا اور میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا اور جبرئیلؑ مجھ سے جدا ہوئے تو میں نے جبرئیلؑ سے کہا: اے جبرئیلؑ! اے میرے دوست! کیا تو مجھ سے جدا ہونا چاہتا ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: آگے جانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ اگر آگے بڑھا تو میرے پَر جل جائیں گے۔

اور پھر جہاں خدا چاہتا تھا مجھے ایک نور کی سواری میں بٹھا کر تیر کی مانند تیزی سے اُوپر لے گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اللہ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: اے محمدؐ! جب میں نے زمین پر نگاہ کی تو تجھے منتخب کیا اور تجھے نبی قرار دیا۔ پھر میں نے نگاہ کی اور علیؑ کو چنا اور اُسے تیرا وصی قرار دیا اور تیرے علم کا وارث اور تیرے بعد امام قرار دیا اور پھر تم دونوں کے صلبوں میں سے پاک ذریت اور آئمہ معصومینؑ پیدا کیے۔ جو میرے علم کے خزانے ہیں۔ اگر تم کو خلق نہ کرتا تو دنیا و آخرت کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت و جہنم کو پیدا کرتا۔ اے محمدؐ! کیا تم ان کو دیکھنا پسند کرتے ہو؟

میں نے کہا: ہاں میرے پروردگار۔

تو مجھے ندا دی گئی: اے محمدؐ! اپنا سر بلند کرو۔ جب میں نے اُوپر دیکھا تو مجھے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ ابن الحسینؑ، محمدؑ ابن علیؑ، جعفرؑ ابن محمدؑ، موسیٰؑ ابن جعفرؑ، علیؑ ابن موسیٰؑ، محمدؑ ابن علیؑ، علیؑ ابن محمدؑ، حسنؑ ابن علیؑ اور محمدؑ ابن الحسنؑ کے انوار اس طرح نظر

آئے گویا چمکتے ہوئے ستارے۔

میں نے سوال کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟

خداوند قدوس نے جواب دیا: اے محمدؐ! یہ تیرے بعد تیری اُمت کے امامؑ ہیں اور تیری پاک صلب سے میں ان کو پاک و پاکیزہ پیدا کروں گا اور یہ (محمدؑ ابن حسن المہدیؑ) حجت ہے اور میں اس کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا۔ اور مومنین کے دلوں کو اس کے ذریعے شفا بخشوں گا۔

انس بن مالک اور دوسرے اصحاب نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ پر ہمارے ماں باپ قربان یہ تو عجیب بات ہے؟

رسولؐ اللہ نے جواب دیا: اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اللہ کی جانب سے ہدایت حاصل ہونے کے باوجود لوگ یہ کلام سنیں گے اور اُلٹے قدموں واپس پلٹ جائیں گے اور مجھے اذیت دیں گے تو ان کی کیا حالت ہوگی۔ ہرگز ان کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۰۱-۳۰۳، ح ۱۴۳، عن ارشاد القلوب)

خلقِ آدمؑ سے قبل آپؐ کہاں اور کس طرح تھے؟

إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُنْذِرٍ الشراكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَسْلَمَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنِي وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الدُّنْيَا بِسَبْعَةِ آلَافِ عَامٍ.

قُلْتُ: فَأَيْنَ كُنْتُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ!

قَالَ ﷺ : قُدَّامَ الْعَرْشِ ، نُسَبِّحُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ

وَنُقَدِّسُهُ وَنُمَجِّدُهُ.

قُلْتُ: عَلٰى أَيِّ مِثَالٍ؟

قَالَ ﷺ: أَشْبَاحُ نُورٍ، حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ صُوَرَنَا، صَيَّرَنَا عَمُودَ نُورٍ، ثُمَّ قَذَفَنَا فِي صُلْبِ آدَمَ، ثُمَّ أَخْرَجَنَا إِلٰى أَصْلَابِ الْآبَاءِ وَأَرْحَامِ الْأُمَّهَاتِ، وَلَا يُصِيبُنَا نَجَسُ الشِّرْكِ وَلَا سِفَاحُ الْكُفْرِ، يَسْعَدُ بِنَا قَوْمٌ وَيَشْقٰى بِنَا آخَرُونَ، فَلَمَّا صَيَّرَنَا إِلٰى صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْرَجَ ذٰلِكَ النُّورَ فَشَقَّهُ نِصْفَيْنِ، فَجَعَلَ نِصْفَهُ فِي عَبْدِ اللّٰهِ وَنِصْفَهُ فِي أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ أَخْرَجَ الَّذِي لِي، إِلٰى آمِنَةَ وَالنِّصْفَ إِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، فَأَخْرَجَتْنِي آمِنَةُ وَأَخْرَجَتْ فَاطِمَةُ عَلِيًّا عليه السلام: ثُمَّ أَعَادَ عَزَّوَجَلَّ الْعَمُودَ إِلَيَّ فَخَرَجَتْ مِنِّي فَاطِمَةُ ثُمَّ أَعَادَ عَزَّوَجَلَّ الْعَمُودَ إِلٰى عَلِيٍّ عليه السلام فَخَرَجَ مِنْهُ الْحَسَنُ عليه السلام وَالْحُسَيْنُ عليه السلام. يَعْنِي مِنَ النِّصْفَيْنِ جَمِيعًا. فَمَا كَانَ مِنْ نُورِ عَلِيٍّ عليه السلام فَصَارَ فِي وُلْدِ الْحَسَنِ عليه السلام وَمَا كَانَ مِنْ نُورِي صَارَ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَهُوَ يَنْتَقِلُ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

معاذ بن جبل نے رسولِ خدا ﷺ سے سوال کیا: مولاؐ! خلقتِ آدمؑ سے قبل آپؐ کہاں تھے؟

رسولؐ اللہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ نے مجھے، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) کو دنیا سے ۷ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا۔

معاذ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کہاں تھے؟

رسولؐ نے جواب دیا: عرش کے آگے ہم اللہ کی تسبیح وتحمید وتقدیس میں مشغول تھے۔

میں نے سوال کیا: مولاؐ وضاحت کیجیے؟

رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ نے ایک نور کو وجود بخشا یہاں تک کہ جب اللہ نے ارادہ فرمایا: اس نور کو صورت کی شکل میں تخلیق کرے تو اللہ نے ہمارے نور کو عمودی شکل عطا فرمائی۔ پھر ہمیں صلب آدمؑ میں منتقل فرمایا۔ پھر آباء کے اصلاب اور اُمہات کے ارحام سے ایک دوسرے سے منتقل کرتا رہا اور ہمیں ہر قسم کے شرک اور کفر سے پاک رکھا۔ اللہ نے ایک قوم کو ہمارے ذریعے سعادت بخشی اور دوسری کے لیے ہمیں شفیع قرار دیا۔ جب ہمارا نور صلب عبدالمطلب میں پہنچا تو اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ جناب عبداللہؑ کے صلب میں اور دوسرا حصہ ابوطالبؑ کی صلب میں قرار دیا۔ پھر صلب عبداللہؑ سے رحمِ آمنہؑ کی طرف نور کو پلٹایا اور اس سے مجھے پیدا فرمایا اور صلب ابوطالبؑ سے رحمِ فاطمہ بنت اسدؑ کی طرف نور پلٹایا اور اس سے علیؑ کو پیدا فرمایا۔

پھر میرے نور سے فاطمہؑ کو پیدا کیا پھر علیؑ و فاطمہؑ کے نور سے حسنؑ و حسینؑ کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں نوروں کو یکجا کر دیا۔ یعنی علیؑ کے نور سے حسنؑ اور میرے نور سے حسینؑ کو پیدا فرمایا اور پھر قیامت تک کے لیے حسینؑ کے نور سے امامت کا سلسلہ رکھ دیا جو کہ حسینؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۷، ح ۷، عن علل الشرائع)

حضرت محمدؐ اور اُمتِ محمدؐ کی خصوصیات

فِي الْأَمَالِيْ جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: فَسَأَلُوهُ عَنِ الْمَسَائِلِ إِلَى أَنْ قَالَ أَعْلَمُهُمْ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ

سَبْعِ خِصَالٍ، أَعْطَاكَ اللّٰهُ مِنْ بَيْنِ النَّبِيِّيْنَ وَأَعْطٰى أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ؟

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَعْطَانِيَ اللّٰهُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالْأَذَانَ وَالْجَمَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ - إِلٰى أَنْ قَالَ: وَأَمَّا الْأَذَانُ فَإِنَّهُ يُحْشَرُ الْمُؤَذِّنُوْنَ مِنْ أُمَّتِيْ، مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ!

امالی میں روایت ہے کہ رسولؐ خدا کے پاس یہودیوں کا ایک گروہ آیا اور انھوں نے بہت سے سوالات کیے۔ اُن میں سے جو سب سے زیادہ عالم تھا اس نے سوال کیا: نبیوں میں سے جو اللہ نے تجھے سات خصوصیات عطا کی ہیں اور اُمتوں میں سے جو تیری اُمت کو خصوصیات دی گئی ہیں وہ بیان کیجیے؟

رسولؐ خدا نے جواب دیا: اللہ نے مجھے فاتحۃ الکتاب عطا کی اور اذان اور مسجد میں جماعت کا حکم عطا کیا۔ پھر فرمایا: جہاں تک اذان کا تعلق ہے تو میری اُمت کا مؤذن بروزِ قیامت نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ محشور ہوگا۔

(بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۱۱۵، ح ۱۰، عن الخصال للصدوق)

کیا بیٹا باپ سے پہلے تھا؟

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَفَعَهُ إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَأَلَ ابْنُ مِهْرَانَ، عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ".

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِهِ وَقَالَ ﷺ مَرْحَبًا بِمَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ

قَبْلَ آدَمَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفِ عَامٍ.
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَانَ الْإِبْنُ قَبْلَ الْأَبِ؟!
قَالَ ﷺ: نَعَمْ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَخَلَقَ عَلِيًّا عليه السلام قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِهٰذِهِ الْمُدَّةِ، خَلَقَ نُوراً، فَقَسَمَهُ نِصْفَيْنِ، فَخَلَقَنِي مِنْ نِصْفِهِ وَخَلَقَ عَلِيًّا عليه السلام مِنَ النِّصْفِ الْآخَرِ، قَبْلَ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا.
ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ فَكَانَتْ مُظْلِمَةً فَنَوَّرَهَا مِنْ نُورِي وَنُورِ عَلِيٍّ عليه السلام، ثُمَّ جَعَلَنَا عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ، فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ وَهَلَّلْنَا فَهَلَّلَتِ الْمَلَائِكَةُ وَكَبَّرْنَا فَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَعْلِيمِي وَتَعْلِيمِ عَلِيٍّ عليه السلام وَكَانَ ذٰلِكَ فِي عِلْمِ اللهِ السَّابِقِ، أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ مُحِبٌّ لِي وَلِعَلِيٍّ عليه السلام وَلَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مُبْغِضٌ لِي وَلِعَلِيٍّ عليه السلام.
أَلَا وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ مَلَائِكَةً، بِأَيْدِيهِمْ أَبَارِيقُ اللُّجَيْنِ، مَمْلُوَّةٌ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ مِنَ الْفِرْدَوْسِ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَّا وَهُوَ طَاهِرُ الْوَالِدَيْنِ، تَقِيٌّ نَقِيٌّ مُؤْمِنٌ بِاللهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُهُمْ أَنْ يُوَاقِعَ أَهْلَهُ، جَاءَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ بِأَيْدِيهِمْ أَبَارِيقُ مَاءِ الْجَنَّةِ، فَيَطْرَحُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِي الْآنِيَةِ الَّتِي يَشْرَبُ مِنْهَا، فَيَشْرَبُهُ، فَبِذٰلِكَ الْمَاءِ يَنْبُتُ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْبُتُ الزَّرْعُ، فَهُمْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِمْ وَمِنْ نَبِيِّهِمْ

وَمِنْ وَصِيِّهٖ، عَلِيٍّ عليه السلام وَمِنِ ابْنَتِي الزَّهْرَاءِ، ثُمَّ الْحَسَنِ
ثُمَّ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ.
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ هُمُ الْاَئِمَّةُ؟
قَالَ صلى الله عليه وآله : اَحَدَ عَشَرَ مِنِّي وَأَبُوهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مَحَبَّةَ
عَلِيٍّ عليه السلام وَالْاِيمَانَ بِهٖ سَبَبَيْنِ - يَعْنِي سَبَبًا لِدُخُولِ
الْجَنَّةِ، وَسَبَبًا لِلنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ.

ابنِ مہران نے جناب عبداللہ ابن عباسؓ سے قرآنِ مجید کی سورۃ الصافات کی ان دو آیات کی تفسیر کے متعلق پوچھا: وَ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ، وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ (آیہ ۱۶۵، ۱۶۶) (بے شک ہم ہی صفیں قائم کرنے والے ہیں اور بے شک ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں)۔

جنابِ عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم ایک مرتبہ رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک علی ابنؑ ابی طالب تشریف لائے۔ جب نبیؐ کی نظر علیؑ پر پڑی تو چہرۂ اقدس پر مسکراہٹ آئی اور فرمایا: ”مرحبا اس شخص کے لیے جسے اللہ نے آدمؑ سے ۴۰ ہزار سال قبل پیدا کیا“۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کیا بیٹا باپ سے پہلے پیدا ہوا؟

رسولؐ نے جواب دیا: ہاں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو آدمؑ سے چالیس ہزار سال پہلے خلق فرمایا۔ اس نے نور کو خلق فرمایا۔ پھر اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصّے سے مجھے اور ایک حصّے سے علیؑ کو خلق فرمایا ہر چیز سے پہلے۔ پھر دوسری اشیاء کو پیدا فرمایا۔ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللہ نے میرے اور علیؑ کے نور سے ہر چیز کو منور کیا اور ہمیں عرش کے دائیں طرف قرار دیا۔ پھر ملائکہ کو خلق فرمایا۔ ہم نے تسبیح کی تو

ملائکہ نے سن کر تسبیح کی۔ ہم نے تہلیل کی تو ملائکہ نے تہلیل کی۔ ہم نے اللہ کی کبرائی بیان کی تو ملائکہ نے تکبیر کی۔ پس اسی طرح ملائکہ نے علیؑ اور مجھ سے سیکھا اور اللہ کا علم سابق ہے، اللہ میرے اور علیؑ کے محبّ کو جہنّم میں داخل نہیں کرے گا اور میرے اور علیؑ کے دشمن کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔

آگاہ رہو! یقیناً اللہ نے ملائکہ کو پیدا فرمایا۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے طشت ہیں جو کہ آبِ حیات جو فردوس کا پانی ہے، سے پُر ہیں۔ پس جو بھی علیؑ کا شیعہ ہوگا اس کے والدین طاہر، تقی، نقی اور اللہ پر ایمان رکھنے والے ہوں گے۔ جب اللہ ان کو اولاد عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ملائکہ میں سے ایک فرشتہ جنت کا پانی لے کر آتا ہے اور اس برتن میں ڈال دیتا ہے جس سے وہ مومن پانی پینے کا ارادہ رکھتا ہو۔ جب مومن پانی پیتا ہے تو اس پانی کی برکت سے مومن کے دل میں ایمان نمو ہوتا ہے جس طرح کہ زراعت نمو ہوتی ہے اور وہ اپنے رب، نبی اور وصی علیؑ کی طرف سے دلیل رکھتا ہے۔ اسی طرح جنابِ زہراؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں سے آئمہ پر ایمان رکھتا ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! وہ آئمہ کون ہیں؟

رسولِ کریمؐ نے جواب دیا: گیارہ مجھ سے ہیں اور ان کا باپ علیؑ ہیں۔

پھر فرمایا: الحمدللہ! کہ جس نے علیؑ کی محبت اور اس پر ایمان کو دو اسباب پر قرار دیا، یعنی ایک سبب جنت میں داخل ہونے کا اور دوسرا سبب ہے جہنّم سے نجات کا۔

(بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۸۸-۸۹، ح ۳۳، عن کنزالفوائد)

maablib.org

(باب چہارم)

پیغمبرؐ کے جانشین اور وصی کے متعلق سوالات

maablib.org

سلمانؓ نے سوال کیا: اوصیاء النبیؐ بیان کیجیے؟

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام :

(وَأَيْضًا) قَالَ هَارُونُ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنَ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ هشيم بْنِ بَشِيرٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام،

وَ (هٰكَذَا) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْجِعَابِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى

(عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام)

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، مِنْهُمْ سَلْمَانُ وَأَبُوذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيًّا

وَسِبطَيْنِ، فَمَنْ وَصِيُّكَ وَسِبطَاكَ؟

فَأَطْرَقَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ﷺ : يَا سَلْمَانُ! إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ أَرْبَعَةَ آلافِ نَبِيٍّ وَكَانَ لَهُمْ أَرْبَعَةُ آلافِ وَصِيٍّ وَثَمَانِيَةُ آلافِ سِبطٍ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ ، لَأَنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ وَصِيِّيَ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَسِبطَايَ خَيْرُ الْأَسْبَاطِ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : يَا سَلْمَانُ! أَتَعْرِفُ مَنْ كَانَ وَصِيُّ آدَمَ؟

فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

فَقَالَ ﷺ : إِنِّيْ أُعَرِّفُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَأَنْتَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ.

إِنَّ آدَمَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهٖ شَيْثٍ،

وَأَوْصَى ابْنُهُ شَيْثٌ إِلَى ابْنِهٖ شَبَانَ،

وَأَوْصَى شَبَانُ إِلَى ابْنِهٖ مخلث،

وَأَوْصَى مخلث إِلٰى محوق،

وَأَوْصَى محوق إِلٰى غِثْمِيْثَ،

وَأَوْصَى غِثْمِيْثُ إِلٰى أُخْنُوخَ وَهُوَ إِدْرِيْسُ النَّبِيُّ ،

وَأَوْصَى إِدْرِيْسُ إِلٰى نَاخُورَا، وَأَوْصَى نَاخُورَا إِلٰى نُوحٍ،

وَأَوْصَى نُوحٌ إِلَى ابْنِهٖ سَامٍ، وَأَوْصَى سَامٌ إِلٰى عثَامر،

وَأَوْصَى عثَامر إِلٰى برعشَاثا، وَأَوْصَى برعشَاثا إِلٰى يافث،

وَأَوْصَى يافث إِلٰى بَرَّةَ،

وَأَوْصَى بَرَّةُ إِلٰى حفسية،

وَأَوْصٰی حضسیةُ إِلٰی عِمْرَانَ،
وَأَوْصٰی عِمرانُ إِلٰی إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ،
وَأَوْصٰی إِبْرَاهِيْمُ إِلٰی ابْنِهٖ إِسْمَاعِيلَ،
وَأَوْصٰی إِسْحَاقُ إِلٰی يَعْقُوبَ،
وَأَوْصٰی يَعْقُوبُ إِلٰی يُوسُفَ،
وَأَوْصٰی يُوسُفُ إِلٰی بَرْثِيَا؟
وَأَوْصٰی بَرْثِيَا إِلٰی شُعَيْبٍ،
وَأَوْصٰی شُعَيْبٌ إِلٰی مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ،
وَأَوْصٰی مُوسٰی إِلٰی يُوشَعَ بْنِ نُونَ،
وَأَوْصٰی يُوشَعُ بْنُ نُونَ إِلٰی دَاوُدَ،
وَأَوْصٰی دَاوُدُ إِلٰی سُلَيمَانَ،
وَأَوْصٰی سُلَيْمَانُ إِلٰی آصِفِ بْنِ بَرْخِيَا،
وَأَوْصٰی آصِفُ إِلٰی زَكَرِيَّا،
وَأَوْصٰی زَكَرِيَّا إِلٰی عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ،
وَأَوْصٰی عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلٰی شَمْعُونَ بْنِ حَمُّونَ الصَّفَا،
وَأَوْصٰی شَمْعُونُ إِلٰی يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا،
وَأَوْصٰی يَحْيٰی إِلٰی مُنْذِرٍ،
وَأَوْصٰی مُنْذِرٌ إِلٰی سَلَمَةَ، وَأَوْصٰی سَلَمَةُ إِلٰی بَرْدَةَ،
وَأَوْصٰی إِلَيَّ بَرْدَةُ، وَأَنَا أَدْفَعُهَا إِلٰی عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.
فَقَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَهَلْ بَيْنَهُمْ أَنْبِيَاءُ
وَأَوْصِيَاءُ أُخَرُ؟

قَالَ: نَعَمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى. ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا أَدْفَعُهَا إِلَيْكَ يَاعَلِيُّ! وَأَنْتَ تَدْفَعُهَا إِلٰى إِبْنِكَ الْحَسَنِ، وَالْحَسَنُ يَدْفَعُهَا إِلٰى أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، وَالْحُسَيْنُ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدٌ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ جَعْفَرٍ، وَجَعْفَرٌ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ مُوسٰى، وَمُوسٰى يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدٌ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهٖ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ،

وَالْحَسَنُ يَدْفَعُهَا إِلٰى ابْنِهِ الْقَائِمِ.

ثُمَّ يَغِيبُ عَنْهُمْ إِمَامُهُمْ ، مَاشَاءَ اللّٰهُ وَتَكُونُ لَهٗ غَيْبَتَانِ، إِحْدَاهُمَا أَطْوَلُ مِنَ الْأُخْرىٰ.

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَافِعاً صَوْتَهٗ: اَلْحَذَرَ الْحَذَرَ إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ مِنْ وُلْدِي.

قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْغَيْبَةِ حَالُهٗ؟

قَالَ ﷺ : يَصْبِرُ حَتّٰى يَأْذَنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْخُرُوجِ ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ ، مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: كَرْعَةُ، عَلٰى رَأْسِهٖ عِمَامَةٌ مُتَدَرِّعٌ بِدِرْعِي، مُتَقَلِّدٌ بِسَيْفِي ذِي الْفِقَارِ، وَمُنَادٍ يُنَادِي: "هٰذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيفَةُ اللّٰهِ، فَاتَّبِعُوهُ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً

وَجَوْراً". وَذٰلِكَ عِنْدَمَا تَصِيرُ الدُّنْيَا هَرجاً وَمَرجاً وَيُغَارُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ، فَلَا الْكَبِيرُ يَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَلَا الْقَوِيُّ يَرْحَمُ الضَّعِيفَ ، فَحِينَئِذٍ يَأْذَنُ اللّٰهُ بِالْخُرُوْجِ.

جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور رسولِ کریمؐ اُمِ سلمہؓ کے گھر میں بیٹھے تھے کہ چند اصحابِ رسولؐ وہاں پر آئے جن میں سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ موجود تھے۔ سلمانؓ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! ہر نبیؑ کے لیے وصی اور نواسے ہوتے ہیں آپؐ کے وصی اور نواسے کون ہیں؟

ایک لمحہ تک رسولؐ خاموش رہے، پھر فرمایا: یا سلمانؓ! بے شک اللہ تعالیٰ نے چار ہزار نبیؑ مبعوث کیے اور ان کے لیے چار ہزار وصی تھے اور آٹھ ہزار نواسے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ انبیاءؑ سے میں بہتر ہوں اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور میرے نواسے تمام نواسوں سے بہتر ہیں۔

پھر فرمایا: اے سلمانؓ! کیا تو آدمؑ کے وصی کو جانتا ہے؟

سلمانؓ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

جنابؐ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں اے ابوعبداللہ اور تو میری اہل بیتؑ میں سے ہے۔ یقیناً آدمؑ کا بیٹا شیثؑ اس کا وصی ہے اور شیثؑ کا بیٹا شبان اس کا وصی ہے۔ اور شبان کا بیٹا مخلث اس کا وصی ہے اور مخلث کا وصی محوق ہے۔ اور محوق کا وصی غثمیشا ہے اور غثمیشا کا وصی اُخنوخ تھا اور ادریس نبی تھا۔ اور ادریس کا وصی ناخورا تھا اور ناخورا کا وصی نوحؑ تھا۔ اور نوحؑ کا وصی اس کا بیٹا سام تھا اور سام کا وصی عثامر تھا اور عثامر کا وصی برعشاثا تھا اور برعشاثا کا وصی یافث تھا اور یافث کا وصی برہ تھا اور برہ کا وصی حفسیہ تھا اور حفسیہ کا وصی عمران تھا اور عمران کا وصی ابراہیم خلیل اللہ تھا اور ابراہیمؑ کا وصی اس کا بیٹا اسماعیل تھا اور اسماعیل کا وصی اسحاق تھا۔ اسحاق کا وصی یعقوب تھا

یعقوب کا وصی یوسف تھا۔ یوسف کا وصی موسیٰ بن عمران تھا۔ موسیٰ کا وصی یوشع بن نون تھا۔ یوشع بن نون کا وصی داؤد تھا۔ داؤد کا وصی سلیمان تھا۔ سلیمان کا وصی آصف برخیا تھا۔ آصف کا وصی زکریا تھا۔ زکریا کا وصی عیسیٰ ابن مریم تھا اور عیسیٰ کا وصی شمعون بن حمون الصفا تھا۔ شمعون کا وصی یحییٰ بن زکریا تھا۔ یحییٰ کا وصی منذر تھا۔ منذر کا وصی سلمہ تھا۔ سلمہ کا وصی بردہ تھا اور بردہ نے وصایت کو میری طرف منتقل فرمایا اور میرا وصی علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

جناب علیؑ نے آنحضرتؐ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! کیا ان کے درمیان دوسرے انبیاءؑ اور اوصیاءؑ بھی ہیں؟

رسولؐ نے جواب دیا: ہاں بہت زیادہ جن کو میں نے شمار نہیں کیا۔ پھر فرمایا میرے بعد اے علیؑ! تو میرا وصی ہوگا اور تیرے بعد تیرا بیٹا حسنؑ وصی ہوگا اور حسنؑ کا وصی حسینؑ ہوگا اور حسینؑ کا وصی اس کا بیٹا علیؑ ہوگا اور علیؑ کا بیٹا محمدؑ اس کا وصی ہوگا اور محمدؑ کا بیٹا جعفرؑ اس کا وصی ہوگا اور جعفرؑ کا بیٹا موسیٰؑ اس کا وصی ہوگا اور موسیٰؑ کا بیٹا علیؑ اس کا وصی ہوگا اور علیؑ کا بیٹا محمدؑ اس کا وصی ہوگا اور محمدؑ کا بیٹا علیؑ اس کا وصی ہوگا اور علیؑ کا بیٹا حسنؑ اس کا وصی ہوگا اور حسنؑ کا بیٹا قائمؑ اس کا وصی ہوگا۔ اور پھر ان کا امامؑ ان سے غائب ہو جائے گا جتنے تک خدا چاہے گا اور اس کی دو غیبتیں ہوں گی جن میں سے ایک دوسری سے طویل ہوگی۔

پھر رسولؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: ڈرو ڈرو میرے ساتویں کے بیٹے پانچویں یعنی امام مہدیؑ سے۔

جناب علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! اس کی غیبت کا حال بیان کیجیے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: صبر کرو یہاں تک کہ خدا اس کو خروج کا حکم دے اور وہ یمن کے گاؤں (کرعہ) سے خروج کرے گا۔ اس کے سر پر میرا عمامہ ہوگا اور میری

زرہ کو حمائل کیے ہوئے ہوگا اور اس کے ہاتھ میں میری تلوار ہوگی اور منادی ایک ندا دے گا: "یہی مہدیؑ ہے جو خلیفۃ اللہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی اور اس وقت دنیا کی یہ حالت ہوگی کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیں گے اور آپس میں جنگ وجدال اور فساد کر رہے ہوں گے۔ بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور نہ طاقتور کمزور پر رحم کرے گا۔ پس اس وقت اللہ اس کو خروج کی اجازت دے گا۔ (بحار الانوار، ج۳۶،ص۳۳۳-۳۳۵، ح۱۹۵، عن کفایۃ الاثر)

ابوہریرہ نے سوال کیا: ہر نبیؐ کے لیے وصی اور نواسے ہیں، آپؐ کا وصی اور نواسے کون ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيّ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ الْخُزَاعِيّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَرَجِ الرِّيَاحِيّ ، عَنْ شرحبيل بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمعبرِيّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ وَصِيًّا وَسِبْطَيْنِ ، فَمَنْ وَصِيُّكَ وَسِبْطَاكَ؟

فَسَكَتَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ الْجَوَابَ ، فَانْصَرَفْتُ حَزِينًا.

فَلَمَّا حَانَ الظُّهْرُ قَالَ ﷺ: اُدْنُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!

فَجَعَلْتُ أَدْنُو وَأَقُولُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ أَرْبَعَةَ آلَافِ نَبِيٍّ وَكَانَ لَهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافِ وَصِيٍّ وَثَمَانِيَةُ آلَافِ سِبْطٍ ، فَوَالَّذِي

نَفْسِی بِیَدِهٖ لَاَنَا خَیْرُ النَّبِیِّیْنَ وَوَصِیِّی خَیْرُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِنَّ سِبْطَیَّ خَیْرُ الْاَسْبَاطِ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : سِبْطَایَ خَیْرُ الْاَسْبَاطِ، اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَ اِنَّ الْاَسْبَاطَ كَانُوا مِنْ وُلْدِ یَعْقُوبَ وَكَانُوا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، وَ اِنَّ الْاَئِمَّةَ بَعْدِی اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ ، عَلِیٌّ اَوَّلُهُمْ وَاَوْسَطُهُمْ مُحَمَّدٌ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مَهْدِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّذِیْ یُصَلِّی عِیْسٰی خَلْفَهٗ.

اَلَا اِنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِمْ بَعْدِی فَقَدْ تَمَسَّكَ بِحَبْلِ اللّٰهِ وَمَنْ تَخَلّٰی مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰی مِنْ حَبْلِ اللّٰهِ!

ابوہریرہ نے رسولِ کریم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہر نبیؑ کے لیے وصی اور نواسے ہوتے ہیں آپ کا وصی اور نواسے کون ہیں؟

رسول اکرمؐ خاموش ہو گئے اور میرے سوال کا جواب نہ دیا۔ پس میں مغموم و محزون ہو کر واپس لوٹ گیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت قریب ہو گیا۔ اس وقت حضورؐ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میرے قریب آؤ۔

میں حضورؐ کے قریب گیا اور کہنے لگا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے چار ہزار نبی مبعوث کیے اور ان کے چار ہزار وصی تھے اور آٹھ ہزار نواسے تھے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ نبیوں میں سے میں بہتر ہوں اور وصیوں میں میرا وصی بہتر ہے اور نواسوں میں میرے سبط (نواسے) بہتر ہیں۔

پھر فرمایا: نواسوں میں سے میرے نواسے بہتر ہیں۔ اس اُمت کے لیے حسنؑ اور حسینؑ میرے نواسے ہیں۔ سابقہ نواسے جناب یعقوبؑ کی اولاد میں سے تھے اور ان کی تعداد بارہ تھی۔ اور میرے بعد بھی میری اہلِ بیتؑ میں سے بارہ امامؑ ہوں گے۔ ان میں سے پہلا علیؑ ہوگا، درمیانی محمدؑ ہوگا اور آخری بھی محمدؑ ہوگا اور وہ اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا۔ جس کی اقتداء میں عیسٰی نبیؑ نماز پڑھیں گے۔

آگاہ رہو! جس نے میرے بعد ان کے ساتھ تمسک رکھا اس نے اللہ کی رسی کے ساتھ تمسک رکھا اور جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا"۔

(بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۱۲، ح ۱۵۷، عن کفایۃ الاثر)

ایک یہودی نے آپؐ کے اوصیاء کے متعلق سوال کیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَدِمَ يَهُودِيٌّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ: نَعْثَلُ ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ!...... فَأَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّكَ مَنْ هُوَ؟ فَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ إِنَّ نَبِيَّنَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ أَوْصٰى إِلٰى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ؟

فَقَالَ ﷺ : نَعَمْ ، إِنَّ وَصِيِّيَ وَالْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَبَعْدَهُ سِبْطَايَ الْحَسَنُ عليه السلام وَالْحُسَيْنُ عليه السلام تَتْلُوهُ تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ أَئِمَّةٌ أَبْرَارٌ.

قَالَ ﷺ : يَامُحَمَّدُ! فَسَمِّهِمْ لِي.

قَالَ: نَعَمْ إِذَا مَضَى الْحُسَيْنُ فَابْنُهُ عَلِيٌّ،

فَإِذَا مَضٰى عَلِيٌّ فَابْنُهُ مُحَمَّدٌ،

فَإِذَا مَضٰى مُحَمَّدٌ فَابْنُهُ جَعْفَرٌ،

فَإِذَا مَضٰى جَعْفَرٌ فَابْنُهُ مُوسٰى،

فَإِذَا مَضٰى مُوسٰى فَابْنُهُ عَلِيٌّ،
فَإِذَا مَضٰى عَلِيٌّ فَابْنُهُ مُحَمَّدٌ،
فَإِذَا مَضٰى مُحَمَّدٌ فَابْنُهُ عَلِيٌّ،
فَإِذَا مَضٰى عَلِيٌّ فَابْنُهُ الْحَسَنُ،
فَإِذَا مَضٰى الْحَسَنُ فَبَعْدَهُ ابْنُهُ الْحُجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَهٰذِهِ اِثْنَا عَشَرَ إِمَامًا عَلٰى عَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

قَالَ : فَأَيْنَ مَكَانُهُمْ فِي الْجَنَّةِ؟

قَالَ ﷺ : مَعِي فِي دَرَجَتِي.

قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّهُمُ الْأَوْصِيَاءُ بَعْدَكَ، وَلَقَدْ وَجَدْتُ هٰذَا فِي الْكُتُبِ الْمُتَقَدِّمَةِ، وَفِيمَا عَهِدَ إِلَيْنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ ؑ: أَنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ الزَّمَانِ، يَخْرُجُ نَبِيٌّ يُقَالُ لَهُ: "أَحْمَدُ" خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ ، يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ أَئِمَّةٌ أَبْرَارٌ عَدَدَ الْأَسْبَاطِ.

فَقَالَ ﷺ : يَا أَبَا عَمَارَةَ! أَتَعْرِفُ الْأَسْبَاطَ؟

قَالَ: نَعَمْ، يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ.

قَالَ ﷺ فَإِنَّ فِيهِمْ لَاوِي بْنَ أَرْحِيا.

قَالَ : أَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَهُوَ الَّذِي غَابَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سِنِينَ ثُمَّ عَادَ فَأَظْهَرَ شَرِيعَتَهُ بَعْدَ انْدِرَاسِهَا وَقَاتَلَ مَعَ قرسطيا الْمَلِكِ حَتّٰى قَتَلَهُ؟

فَقَالَ ﷺ : وَلَدِی یَغِیبُ حَتّٰی لَا یُریٰ، وَیَأْتِی عَلٰی اُمَّتِی زَمَنٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ فَحِینَئِذٍ یَأْذَنُ اللّٰهُ لَهٗ بِالْخُرُوْجِ فَیُظْهِرُ الْاِسْلَامَ وَیُجَدِّدُ الدِّیْنَ.

(ثُمَّ قَالَ ﷺ) : طُوبٰی لِمَنْ اَحَبَّهُمْ وَطُوبٰی لِمَنْ تَمَسَّکَ بِهِمْ وَالْوَیْلُ لِمُبْغِضِیهِمْ. فَانْتَفَضَ نَعْثَلُ وَقَامَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْشَاَ یَقُوْلُ:

صَلَّی الْعَلِیُّ ذُوالْعُلَا　　عَلَیْکَ یَاخَیْرَ الْبَشَرْ
اَنْتَ النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی　　وَالْهَاشِمِیُّ الْمُفْتَخَرْ
بِکَ اهْتَدَیْنَا رُشْدَنَا　　وَفِیْکَ نَرْجُو مَا اَمَرْ
وَمَعْشَرٌ سَمَّیْتَهُمْ　　اَئِمَّةٌ اِثْنَیٰ عَشَرْ
حَبَاهُمُ رَبُّ الْعُلٰی　　ثُمَّ صَفَاهُمْ مِنْ کَدَرْ
قَدْ فَازَ مَنْ وَالَاهُمُ　　وَخَابَ مَنْ عَفَی الْاَثَرْ
آخِرُهُمْ یَشْفِی الظَّمَا　　وَهُوَ الْاِمَامُ الْمُنْتَظَرْ
عِتْرَتُکَ الْاَخْیَارُ لِی　　وَالتَّابِعُونَ مَا اَمَرْ
مَنْ کَانَ عَنْکُمْ مُعْرِضًا　　فَسَوْفَ یُصْلٰی بِسَقَرْ

جناب ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نعثل نامی یہودی حضورؐ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمدؐ! مجھے اپنے وصی کے متعلق خبر دیجیے؟ ہر نبیؑ کے لیے ایک وصی ہوتا ہے اور ہمارے نبی موسیٰ بن عمرانؑ کا وصی یوشع بن نون تھا۔

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں، میرے بعد میرا وصی اور خلیفہ علیؑ ابن ابی

طالبؑ ہوگا اور اس کے بعد میرے نواسے حسنؑ اور حسینؑ ہوں گے اور ان کے بعد حسینؑ کی اولاد میں سے نو امام نیک ہوں گے۔

یہودی نے کہا: مجھے ان کے اسماء بتایئے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں حسینؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ ہوگا اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا جعفرؑ ہوگا اور جعفرؑ کے بعد اس کا بیٹا موسیٰؑ ہوگا۔ اور موسیٰؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ ہوگا اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا اور محمدؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ ہوگا اور علیؑ کے بعد اس کا بیٹا حسنؑ ہوگا اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا مہدیؑ ہوگا۔ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد اور ان کی تعداد بھی بارہ ہوگی۔

یہودی نے سوال کیا: جنت میں ان کا مقام کیا ہوگا؟

حضورؐ نے جواب دیا: میرے ساتھ میرے درجہ میں۔

یہودی کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے بعد اوصیاء ہیں اور میں نے یہی بات سابقہ کتابوں میں پائی ہے اور اسی بات کا ہم سے ہمارے نبی موسیٰ بن عمرانؑ نے عہد لیا تھا کہ جو آخری زمانے میں نبی آئے گا اس کا اسمِ مبارک "احمدؐ" ہوگا۔ خاتم الانبیاءؐ ہوگا اور اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اس کی ذریت میں سے میرے اسباط کی تعداد کے برابر نیک امامؑ ہوں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوعمارہ! کیا تو ان اسباط کو جانتا ہے؟

اس نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسولؐ وہ تعداد میں بارہ تھے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ان میں ایک لاوی بن ارحیا بھی تھا۔

اس نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں اسے جانتا ہوں وہ بنی اسرائیل سے چند سال کے لیے غائب ہوگئے تھے۔ جب واپس آئے اور شریعت کو مُردہ ہونے کے بعد

دوبارہ زندہ اور ظاہر کیا اور قرسطیا بادشاہ کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرا بیٹا بھی غائب ہوگا اور اسے کوئی نہ دیکھے گا اور میری اُمت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام فقط نام کا رہ جائے گا اور قرآن فقط رسم کے طور پر ہوگا۔ اس وقت اللہ اس کو خروج کا اذن دے گا۔ پس اسلام کو زندہ کرے گا اور دین کی تجدید کرے گا۔

پھر فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو ان سے محبت رکھے اور خوشخبری ہے اس کے لیے جو ان سے متمسک ہو اور ویل و بربادی ہے اس کے لیے جو ان سے بغض رکھے۔ (بحار الانوار، جلد ۳۶، ص ۲۸۳، ح ۱۰۶، عن کفایۃ الاثر)

یہ سن کر نعثل نے ایک مدحیہ قصیدہ پڑھا تھا جسے ہم نے بغرضِ اختصار نقل نہیں کیا۔

سلمانؓ نے سوال کیا: آپ کا وصی کون ہے؟

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَصِيُّكَ؟

فَسَكَتَ عَنِّي. فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ، رَآنِي فَقَالَ صلى الله عليه وآله:

يَا سَلْمَانُ!

فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ.

قَالَ تَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّ مُوسَى؟

قُلْتُ: نَعَمْ، يُوشَعُ بْنُ نُونَ.

قَالَ صلى الله عليه وآله: لِمَ؟

قُلْتُ: لِأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ صلى الله عليه وآله: فَإِنَّ وَصِيِّي وَمَوْضِعَ سِرِّي وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ

بَعْدِی ، یُنْجِزُ عِدَتِی وَیَقْضِی دَیْنِی ، عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ!

سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! ہر نبیؑ کے لیے وصی ہوتا ہے آپ کا وصی کون ہے؟

رسول اکرمؐ خاموش رہے پھر میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے سلمانؓ!

میں حضورؐ کے سامنے حاضر ہوا اور کہا: لبیک یارسولؐ اللہ!

حضورؐ نے فرمایا: کیا تم موسیٰؑ کے وصی کو جانتے ہو؟

میں نے کہا: ہاں یارسولؐ اللہ! وہ یوشع بن نون تھا۔

حضورؐ نے فرمایا: وہ کیوں؟

میں نے کہا: اس لیے کہ وہ اس وقت ان سب سے بڑا عالم تھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرا وصی اور میرے راز و نیاز کا شریک اور میرے بعد سب سے بہتر وہ ہوگا جو میرے عہد و پیمان کو پورا کرے گا اور میرے قرض کو ادا کرے گا اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوگا۔ (بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۱۲، ح ۱۷، عن مصادر العامۃ)

جابرؓ نے سوال کیا: آپؐ کا وصی کون ہوگا؟

اَلْمُفِیدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ الْمُقْرِیِّ ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَرْزُبَانِیِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِیِّ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَامٍ قَالَ: أَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ وَصِیُّكَ؟

قَالَ: وَأَمْسَكَ عَنِّی عَشْراً لَا یُجِیبُنِی.

ثُمَّ قَالَ صلی الله علیه وآله : یَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ عَمَّا سَأَلْتَنِی؟

فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي! أَمَا وَاللّٰهِ سَكَتَّ عَنِّي ، حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ.

فَقَالَ ﷺ : مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ يَا جَابِرُ! وَلٰكِنْ كُنْتُ أَنْتَظِرُ مَا يَأْتِينِي مِنَ السَّمَاءِ فَأَتَانِي جِبْرَئِيلُ علیہ السلام فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! رَبُّكَ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّكَ وَخَلِيفَتُكَ عَلٰى أَهْلِكَ وَأُمَّتِكَ وَالذَّائِدُ عَنْ حَوْضِكَ وَهُوَ صَاحِبُ لِوَائِكَ ، يَتَقَدَّمُكَ إِلَى الْجَنَّةِ.

إِلٰى أَنْ قَالَ ﷺ: نَعَمْ، يَاجَابِرُ مَا وُضِعَ هٰذَا الْمَوْضِعُ إِلَّا لِيُبَايَعَ عَلَيْهِ فَمَنْ بَايَعَهُ، كَانَ مَعِي غَدًا وَمَنْ خَالَفَهُ، لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَبَدًا.

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟

حضور اکرمؐ دس ایام تک خاموش رہے اور میرے سوال کا جواب نہ دیا۔ پھر دس دن کے بعد فرمایا: اے جابرؓ! تو نے مجھ سے سوال کیا تھا تو میں نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، بخدا! آپؐ نے خاموشی اختیار کرلی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یقیناً آپؐ مجھ پر خفا ہوگئے ہیں۔

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اے جابرؓ! میں تجھ پر خفا نہیں ہوا بلکہ میں اس انتظار میں تھا کہ آسمانوں سے میرے بارے میں کیا نازل ہوتا ہے۔ پس جبرائیلؑ امین آئے اور اس نے کہا: اے محمدؐ! تیرے پروردگار کا فرمان ہے: علیؑ ابن ابی طالبؑ تیری اہل اور تیری اُمت کے لیے تیرا وصی اور خلیفہ ہے۔ وہ نااہلوں کو حوضِ کوثر سے دُور کرنے والا اور تیرا علَم اُٹھانے والا ہے اور جنت کی طرف سب سے پہلے جانے والا ہے۔

پھر فرمایا: ہاں جابرؓ! یہ مقام اس شخص کے لیے ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت پر ہو اور جو اس کی بیعت پر ہوگا کل وہ میرے ساتھ ہوگا اور جس نے اس کی مخالفت کی وہ کبھی میرے پاس حوض پر نہیں آ سکتا۔ (بحارالانوار، ج ۳۸، ص ۱۱۴-۱۱۵، ح ۵۲، عن امالی المفید)

سلمان فارسیؓ کا سوال: آپؐ کی اُمت میں سے آپؐ کا وصی کون ہے؟

عَنِ الْمُؤَدِّبِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيّ ، عَنِ الثَّقَفِيّ ، عَنْ مَخولِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْيَشْكُرِيّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيّ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ: مَنْ وَصِيُّكَ مِنْ اُمَّتِكَ ، فَاِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ لَهُ وَصِيٌّ مِنْ اُمَّتِهٖ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: لَمْ يُبَيِّنْ لِي بَعْدُ.

فَمَكَثْتُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَمْكُثَ ثُمَّ دَخَلْتُ فَنَادَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! سَأَلْتَنِي عَنْ وَصِيِّي مِنْ اُمَّتِي ، فَهَلْ تَدْرِي مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسٰى مِنْ اُمَّتِهٖ؟

فَقُلْتُ: كَانَ وَصِيُّهُ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ، فَتَاهُ

فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي لِمَ كَانَ أَوْصٰى اِلَيْهِ؟

فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ.

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ: أَوْصٰى اِلَيْهِ لِاَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ اُمَّتِهٖ بَعْدَهُ، وَوَصِيِّي وَأَعْلَمُ اُمَّتِي بَعْدِي ، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ!

حضرت سلمان فارسیؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا: یارسول اللہؐ! آپؐ

کی اُمت میں سے آپ کا وصی کون ہے کیونکہ کوئی بھی ایسا نبی مبعوث نہیں ہوا جس کی اُمت میں سے اس کا کوئی وصی نہ ہو۔

رسولِ کریم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا اور ایک مدت تک میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ ایک روز میں مسجد میں داخل ہوا۔ رسولِؐ خدا نے پکارا: اے سلمانؓ! تو نے میری اُمت میں سے میرے وصی کے متعلق سوال کیا تھا پس کیا تو موسیٰؑ کے وصی کو جانتا ہے؟

میں نے کہا: جنابِ موسیٰؑ کا وصی ایک مرد جوان یوشع بن نون تھا۔

رسولِؐ اکرم نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اس کو وصی کیوں بنایا گیا تھا؟ تو میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس کو اس لیے وصی بنایا گیا تھا کہ وہ اس کی اُمت میں سب سے زیادہ عالم تھا اور میرے بعد میری اُمت میں سب سے زیادہ عالم علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ (بحار الانوار ج ۳۸، ص ۱۸، ح ۳۴، عن امالی الصدوق)

رسولؐ اللہ کے بعد صاحبِ امر کون ہے؟

مِنْ تَفْسِيرِ الْحَافِظِ ، مُحَمَّدِ بْنِ مُؤْمِنِ الشِّيرَازِيِّ بِإِسْنَادِهٖ رَفَعَهٗ قَالَ: أَقْبَلَ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! هٰذَا الْأَمْرُ لَنَا مِنْ بَعْدِكَ أَمْ لِمَنْ؟

قَالَ ﷺ يَا صَخْرُ! اَلْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي لِمَنْ هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى.

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ" يَعْنِي يَسْأَلُكَ أَهْلُ مَكَّةَ عَنْ خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ "عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ"

الَّذِی هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ": مِنْهُمُ الْمُصَدِّقُ بِوَلَايَتِهِ وَخِلَافَتِهِ وَمِنْهُمُ الْمُكَذِّبُ، "كَلَّا" رَدٌّ عَلَيْهِمْ، "سَيَعْلَمُونَ": سَيَعْرِفُونَ خِلَافَتَهُ بَعْدَكَ أَنَّهَا حَقٌّ يَكُونُ "ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ" سَيَعْرِفُونَ خِلَافَتَهُ وَ وِلَايَتَهُ، إِذْ يُسْأَلُونَ عَنْهَا فِي قُبُورِهِمْ فَلَا يَبْقَى مَيِّتٌ فِي شَرْقٍ وَلَا فِي غَرْبٍ وَلَا فِي بَرٍّ وَلَا فِي بَحْرٍ إِلَّا وَمُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَسْأَلَانِهِ عَنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَوْتِ، يَقُولَانِ لِلْمَيِّتِ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَنْ إِمَامُكَ؟

محمد بن مومن شیرازی نے ابوسفیان سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ صخر بن حرب (ابوسفیان) رسول کریمؐ کی محفل میں آ کر بیٹھا اور آنحضرتؐ سے سوال کیا: اے محمدؐ! آپؐ کے بعد ہمارا معاملہ کس کے حوالے ہے یعنی تیرے بعد ہمارا سردار کون ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اے صخر! میرے بعد تمہارا حاکم وہ ہے جو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی؟

اسی وقت سورۃ النباء کی پہلی چند آیات نازل ہوئیں: عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، یعنی اہل مکہ تجھ سے خلافت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ، الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ "وہ تجھ سے نباء عظیم کے متعلق سوال کرتے ہیں وہ جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں"۔ یعنی ان میں سے بعض خلافت و ولایت علیؑ کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ان میں سے بعض خلافت علیؑ کو جھٹلانے والے ہیں۔

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ، ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ "ہرگز نہیں وہ جان لیں گے پھر ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے"۔ یعنی عنقریب تیرے بعد وہ خلافت علیؑ کو پہچان لیں گے کہ یقیناً حق ہے اور عنقریب وہ خلافت و ولایت علیؑ کو پہچان لیں گے۔ جب ان

سے قبروں میں سوال کیا جائے گا۔ کوئی میت ایسی نہیں، چاہے مشرق میں ہو یا مغرب میں، خشکی میں ہو یا سمندر میں۔ ضرور اس کے پاس منکر و نکیر آ کر ولایت امیرالمومنینؑ کے متعلق سوال کریں گے اور وہ میت سے کہیں گے: "تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبیؐ کون ہے اور تیرا امامؑ کون ہے؟" (بحارالانوار، ج ۶، ص ۲۱۶، ح ۶، عن کشف الیقین)

اُمِ سلیم نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟

عَنْ سَلْمَانَ وَالْبَرَاءِ قَالَا: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: كُنْتُ إِمْرَأَةً قَدْ قَرَأْتُ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ فَعَرَفْتُ أَوْصِيَاءَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمَتْ رِكَابُنَا الْمَدِيْنَةَ، أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَخَلَّفْتُ الرِّكَابَ مَعَ الْحَيِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَكَانَ لَهُ خَلِيْفَتَانِ: خَلِيْفَةٌ يَمُوْتُ قَبْلَهُ وَخَلِيْفَةٌ يَبْقَى بَعْدَهُ وَكَانَ خَلِيْفَةُ مُوْسٰى فِي حَيَاتِهِ هَارُوْنَ ؑ فَقُبِضَ قَبْلَ مُوْسٰى، ثُمَّ كَانَ وَصِيُّهُ بَعْدَ مَوْتِهِ يُوْشَعَ بْنَ نُوْنٍ، وَكَانَ وَصِيُّ عِيْسٰى ؑ فِي حَيَاتِهِ كَالِبَ بْنَ يُوحَنَّا فَتُوُفِّيَ كَالِبُ فِي حَيَاةِ عِيْسٰى وَ وَصِيُّهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ شَمْعُوْنَ بْنَ حَمُّوْنَ الصَّفَا، اِبْنَ عَمَّةِ مَرْيَمَ، وَقَدْ نَظَرْتُ فِي الْكُتُبِ الْأُوْلٰى فَمَا وَجَدْتُ لَكَ إِلَّا وَصِيًّا وَاحِدًا فِي حَيَاتِكَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ، فَبَيِّنْ لِي - بِنَفْسِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! - مَنْ وَصِيُّكَ؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِي وَصِيًّا وَاحِدًا فِي

حَيَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي.

قُلْتُ لَهُ: مَنْ هُوَ؟

فَقَالَ ﷺ: اِيْتِينِي بِحَصَاةٍ.

فَرَفَعْتُ إِلَيْهِ حَصَاةً مِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَهَا بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ فَرَكَهَا (أي حَكَّهَا حَتَّى تَفَتَّتَ) بِيَدِهِ كَسَحِيقِ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا فَجَعَلَهَا يَاقُوتَةً حَمْرَاءَ وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، فَبَدَا النَّقْشُ فِيهَا لِلنَّاظِرِينَ ثُمَّ أَعْطَانِيهَا وَقَالَ ﷺ يَا أُمَّ سليم! مَنِ اسْتَطَاعَ مِثْلَ هٰذَا فَهُوَ وَصِيِّي.

قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ لِي ﷺ : يَا أُمَّ سليم وَصِيِّي مَنْ يَسْتَغْنِي بِنَفْسِهِ فِي جَمِيعِ حَالَاتِهِ كَمَا أَنَا مُسْتَغْنٍ.

فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَى السَّقْفِ وَبِيَدِهِ الْيُسْرٰى إِلَى الْأَرْضِ، قَائِمًا لَا يَنْحَنِي فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ إِلَى الْأَرْضِ وَلَا يَرْفَعُ نَفْسَهُ بِطَرَفِ قَدَمَيْهِ.

قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فَرَأَيْتُ سَلْمَانَ يَكْنِفُ عَلِيًّا عليه السلام وَيَلُوذُ بِعُقْدَتِهِ دُونَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ أُسْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَصَحَابَتِهِ، عَلٰى حَدَاثَةٍ مِنْ سِنِّهِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: هٰذَا سَلْمَانُ صَاحِبُ الْكُتُبِ الْأُوْلٰى قَبْلِي ، صَاحِبُ الْأَوْصِيَاءِ ، وَعِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَبْلُغْنِي ، فَيُوشَكُ أَنْ يَكُونَ صَاحِبِي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا عليه السلام فَقُلْتُ: أَنْتَ وَصِيُّ

مُحَمَّدٍ ﷺ ؟

قَالَ: نَعَمْ ، مَا تُرِيدِيْنَ؟

قُلْتُ: وَمَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ؟

فَقَالَ ﷺ : اِئْتِيْنِي بِحَصَاةٍ.

قَالَتْ: فَرَفَعْتُ إِلَيْهِ حَصَاةً مِنَ الْاَرْضِ فَوَضَعَهَا بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ فَرَكَهَا بِيَدِهٖ فَجَعَلَهَا كَسَحِيقِ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا فَجَعَلَهَا يَا قُوْتَةً حَمْرَاءَ ثُمَّ خَتَمَهَا فَبَدأَ النَّقْشُ فِيهَا لِلنَّاظِرِيْنَ ثُمَّ مَشٰى نَحْوَ بَيْتِهٖ فَاتَّبَعْتُهُ لِاَسْأَلَهُ عَنِ الَّذِي صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَفَعَلَ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَهُ.

فَقُلْتُ: مَنْ وَصِيُّكَ؟ يَا أَبَا الْحَسَنِ!

فَقَالَ ؑ : مَنْ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا.

قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ: فَلَقِيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ؑ : فَقُلْتُ: أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ هٰذَا؟ وَ أَنَا أَعْجَبُ مِنْ صِغَرِهٖ وَسُؤَالِي إِيَّاهُ مَعَ أَنِّي كُنْتُ عَرَفْتُ صِفَتَهُمُ الْاِثْنَيْ عَشَرَ إِمَامًا وَأَبُوهُمْ سَيِّدُهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ، فَوَجَدْتُ ذٰلِكَ فِي الْكُتُبِ الْاُولٰى.

فَقَالَ لِي ؑ : نَعَمْ ، أَنَا وَصِيُّ أَبِي.

فَقُلْتُ : وَمَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ؟

فَقَالَ ؑ : اِئْتِيْنِي بِحَصَاةٍ.

قَالَتْ: فَرَفَعْتُ إِلَيْهِ حَصَاةً فَوَضَعَهَا بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ

سَحِقَهَا كَسَحِيقِ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا فَجَعَلَهَا يَاقُوتَةً حَمْرَاءَ ثُمَّ خَتَمَهَا فَبَدَا النَّقْشُ فِيهَا ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ.
فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ وَصِيُّكَ؟
قَالَ علیہ السلام: مَنْ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا الَّذِي فَعَلْتُ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى جَازَتْ سُطُوحَ الْمَدِينَةِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ طَأْطَأَ يَدَهُ الْيُسْرٰى فَضَرَبَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْحَنِيَ أَوْ يَتَصَعَّدَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَنْ يَرٰى وَصِيُّهُ؟
فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيتُ الْحُسَيْنَ علیہ السلام وَكُنْتُ عَرَفْتُ نَعْتَهُ مِنَ الْكُتُبِ السَّالِفَةِ بِصِفَتِهِ وَتِسْعَةٍ مِنْ وُلْدِهِ أَوْصِيَاءَ بِصِفَاتِهِمْ، غَيْرَ أَنِّي أَنْكَرْتُ حِلْيَتَهُ لِصِغَرِ سِنِّهِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَهُوَ عَلٰى كَسْرَةٍ رَحْبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ يَا سَيِّدِي!
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَا طَلِبَتُكِ (أَيْ: أَنَا مَطْلُوبُكِ) يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! أَنَا وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ وَأَنَا أَبُو التِّسْعَةِ الْأَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ وَأَنَا وَصِيُّ أَخِي الْحَسَنِ علیہ السلام، وَأَخِي وَصِيُّ أَبِي عَلِيٍّ علیہ السلام، وَعَلِيٌّ علیہ السلام وَصِيُّ جَدِّي رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.
فَعَجِبْتُ مِنْ قَوْلِهِ فَقُلْتُ: مَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ؟
فَقَالَ علیہ السلام: إِيتِينِي بِحَصَاةٍ.
فَرَفَعْتُ إِلَيْهِ حَصَاةً مِنَ الْأَرْضِ؟
قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: فَلَقَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ وَضَعَهَا بَيْنَ كَفَّيْهِ فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ السَّحِيقِ مِنَ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا

فَجَعَلَهَا يَا قُوتَةً حَمْرَاءَ ، فَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ فَثَبَتَ النَّقْشُ فِيهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ وَقَالَ لِي عليه السلام : أُنْظُرِي فِيهَا. يَا أُمَّ سَلِيمٍ! فَهَلْ تَرَيْنَ فِيهَا شَيْئًا؟

قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةُ أَئِمَّةٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَوْصِيَاءُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، قَدْ تَوَاطَأَتْ أَسْمَاؤُهُمْ إِلَّا اثْنَيْنِ مِنْهُمْ، أَحَدُهُمَا جَعْفَرٌ وَالآخَرُ مُوسٰى وَهٰكَذَا قَرَأْتُ فِي الْإِنْجِيلِ.

فَعَجِبْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ أَعْطَانِيَ اللهُ الدَّلَائِلَ وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلِي، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي! أَعِدْ عَلَيَّ عَلَامَةً أُخْرىٰ.

فَتَبَسَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ قَامَ، فَمَدَّ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى السَّمَاءِ، فَوَاللهِ لَكَأَنَّهَا عَمُودٌ مِنْ نَارٍ تَخْرُقُ الْهَوَاءَ حَتّٰى تَوَارىٰ عَنْ عَيْنِي وَهُوَ قَائِمٌ لَا يَعْبَأُ بِذٰلِكَ، وَلَا يَتَحَفَّزُ فَأَسْقَطْتُ وَصَعِقْتُ فَمَا أَفَقْتُ إِلَّا وَرَأَيْتُ فِي يَدِهِ طَاقَةً مِنْ آسٍ يَضْرِبُ بِهَا مِنْخَرِي.

فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَاذَا أَقُولُ لَهُ بَعْدَ هٰذَا؟ وَقُمْتُ وَأَنَا أَجِدُ إِلٰى سَاعَتِي رَائِحَةَ هٰذِهِ الطَّاقَةِ مِنَ الْآسِ وَهِيَ وَاللهِ عِنْدِي لَمْ تَذْوُ وَلَمْ تَذْبَلْ وَلَا انْتَقَصَ مِنْ رِيحِهَا شَيْءٌ وَأَوْصَيْتُ أَهْلِي أَنْ يَضَعُوهَا فِي كَفَنِي ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي! مَنْ وَصِيُّكَ؟

قَالَ عليه السلام : مَنْ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلِي؟

قَالَتْ: فَعِشْتُ إِلَى أَيَّامِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

قَالَ زُرْبُ بْنُ حُبَيْشٍ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ: وَحَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعُوا هٰذَا الْكَلَامَ مِنْ تَمَامِ حَدِيثِهَا، مِنْهُم مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدُ بْن جُبَيْرٍ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ سَمِعَاهَا تَقُولُ هٰذَا.

وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَخْزُومِيّ بِبَعْضِهِ عَنْهَا.

قَالَتْ: فَجِئْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ قَائِمًا يُصَلِّي وَكَانَ يُطَوِّلُ فِيهَا وَلَا يَتَحَوَّزُ فِيهَا وَكَانَ يُصَلِّي أَلْفَ رَكْعَةٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَجَلَسْتُ مَلِيّاً فَلَمْ يَنْصَرِفْ مِنْ صَلَاتِهِ، فَأَرَدْتُ الْقِيَامَ، فَلَمَّا هَمَمْتُ بِهِ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ إِلَى خَاتَمِهِ فِي إِصْبَعِهِ ، عَلَيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، فَإِذَا هُوَ مَكْتُوبٌ: مَكَانَكِ يَا أُمَّ سَلِيمٍ! آتِيكِ بِمَا جِئْتِ لَهُ.

قَالَتْ : فَأَسْرَعَ فِي صَلَاتِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لِي عليه السلام : يَا أُمَّ سَلِيمٍ! إِيتِينِي بِحَصَاةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ عَمَّا جِئْتُ لَهُ – فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ حَصَاةً مِنَ الْأَرْضِ فَأَخَذَهَا فَجَعَلَهَا بَيْنَ كَفَّيْهِ فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا فَجَعَلَهَا يَاقُوتَةً حَمْرَاءَ، ثُمَّ خَتَمَهَا فَثَبَتَ فِيهَا النَّقْشُ فَنَظَرْتُ وَاللّٰهِ إِلَى الْقَوْمِ بِأَعْيَانِهِمْ كَمَا كُنْتُ رَأَيْتُهُمْ يَوْمَ الْحُسَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ وَصِيُّكَ؟ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ!

قَالَ ﷺ : اَلَّذِی یَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَا تَدْرِ کِیْنَ مِنْ بَعْدِی مِثْلِی.

قَالَتْ اُمِّ سلیم: فَاَنْسَیْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ اَنْ یَفْعَلَ مِثْلَ مَا کَانَ قَبْلَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ وَعَلِیِّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ وَمَشَیْتُ أَشْواطاً ، نَادانی: یَا اُمِّ سُلیمِ!

قُلْتُ : لَبَّیْکَ.

قَالَ ﷺ : اِرْجِعِی.

فَرَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ وَاقِفٌ صَرْفَةِ دَارِهِ وَسَطًا، ثُمَّ مَشٰی فَدَخَلْتُ الْبَیْتَ وَهُوَ یَتَبَسَّمُ ثُمَّ قَالَ ﷺ : اِجْلِسِی یَا اُمِّ سلیم.

فَجَلَسْتُ ، فَمَدَّ یَدَهُ الْیُمْنٰی فَانْخَرَقَتِ الدُّورُ وَالْحِیطَانُ وَسُکَكُ الْمَدِینَةِ وَغَابَتْ یَدُهُ عَنِّی ، ثُمَّ قَالَ: خُذِی یَا اُمِّ سلیم!

فَنَاوَلَنِی وَاللّٰهِ کِیساً فِیهِ دَنَانِیرُ وَقُرْطٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفُصُوصٌ کَانَتْ لِی مِنْ جَزْعٍ فِی حُقٍّ لِی فِی مَنْزِلِی، فَقُلْتُ : یَا سَیِّدِی! اَمَّا الْحُقُّ فَاَعْرِفُهُ وَاَمَّا فِیهِ فَلَا أَدْرِی مَا فِیهِ غَیْرَ اَنِّی أَجِدُهَا ثَقِیلاً.

قَالَ ﷺ : خُذِیهَا وَامْضِی لِسَبِیلِكِ.

قَالَتْ: فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَدَخَلْتُ مَنْزِلِ وَقَصَدْتُ نَحْوَ الْحُقِّ فَلَمْ أَجِدِ الْحُقَّ فِی مَوْضِعِهِ ، فَاِذَا الْحُقُّ حُقِّی.

قَالَتْ: فَعَرَفْتُهُمْ بِالْبَصِيرَةِ وَالْهِدَايَةِ فِيهِمْ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ...... الخ

جناب سلمان اور براء سے روایت ہے کہ اُم سلیم نامی عورت کہتی ہے کہ میں تورات اور انجیل کی قاری ہوں اور انبیاءؑ کے اوصیاءؑ کو جانتی ہوں اور میں نے محمد ﷺ کے وصی کو جاننا چاہا تو وہ عورت ہمارے ساتھ مدینہ آئی اور رسولؐ اللہ سے سوال کیا:

اے اللہ کے رسولؐ! ہر نبی کے لیے دو وصی اور خلیفے ہوتے ہیں۔ ایک ان کی زندگی میں اور دوسرا اس کے فوت ہونے کے بعد۔ جیسا کہ جناب موسیٰؑ کی زندگی میں ہارونؑ اس کا وصی تھا اور جناب موسیٰؑ کی وفات کے بعد یوشع بن نون اس کا وصی بنا۔ اور جناب عیسیٰؑ کی زندگی میں اس کا وصی کالب بن یوحنا تھا جو جناب عیسیٰؑ کی زندگی ہی میں فوت ہو گیا اور اس کی وفات کے بعد شمعون بن حمون الصفا جو کہ مریمؑ کی پھوپھی کا بیٹا تھا اور میں نے سابقہ کتب میں دیکھا ہے کہ آپ کا ایک ہی وصی ہوگا آپ کی زندگی میں بھی اور جناب کی وفات کے بعد بھی۔

یارسولؐ اللہ! میں آپؐ پر فدا و قربان مجھے بتائیے آپ کا وصی کون ہے؟ تو رسولِ اکرمؐ نے جواب دیا: یقیناً میری زندگی اور میری وفات کے بعد ایک ہی میرا وصی ہے۔

میں نے سوال کیا: وہ کون ہے؟

رسولؐ اللہ نے جواب دیا: مجھے ایک کنکری اُٹھا کر دیجیے۔ میں نے زمین سے پتھر کی ایک کنکری اُٹھائی اور حضورؐ کے حوالے کر دی۔ حضورؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اسے ملنا شروع کیا کہ وہ نرم گوندھے ہوئے آٹے کی طرح ہو گیا اور سرخ یاقوت بن گیا۔ آپؐ نے اپنی انگوٹھی کے ذریعے اس پر مہر لگائی کہ دیکھنے والوں کے لیے وہ خوش نما نظر آنے لگا۔ پھر اس کو میرے حوالے کیا اور فرمایا جو بھی ایسا کر سکے وہ میرا

وصی ہوگا۔ پھر فرمایا: اے اُم سلیم! میرا وصی تمام حالات میں بے نیاز ہوگا جس طرح میں بے نیاز ہوں۔

اُم سلیم کہتی ہے: میں وہاں سے نکلی، دیکھا کہ سلمانؓ اور علیؑ آرہے ہیں اور سلمانؓ علیؑ کی تعظیم و تکریم کر رہا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ سلمانؓ تو سابقہ کتابوں کا عالم ہے اور مجھ سے بھی زیادہ علم رکھتا ہے یہ کیوں اس نوجوان کی تعظیم کر رہا ہے۔ پس اس سے متعارف ہونے کے لیے میں جنابِ علیؑ کے قریب آئی اور سوال کیا کیا آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں؟

جنابِ علیؑ نے فرمایا: ہاں! تو کیا چاہتی ہے؟

میں نے کہا: اس بات کی کیا دلیل و علامت ہے؟

جنابِ علیؑ نے فرمایا: مجھے ایک پتھر کی کنکری دیجیے۔

میں نے زمین سے ایک کنکری اُٹھائی اور جنابِ علیؑ کے حوالے کر دی۔ جنابؑ نے اسے دونوں ہاتھوں میں لے کر ملنا شروع کیا تو وہ گوندھے ہوئے نرم آٹے کی طرح ہو کر سرخ یاقوت بن گیا۔ پھر آپؑ نے اپنی انگوٹھی کے ذریعے اس پر مہر لگائی کہ اہلِ نظر کے لیے خوش نما بن گئی۔ پھر اپنے گھر کی طرف چلے تو میں نے اس کی پیروی کی اور اس کے پیچھے چل پڑی اور اس سے وہی سوال کیا جو رسولؐ اللہ سے کیا تھا۔ جنابِ علیؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور وہ آپؑ نے سرخ یاقوت مجھے دے دیا۔

میں نے سوال کیا: اے ابوالحسنؑ! آپ کا وصی کون ہوگا؟

آپؑ نے جواب دیا: جو ایسا کر سکے۔

اُم سلیم کہتی ہے کہ پھر میری ملاقات حسن ابن علی علیہما السلام سے ہوئی۔ میں نے اس سے سوال کیا: کیا آپؑ اپنے باپ کے وصی ہیں؟ اور میں اس کے بچے ہونے کی وجہ سے تعجب میں تھی۔ اور میرا سوال اس یقین کے ساتھ تھا کہ میں نے سابقہ

کتابوں میں بارہ اماموں کی صفات کو دیکھا تھا اور یہ بھی جانتی تھی کہ گیارہ آئمہؑ کا باپ ان کا سردار ہے اور ان سے افضل ہے۔

جناب حسنؑ نے جواب دیا: ہاں، میں اپنے باپ کا وصی ہوں۔

میں نے پوچھا: اس کی کیا دلیل ہے؟

اس نے جواب دیا: ایک پتھر کی کنکری مجھے دو۔

اُم سلیم کہتی ہے: میں نے زمین سے ایک کنکری اُٹھائی اور جنابؑ کے حوالے کر دی۔ آپؑ نے اس کو دونوں ہاتھوں میں لے کر ملنا شروع کیا۔ تو وہ مثلِ سابق نرم آٹے کی طرح ہو کر سرخ یاقوت بن گیا۔ آپؑ نے اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگائی کہ وہ بہت خوبصورت نظر آنے لگا۔ پھر اس کو میرے حوالے کر دیا۔

میں نے سوال کیا: آپؑ کا وصی کون ہوگا؟ جواب دیا: جو اس طرح کر سکے۔

اس کے بعد میری ملاقات حسین ابن علی علیہما السلام سے ہوئی اور میں اس کے متعلق سابقہ کتب میں پڑھ چکی تھی کہ اس کی اولاد میں سے نو آئمہؑ ہدیٰ ہوں گے۔ پس میں اس کے قریب آئی جبکہ وہ مسجد کے کشادہ صحن میں موجود تھے اور کہا: اے میرے سردار! آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: اے اُم سلیم! میں تیرا مطلوب ہوں اور اوصیاء کا وصی ہوں اور نو آئمہ ہدیٰ کا باپ ہوں اور میں اپنے بھائی حسنؑ اور اپنے باپ علیؑ کا وصی ہوں اور میرا باپ جناب علیؑ رسولؐ خدا کے وصی ہیں۔

میں اس کے اِس قول سے حیران ہوئی اور سوال کیا: اس کا کیا ثبوت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مجھے ایک پتھر کی کنکری دیجیے۔

میں نے زمین سے پتھر کی کنکری اُٹھائی اور جنابؑ کے حوالے کر دی۔

اُم سلیم کہتی ہے: میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اُس نے اِس کو دونوں ہاتھوں کے درمیان مَسلا کہ وہ گوندھے ہوئے نرم آٹے کی مثل سرخ یاقوت بن گیا۔

پھر اس پر اپنی انگوٹھی کے ذریعے مہر لگائی اور میری طرف لوٹا دیا اور مجھے حکم دیا کہ اس میں دیکھو۔ اے اُم سلیم! تجھے اس میں کیا نظر آیا؟ جب میں نے اس سرخ یاقوت پر نگاہ کی تو اس میں رسول اللہؐ نظر آئے اور جناب علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور اس کے بعد کے نو اوصیاء جو کہ جناب حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں کہ ان کے اسماء یکساں تھے سوائے دو کے کہ ان میں سے ایک کا نام جعفر تھا اور دوسرے کا نام موسیٰ تھا اور یہی کچھ میں نے انجیل میں پڑھا تھا۔

میں اس پر بہت زیادہ حیران ہوئی اور اپنے دل میں کہا کہ اللہ نے مجھے وہ دلائل عطا کیے ہیں جو اس سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیے۔ پس میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! تیرا وصی کون ہوگا؟ جنابؑ نے فرمایا: جو میری مانند افعال انجام دے سکے۔

اُم سلیم امام علی ابن الحسینؑ کے زمانہ تک زندہ رہی تھی۔ سعید ابن مسیب مخزومی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض افراد سے سنا کہ اُم سلیم کہتی ہے کہ ایک مرتبہ میں علی ابن حسین علیہما السلام کے بیت اشرف پر گئی، دیکھا کہ علی زین العابدینؑ نماز پڑھ رہے ہیں۔ علیؑ زین العابدینؑ نماز کو طول دیتے تھے اور دن اور رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں اس کے قریب بیٹھ گئی۔ آپؑ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا کہ اچانک میری نگاہ اس کی انگوٹھی پر پڑی کہ اس پر نقش تھا کہ اے اُم سلیم! جس ارادے سے تو آئی ہے یہی تیری منزل مقصود ہے۔

اُم سلیم کہتی ہے کہ میں نے نماز کے اختتام تک انتظار کیا۔ پس جب اس نے نماز کو تمام کیا تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے اُم سلیم! مجھے ایک پتھر کا کنکر دیجیے۔ اس سے پہلے کہ میں کوئی سوال کرتی میں نے زمین سے ایک کنکر اُٹھایا اور جنابؑ کے حوالے کر دیا۔ جنابؑ نے اسے دونوں ہاتھوں میں ملنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم

ہو گئے اور سرخ یاقوت بن گیا۔ آپؐ نے اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگائی۔

میں نے سوال کیا: آپؐ کا وصی کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے؟

آپؐ نے جواب دیا: جو اس طرح انجام دے جس طرح میں نے انجام دیا ہے لیکن بعد والے وصی کو تو نہیں دیکھ سکے گی۔ (بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۱۸۵ تا ۱۹۰، ح ۶، کتاب مقتضب الاثر، لاحمد بن محمد بن عیاش)

یمنی گروہ نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟

بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَفَدَ ﴿عَلٰى﴾ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ وَصِيُّكَ؟

قَالَ: هُوَ الَّذِي أَمَرَكُمْ بِالْإِعْتِصَامِ بِهِ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا......"

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بَيِّنْ لَنَا مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟

فَقَالَ: هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ...... "إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ ......" فَالْحَبْلُ مِنَ اللّٰهِ كِتَابُهُ وَالْحَبْلُ مِنَ النَّاسِ وَصِيِّي.

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ وَصِيُّكَ؟

فَقَالَ ﷺ: هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ "أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللّٰهِ......"

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا جَنْبُ اللّٰهِ هٰذَا؟

فَقَالَ ﷺ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ اللّٰهُ فِيهِ...... "يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً"، فَوَصِيِّيَ السَّبِيلُ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِي.

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِالَّذِي بَعَثَكَ ، أَرِنَاهُ فَقَدِ اشْتَقْنَا إِلَيْهِ.

فَقَالَ ﷺ: هُوَ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ آيَةً لِلْمُتَوَسِّمِينَ ، فَإِنْ نَظَرْتُمْ إِلَيْهِ نَظَرَ مَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ، عَرَفْتُمْ أَنَّهُ وَصِيِّي كَمَا عَرَفْتُمْ أَنِّي نَبِيُّكُمْ ، فَتَخَلَّلُوا الصُّفُوفَ وَتَصَفَّحُوا الْوُجُوهَ فَمَنْ هَوَتْ إِلَيْهِ قُلُوبُكُم فَإِنَّهُ هُوَ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: "فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ......" إِلَيْهِ وَإِلَى ذُرِّيَّتِهِ.

فَقَامُوا جَمِيعاً وَتَخَلَّلُوا الصُّفُوفَ وَأَخَذُوا بِيَدِ عَلِيٍّ عليه السلام .

وَالْحَدِيثُ طَوِيلٌ.

جناب جابرؓ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہوگا؟

رسول کریمؐ نے جواب دیا: وہ ہوگا جس کے ساتھ اللہ نے متمسک رہنے کا حکم دیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ......(آل عمران، آیہ ۱۰۳)

"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو"۔

انھوں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اس حبل (رسی) سے کیا مراد ہے ہمارے لیے وضاحت فرمائیے۔

آپؐ نے جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ......(آل عمران، آیہ ۱۱۲)

"مگر یہ کہ اللہ کی پناہ سے اور لوگوں کی پناہ سے متمسک ہو جائیں"۔
پس حبل من اللہ سے مراد کتاب خدا اور حبل من الناس سے مراد میرا وصی ہے۔
لوگوں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! تیرا وصی کون ہے؟
رسولؐ خدا نے جواب دیا: میرا وصی وہ ہے کہ جس کے متعلق اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یہ نازل فرمایا ہے:

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ...... (الزمر، آیہ ۵۶)

"کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے: افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں نے جنب اللہ کے حق میں کی اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا"۔
انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ جنب اللہ کیا ہے؟
رسولِ کریمؐ نے جواب دیا: جنب اللہ وہ ہے جس کے متعلق ارشادِ قدرت ہے۔

...... یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ (الفرقان، آیہ ۲۷)

"اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا: کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا"۔
پس میرا وصی میرے بعد میری وہ سبیل ہے۔
انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! تجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہمیں دکھا کہ ہمیں اس کو دیکھنے کا شوق ہے۔
رسول کریمؐ نے فرمایا: وہ ایسا شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانی قرار دیا ہے۔ پس تم نظر کرو کہ جو صاحب دل ہے

جس کی طرف تمہاری سماعت گواہی دے تو تم میرے وصی کو پہچان لو گے۔جس طرح تم مجھے نبی ہونے کے لحاظ سے پہچانتے ہو۔پس تم اپنی صفوں کو خالی کرو اور ایک دوسرے کے چہرے کو دیکھو جس کی طرف تمہارے دل مائل ہو جائیں، وہی میرا وصی ہوگا۔ کیونکہ ارشادِ قدرت ہے:

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیۡۤ اِلَیۡهِمْ ......(ابراہیم، آیہ ۳۷)

"پس (اے پروردگار) لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے"۔

یعنی ان کی طرف اور ان کی ذریت کی طرف۔ پس سب کے سب کھڑے ہو گئے اور اپنی صفوں کو خالی کر دیا اور سب نے جناب علیؑ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یہ حدیث طویل ہے۔(بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۱۷ تا ۱۸، ح ۶)

ابن عباسؓ نے سوال کیا: آپؐ کے بعد صاحب امر کون ہے؟

مِمَّا ذَکَرَهُ الشَّیْخُ اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الدوریستیُّ فِی کِتَابِهٖ فِی الرَّدِّ عَلَی الزَّیْدِیَّةِ : اَخْبَرَنِی اَبِی ، قَالَ : اَخْبَرَنِی الشَّیْخُ اَبُو جَعْفَرِ بْنِ بَابَوَیْه، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَا جِیلَوَیْهُ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ اَبِیهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ الْاَسَدِیِّ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ حَضَرَتْهُ وَفَاتُهُ فَقُلْتُ : اِذَا کَانَ مَا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَاِلٰی مَنْ؟

فَاَشَارَ اِلٰی عَلِیٍّ علیه السلام فَقَالَ ﷺ : اِلٰی هٰذَا ، فَاِنَّهُ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، ثُمَّ یَکُونُ مِنْ بَعْدِهٖ اَحَدَ عَشَرَ اِمَامًا

مُفْتَرَضَةٌ طَاعَتُهُمْ كَطَاعَتِي!

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا وقت آخر قریب تھا تو اس وقت میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! نعوذ باللہ! آپؐ کی وفات کے بعد کون ہمارا سردار ہوگا؟

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ تمہارا سردار ہوگا کیونکہ حق اس کے ساتھ ہے اور یہ حق کے ساتھ ہے اور اس کے بعد گیارہ امامؑ ہوں گے اور ان کی اطاعت تم پر اس طرح فرض ہے جس طرح میری اطاعت تم پر فرض ہے۔

(بحارالانوار، ج ۲۷، ص ۱۳۹، ح ۱۳۶، عن اعلام الوریٰ باعلام الوریٰ الطبری)

علیؑ کی امامت کی تعیین اللہ کی جانب سے ہے یا رسولؐ کی جانب سے؟

مِنْ مُصَنَّفَاتِ بَعْضِ عُلَمَاءِ الْمُخَالِفِيْنَ رُوِيَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ وَعَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ وَعَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ السكنِ ، جَمِيعاً عَنْ عَبَّادِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنِ السرِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خزور ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَالْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ عَلٰى أَبِي إِسْحَاقَ السبِيعِيِّ حَيْثُ قَدِمَ مِنْ خُرَاسَانَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَخُوكَ أَبُودَاوُدَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيبِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : قُمْ يَا أَبَابَكْرٍ! فَسَلِّمْ عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَمِنَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ رَسُوْلِهٖ؟

فَقَالَ ﷺ : مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ.

ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَلِّمْ عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

فَقَالَ عُمَرُ: مِنَ اللّٰهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ؟

فَقَالَ ﷺ : مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ.

ثُمَّ جَاءَ سَلْمَانُ – كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ – فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَلِّمْ عَلٰى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : قُمْ يَاعَمَّارُ! فَسَلِّمْ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَامَ فَسَلَّمَ ثُمَّ دَنَا فَجَلَسَ.

فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَخَذْتُ مِيثَاقَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي آدَمَ فَقَالَ لَهُمْ: "...... أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى......" وَسَأَلْتُمُوْنِي أَنْتُمْ ، أَمِنَ اللّٰهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ نَقَضْتُمُوْهُ لَتَكْفُرُنَّ.

فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَضْرِبُ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى ، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

فَقُلْتُ: مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟

قَالَ: لَا تَتَحَمَّلُهُ.

وَجَابِرٌ مِنْ خَلْفِي يَغْمِزُنِي أَنْ سَلْهُ: فَأَلْحَحْتُ عَلَيْهِ ،

فَقَالَ: اَلْاَعْرَابِیُّ ، یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ابوبکر آئے۔ رسول کریمؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: اے ابوبکر! کھڑے ہو جاؤ اور علیؑ کو بطور امیر المومنین کے سلام کرو۔

ابوبکر نے کہا: یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے یا رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: یہ حکم اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں کی جانب سے ہے۔ پھر عمر آئے تو رسولؐ خدا نے انھیں فرمایا: علیؑ پر سلام کرو بحیثیت امیر المومنین کے۔

عمر نے سوال کیا: یہ اللہ کی جانب سے ہے یا رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں کی جانب سے۔

پھر حضرت سلمانؓ آئے اور اس نے سلام کیا تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: بحیثیت امیر المومنینؑ علیؑ پر سلام کرو۔ پس اس نے جناب علیؑ پر سلام کیا۔ پھر حضرت عمارؓ آئے۔ آنحضرتؐ پر سلام کیا اور بیٹھ گئے تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: اے عمار! کھڑے ہو جاؤ امیر المومنین علیؑ پر سلام کرو۔ پس عمار کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور پھر ہمارے پاس بیٹھ گئے۔

رسولؐ خدا ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے تم سے اسی طرح میثاق لیا ہے جس طرح خداوند کریم نے اولاد آدمؑ سے میثاق لیا ہے یعنی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (اعراف، آیہ ۱۷۲) ”کیا میں تمہارا رب نہیں تو انھوں نے جواب دیا: ہاں“۔

اور تم مجھ سے سوال کرتے ہو کہ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے یا اس کے رسولؐ کی جانب سے۔ تو میں کہتا ہوں: ہاں! بخدا! اگر تم نے اس عہد کو توڑ دیا تو تم ضرور کافر ہو جاؤ گے۔

(راوی کہتا ہے) رسولؐ خدا کی محفل سے ایک شخص اس حالت میں باہر نکلا کہ اپنے ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کو مار رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ہرگز نہیں، ربِ کعبہ کی قسم!

پس (ابوداود) نے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟

راوی نے جواب دیا کہ تو اس کا متحمل نہیں ہے۔

(راوی کہتا ہے) کہ حضرت جابرؓ میری پشت کی جانب بیٹھا ہوا تھا اور مجھ پر زور دے رہا تھا اور اس کے متعلق مجھ سے اصرار کر رہا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ ایک اعرابی یعنی عمر ابن خطاب تھا۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۳۲۳، ح ۵۵)

صحابی نے سوال کیا: آپؐ کے بعد میرا اور میرے والدین کا (رہبر) کون ہوگا؟

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مِخْوَلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ وَاَنَا اَبْكِي وَاُقَبِّلُ يَدَيْهِ وَاَقُولُ: مَنْ لِي وَلِوَالِدَيَّ بَعْدَكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

قَالَ ﷺ : لَكَ اللّٰهُ بَعْدِي وَوَصِيِّيَ ، صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ!

عبداللہ بن ابی رافع کہتا ہے کہ میں حضورؐ کی وفات کے دن آنحضرتؐ کے پاس موجود تھا۔ رسولؐ خدا پر غشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں رونے لگا اور حضورؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد میرے اور میرے والدین کے لیے رہبر کون ہوگا؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: میرے بعد تیرے لیے اللہ تعالیٰ اور میرا وصی ہے جو صالح المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۹، ح ۵، عن کنز جامع الفوائد)

جب آپؐ رسالت کے تمام اُمور پہنچا دیں تو پھر تیرا خلیفہ کون ہوگا؟

اَلْمُظَفَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، عَنْ بَشِيرِ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ خَادِمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ أُمِّ حَبِيبَةَ ، بِنْتِ اَبِی سُفْيَانَ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَقَالَ لِی ﷺ يَا أَنَسُ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ السَّاعَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ ، أَقْدَمُ النَّاسِ سِلْماً وَاَكْثَرُهُمْ عِلْماً وَاَرْجَحُهُمْ حِلْماً.

فَقُلْتُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ قَوْمِی (ثُمَّ) قَالَ: فَلَمْ أَلْبَثْ اَنْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ ؑ مِنَ الْبَابِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ! فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ عَلٰى وَجْهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؑ حَتّٰى امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ مِنْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَدَثَ فِيَّ حَدَثٌ؟

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا حَدَثَ فِيْكَ اِلَّا خَيْرٌ . اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ، تُؤَدِّی عَنِّی وَتَفِی بِذِمَّتِی وَتَغْسِلُنِی

وَتُوَارِيْنِي فِي لَحْدِي وَتُسْمِعُ النَّاسَ عَنِّي وَتُبَيِّنُ لَهُمْ
مِنْ بَعْدِي.
فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوَ مَا بَلَّغْتَ؟
قَالَ صلى الله عليه وآله : بَلٰى وَلٰكِنْ تُبَيِّنُ لَهُمْ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيْهِ مِنْ
بَعْدِي!

انس بن مالک کہتا ہے کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا۔ اس شب رات اُم حبیبہ بنت ابی سفیان کی باری تھی۔ رسولؐ اللہ میرے پاس وضو کے لیے تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اے انس! اسی دروازے سے اس وقت ایک ایسا شخص تیرے پاس آئے گا جو امیر المومنین، خیر الوصیین لوگوں میں سے زیادہ سلامتی والے اور لوگوں میں سے علم اور حلم کے لحاظ سے زیادہ راجح ہوگا۔

انس بن مالک کہتا ہے (میں نے دعا مانگی) اے اللہ! وہ شخص میری قوم میں سے ہو۔ راوی کہتا ہے: تھوڑی دیر کے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ اس دروازے سے داخل ہوئے جبکہ رسولؐ اللہ اس وقت وضو کر رہے تھے تو آنحضرتؐ نے امیر المومنینؑ کے چہرے پر پانی پھینکا یہاں تک کہ علیؑ کی دونوں آنکھیں پانی سے پُر ہو گئیں تو جنابِ علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! کیا میرے متعلق نئی بات آئی ہے؟

حضورؐ نے جنابِ علیؑ سے فرمایا: تیرے متعلق سوائے خیر کے کوئی دوسری بات نہیں۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ میرے ذمے جو امانتیں ہیں ان کو تو ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو وفا کرنے والا ہے۔ تو مجھے غسل دے گا اور تو مجھے لحد میں اُتارے گا اور تو میرے متعلق لوگوں سے سننے والا ہے اور میرے بعد ان کے سامنے ظاہر کرنے والا ہے۔

جنابِ علیؑ نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے (تمام مطالب و مسائل)

پہنچا نہیں دیئے؟

رسول کریمؐ نے جواب دیا: ہاں، لیکن تو ان مسائل کی وضاحت اور مطالب بیان کرنے والا ہے جن میں میرے بعد وہ اختلاف کرنے والے ہیں۔ (بحارالانوار، ج ۳۷، ص ۳۳۰، ح ۶۹)

سلمان فارسیؓ: آپؐ کے بعد خلیفہ کون ہے تاکہ ہم اُسے جان لیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَوْماً: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنِ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ حَتَّى نَعْلَمَهُ؟

قَالَ لِي صلى الله عليه وآله : يَا سَلْمَانُ! أَدْخِلْ عَلَيَّ أَبَا ذَرٍّ وَالْمِقْدَادَ وَأَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ - وَأُمُّ سَلَمَةَ ، زَوْجَةُ النَّبِيِّ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ.

ثُمَّ قَالَ لَنَا صلى الله عليه وآله : اِشْهَدُوا وَافْهَمُوا عَنِّي ، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيِّي وَ وَارِثِي وَقَاضِي دَيْنِي وَعِدَاتِي وَهُوَ الْفَارُوقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْسُوبُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَالْحَامِلُ غَداً لِوَاءَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهُوَ وَ وَالِدُهُ مِنْ بَعْدِهِ. ثُمَّ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، اِبْنِي ، أَئِمَّةٌ تِسْعَةٌ هُدَاةٌ مَهْدِيُّونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. أَشْكُوا إِلَى اللَّهِ جُحُودَ أُمَّتِي لِأَخِي وَتَظَاهُرَهُمْ عَلَيْهِ وَظُلْمَهُمْ لَهُ وَأَخْذَهُمْ حَقَّهُ.

قَالَ : فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَيَكُونُ ذٰلِكَ؟

قَالَ ﷺ : نَعَمْ ، يُقْتَلُ مَظْلُوماً ، مِنْ بَعْدِ اَنْ يُمْلَأَ غَيظاً وَيُوجَدَ عِنْدَ ذٰلِكَ صَابِراً.

قَالَ : فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ فَاطِمَةُ عليها السلام ، أَقْبَلَتْ حَتّٰى دَخَلَتْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَهِيَ بَاكِيَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَا يُبْكِيكِ يَابُنَيَّةَ؟

قَالَ ﷺ : سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي ابْنِ عَمِّي وَ وَلَدِي مَا تَقُولُ.

قَالَ عليها السلام : وَأَنْتِ تُظْلَمِينَ وَعَنْ حَقِّكَ تُدْفَعِينَ وَأَنْتَ اَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقاً بَعْدَ أَرْبَعِينَ. يَا فَاطِمَةُ! اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكِ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكِ، أَسْتَوْدِعُكِ اللّٰهَ وَجَبْرَئِيلَ وَصَالِحَ الْمُؤْمِنِينَ.

قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ؟

قَالَ ﷺ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نے کہا: یارسولؐ اللہ! جنابؐ کے بعد آپ کا خلیفہ کون ہوگا، تاکہ ہم جان لیں؟

جنابؐ نے مجھے فرمایا: اے سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور ابوایوب انصاریؓ کو میرے پاس بلا لاؤ اور اس وقت زوجۂ پیغمبر حضرت اُم سلمہؓ دروازہ کے عقب میں کھڑی تھیں۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: گواہ رہنا اور میری بات کو سمجھو۔ یقیناً علیؑ ابن ابی طالبؑ میرا وصی اور وارث ہے۔ میرے قرض کو ادا اور میرے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔ وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یعسوب المسلمین ہے، امام

المتقین ہے، غرّ المحجلین کا قائد ہے اور کل رب العالمین کے جانب سے لواء اُٹھانے والا ہے اور اس کے بعد علیؑ کی اولاد میں سے دونوں بیٹے میرے وصی و وارث ہوں گے۔ پھر میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد میں نو امامؑ ہوں گے جو قیامت تک لوگوں کے ہادی ہوں گے۔ اور میری اُمت کا میرے بھائی علیؑ سے انکار اور میرے بھائی سے دشمنی کی وجہ سے ایک دوسرے کی حمایت، ان پر ظلم کرنا اور ان سے حق چھین لینے کی وجہ سے میں اللہ سے شکایت کروں گا۔

راوی کہتا ہے: ہم نے رسولؐ اللہ سے عرض کی: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا ہوگا؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں، میرے بعد وہ مظلوم ہو کر قتل ہوگا اور میری اُمت غیظ وغضب میں پُر ہوگی اور وہ اس پر صبر کرے گا۔

راوی کہتا ہے: جب یہ کلام جنابِ فاطمہ زہراؑ نے سنا تو وہ دروازے کے پیچھے قریب آئیں اور رونا شروع کر دیا۔

حضوؐر نے جنابِ زہراؑ سے فرمایا: اے لختِ جگر! کیوں روتی ہو؟

جنابِ زہراؑ نے فرمایا: میں نے اپنے چچازاد اور بیٹوں کے متعلق جو کچھ آپؐ سے سنا ہے اس پر رو رہی ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جانِ پدر! تو بھی مظلوم ہے تجھ سے تیرا حق چھینا جائے گا اور میری اہلِ بیتؑ میں سے تو اوّل ہے جو چالیس روز کے بعد مجھ سے ملاقات کرے گی۔ میں اس سے صلح رکھوں گا جو تجھ سے صلح رکھے گا اور جو تجھ سے جنگ کرے گا وہ مجھ سے جنگ کرے گا۔ اور میں تجھے اللہ، جبرئیلؑ اور صالح المومنین کے سپرد کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! وہ صالح المومنین کون ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: علی ابن ابی طالبؑ۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۶۴، ح ۸۵، عن کشف الیقین)

حذیفہ بن یمان نے سوال کیا: ہمارے لیے خلیفہ کون ہوگا؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْقَرَّادِ الْكَبِيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ الشُّكْرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ الْكَرْخِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ سَلَامَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ عَلَيْنَا فَقَالَ ﷺ : مَعَاشِرَ أَصْحَابِي! أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ، فَمَنْ عَمِلَ بِهَا فَازَ وَغَنِمَ وَأَنْجَحَ وَمَنْ تَرَكَهَا ، حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ فَالْتَمِسُوا بِالتَّقْوَى، اَلسَّلَامَةَ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَكَأَنِّي أُدْعَى فَأُجِيبُ ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ ، كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي ، أَهْلَ بَيْتِي. مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا وَمَنْ تَمَسَّكَ بِعِتْرَتِي مِنْ بَعْدِي كَانَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ كَانَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلَى مَنْ تُخَلِّفُنَا؟

قَالَ ﷺ : عَلَى مَنْ خَلَّفَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ قَوْمَهُ؟

قُلْتُ: عَلَى وَصِيِّهِ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ.

قَالَ ﷺ : فَإِنَّ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْكَفَرَةِ مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَمْ يَكُونُ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِكَ؟
قَالَ ﷺ : عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ. أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ عِلْمِي وَفَهْمِي ، وَهُمْ خُزَّانُ عِلْمِ اللّٰهِ وَمَعَادِنُ وَحْيِهِ.
قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا لِأَوْلَادِ الْحَسَنِ؟
قَالَ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: "وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ".
قُلْتُ : أَفَلَا تُسَمِّيهِمْ لِي؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟
قَالَ ﷺ : نَعَمْ إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَنَظَرْتُ إِلٰى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ مَكْتُوباً بِالنُّورِ : عَلِيًّا عَلِيًّا عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا مُحَمَّدًا وَجَعْفَراً وَمُوسٰى وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ، يَتَلَأْلَأُ مِنْ بَيْنِهِمْ ، كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ.
فَقُلْتُ : يَا رَبِّ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ قَرَنْتَ أَسْمَاءَهُمْ بِاسْمِكَ؟
قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمُ الْأَوْصِيَاءُ وَالْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ، خَلَقْتُهُمْ مِنْ طِينَتِكَ فَطُوبٰى لِمَنْ أَحَبَّهُمْ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَهُمْ، وَبِهِمْ أُنْزِلُ الْغَيْثَ وَبِهِمْ أُثِيبُ وَأُعَاقِبُ.
ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَدَعَا بِدَعَوَاتٍ ، فَسَمِعْتُهُ فِيمَا يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ فِي عَقِبِي وَعَقِبِ عَقِبِي وَفِي زَرْعِي وَزَرْعِ زَرْعِي.

حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔

پھر رُخِ انور کو ہماری طرف موڑا اور فرمایا: اے میرے گروہِ صحابہ! میں تجھے تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں، نیز اس کی اطاعت کے ساتھ عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جو شخص بھی اطاعتِ الٰہی کے ساتھ عمل کرے گا وہ کامیاب ہے اور اس کو غنیمت سمجھے وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اطاعتِ خداوندی کو چھوڑ دیا وہ ندامت میں مبتلا ہوا۔ پس تقویٰ سے ملتمس ہو جاؤ کیونکہ تقویٰ الٰہی تجھے روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا۔ گویا کہ مجھے پکارا گیا اور میں نے اس کا جواب دیا۔

میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک کتابِ خدا اور دوسری میری عترت و اہلِ بیتؑ۔ اگر تم نے ان دونوں کے ساتھ تمسک رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور جو میرے بعد میری اہلِ بیتؑ سے تمسک رکھے وہ فائزین میں سے ہوگا اور جس نے ان سے پشت کی اور منہ موڑا وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوگا۔

راوی کہتا ہے: میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! جنابؐ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا؟

حضرت محمد مصطفیؐ نے جواب دیا: جیسا کہ موسیٰ ابن عمرانؑ نے اپنی قوم کے لیے ایک خلیفہ نامزد کیا تھا۔

میں نے کہا: موسیٰ ابن عمرانؑ نے یوشع بن نون کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میرا وصی اور خلیفہ علی ابن ابی طالبؑ ہوگا جو نیکوکاروں کا رہبر اور کفار کا قاتل ہے۔ منصور ہوگا وہ شخص جس نے اس کی مدد کی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ ذلیل و رسوا ہوگا۔

راوی کہتا ہے: میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: جتنے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد ہے اور حسین

علیہ السلام کی اولاد میں سے نو امام ہوں گے۔ اللہ انھیں میرا علم وفہم عطا کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے خزانے اور وحی کے معاون ہوں گے۔

راوی نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! امام حسنؑ کی اولاد میں سے کون ہوگا؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے امامت کو صلب حسینؑ میں سے قرار دیا ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ (زخرف، آیہ ۲۸)

حذیفہ نے عرض کی: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ ہمارے سامنے ان کے اسماء بیان نہیں فرمائیں گے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں، جب میں آسمانوں پر بغرض معراج گیا اور عرش کے پائے پر نظر کی تو میں نے ایک نور کے ساتھ مکتوب دیکھا۔ علی، علی، علی، محمد، محمد، محمد، جعفر و موسیٰ، حسن اور حجۃ۔ اور وہ ان کے درمیان ایسا تھا جیسے چمکتا ہوا ستارہ۔

میں نے عرض کیا: پروردگارا! یہ کون ہیں جن کے اسماء تیرے اسم کے ساتھ ملے ہوئے ہیں؟

ارشاد رب العزت ہوا: اے محمدؐ! یہ تیرے بعد اوصیاء اور آئمہ ہیں۔ میں نے ان کو تیری طینت سے خلق فرمایا۔ طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو ان سے محبت رکھے اور ویل و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو ان سے بغض رکھے۔ انھی کے وسیلے سے بارشیں نازل ہوتی ہیں اور انھی کے واسطے سے میں عذاب وثواب دیتا ہوں۔

راوی کہتا ہے: پھر رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا مانگی: جس کو میں نے سنا کہ حضورؐ فرمارہے ہیں: اے اللہ! علم اور فقہ کو میری نسل میں قرار دے اور میری نسل کی نسل میں قرار دے۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۱-۳۳۲، عن کفایۃ الاثر)

خلافتِ علیؑ تیری جانب سے ہے یا اللہ کی جانب سے؟

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُشْرَوَيْهِ الْقَطَّانِ ، مُعَنْعَناً ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ وَالْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالا جَمِيعاً : سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الْفِهْرِيُّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ! أَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ أَفَمِنْكَ كَانَ هٰذَا أَمْ مِنْ رَبِّكَ يَامُحَمَّدُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ : اَلْفَرِيضَةُ مِنْ رَبِّي وَأَدَاءُ الرِّسَالَةِ مِنِّي ، حَتّٰى أَقُولَ مَا أَدَّيْتُ إِلَيْكُمْ إِلَّا مَا أَمَرَنِي رَبِّي.

قَالَ: فَأَمَرْتَنَا بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام : زَعَمْتَ أَنَّهُ مِنْكَ كَهَارُونَ مِنْ مُوسٰى وَشِيعَتَهُ عَلٰى نُوقٍ غُرٍّ مُحَجَّلَةٍ ، يَرْفُلُونَ فِي عَرْصَةِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَأْتُوا الْكَوْثَرَ فَيَشْرَبُوا وَجَمِيعُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَكُونُونَ زُمْرَةً فِي عَرْصَةِ الْقِيَامَةِ، أَهٰذَا سَبَقَ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ كَانَ مِنْكَ يَامُحَمَّدُ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ : بَلٰى ، سَبَقَ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ كَانَ مِنِّي لَقَدْ خَلَقَنَا اللّٰهُ نُوراً تَحْتَ الْعَرْشِ.

فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: اَلْآنَ عَلِمْتُ أَنَّكَ سَاحِرٌ كَذَّابٌ، يَا مُحَمَّدُ! أَلَسْتُمَا مِنْ وُلْدِ آدَمَ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ : بَلٰى وَلٰكِنْ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ نُوراً تَحْتَ الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِ آدَمَ ، فَأَقْبَلَ يَنْتَقِلُ ذٰلِكَ النُّورُ مِنْ صُلْبٍ إِلٰى صُلْبٍ

حَتّٰی تَفَرَّقْنَا فِی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِی طَالِبٍ فَخَلَقَنِی رَبِّی مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ، لٰكِنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.

قَالَ : فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الْفِهْرِیُّ مَعَ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ وَهُمْ يَنْفُضُونَ أَرْدِيَتَهُمْ فَيَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَادِقاً فِی مَقَالَتِهِ فَارْمِ عَمْرواً وَأَصْحَابَهُ بِشُوَاظٍ مِنْ نَارٍ!

قَالَ: فَرُمِیَ عَمْرُو وَأَصْحَابُهُ بِصَاعِقَةٍ مِنَ السَّمَاءِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ "سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ" فَالسَّائِلُ عَمْرُو وَأَصْحَابُهُ.

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ عمرو بن حارث فہری آیا اور کہنے لگا: اے احمد! تو نے ہمیں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کیا یہ تیری جانب سے تھا یا تیرے رب کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: یہ فریضہ میرے رب کی جانب سے تھا اور ادائیگیٔ رسالت میری جانب سے تھی۔ جو حکم بھی میرے رب کی جانب سے نازل ہوتا ہے وہی میں تمہارے سامنے ادا کرتا ہوں (اس کے علاوہ نہیں)۔

عمرو بن حارث نے کہا: تو نے ہمیں علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کا حکم دیا اور تو یہ گمان کرتا ہے وہ تجھ سے اس طرح ہے جس طرح ہارونؑ موسیٰؑ سے تھا۔ اور اس کے شیعہ بروزِ قیامت شان وشوکت اور فخر ومباہات کے ساتھ ایسی اُونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور یہ تمام اُمت بروزِ قیامت ایک گروہ کی صورت میں آئے گی۔

کیا یہ حکم آسمان سے آیا تھا یا تیری جانب سے تھا اے محمدؐ؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں یہ پہلے آسمان سے نازل ہوا۔ پھر میں نے بیان کیا۔ تحقیق اللہ نے ہمیں عرش کے تحت ایک نور کی شکل میں خلق فرمایا۔

عمرو بن حارث نے کہا: اب میں جان گیا ہوں کہ تو ایک ساحر و کذاب ہے۔ اے محمدؐ! کیا تم اولادِ آدمؑ میں سے نہیں ہو؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں، اللہ نے تخلیق آدمؑ سے پہلے مجھے عرش کے نیچے ایک نور کی صورت میں خلق فرمایا۔ پھر اس نور کو صلب آدمؑ میں قرار دیا اور پھر یہ نور ایک صلب سے دوسری صلب کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ صلب عبدالمطلب میں آ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصہ صلب عبداللہ اور دوسرا صلب ابوطالبؑ میں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس نور سے خلق فرمایا جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ابن عباسؓ کہتا ہے کہ عمرو ابن حارث فہری اپنے بارہ کافر ساتھیوں سمیت کھڑا ہو گیا اور اپنے کپڑوں کو جھاڑا اور کہنے لگے: اے اللہ! اگر محمدؐ اپنے کلام میں سچا ہے تو ہم پر جہنم کی آگ سے پتھر نازل فرما۔

عبداللہ ابن عباسؓ فرماتا ہے کہ عمرو اور اس کے ساتھیوں پر آسمان سے بجلی گری (اور وہ تباہ ہو گئے)۔ اسی اثناء میں یہ آیات نازل ہوئیں:

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ (المعارج، آیہ ۱ تا ۳)

"ایک سوال کرنے والے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے والا ہے کفار کے لیے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ عروج کے مالک اللہ کی طرف سے"۔

پس وہ سوال کرنے والے عمرو اور اس کے ساتھی تھے۔ (بحارالانوار، ج ۳۷، ص ۱۷۴-۱۷۵، عن تفسیر فرات الکوفی)

(باب پنجم)

امیر المومنین علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے بارے میں سوالات

maablib.org

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ میں امام مبین سے کیا مراد ہے؟

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم "......وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ"، قَامَ رَجُلَانِ مِنْ مَجْلِسِهِمَا، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هُوَ التَّوْرَاةُ؟

قَالَ عليه السلام: لَا.

قَالَا: فَهُوَ الْإِنْجِيلُ؟

قَالَ عليه السلام: لَا.

قَالَا: فَهُوَ الْقُرْآنُ؟

قَالَ عليه السلام: لَا.

قَالَ: فَأَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم هُوَ هٰذَا ، إِنَّهُ الْإِمَامُ الَّذِي أَحْصَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيهِ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ" اور ہر چیز کو ہم نے ایک امامِ مبین میں جمع کر دیا ہے"۔ (یٰسین، آیہ ۱۲)

مجلس میں سے دو شخص کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! کیا امامِ مبین سے مراد تورات ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: نہیں۔

پھر ان دونوں نے سوال کیا: کیا وہ انجیل ہے؟
آنحضرتؐ نے جواب دیا: نہیں۔
انھوں نے سوال کیا: کیا وہ قرآن ہے؟
حضورؐ نے فرمایا: نہیں۔
راوی کہتا ہے: اس اثناء میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ تشریف لائے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ وہ امامؑ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کا علم عطا کیا ہے۔
(بحارالانوار، ج ۳۵، ص ۴۲۷، ح ۲، عن جامع الاخبار)

ولایتِ علیؑ اللہ کی جانب سے ہے یا رسولؐ کی جانب سے؟

مِنْ كِتَابِ أَسْمَاءِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَاصِمِ بْنِ فَضْلِ الْخَيَّاطِ ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ دُرَّاجٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: "بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ" دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم .
فَقَالَ لَهُ (رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم): سَلِّمْ عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ.
فَقَالَ: مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ؟
قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ.
ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَقَالَ (له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم): سَلِّمْ عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ.

فَقَالَ: مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ.
فَقَالَ علیہ السلام: ثُمَّ نَزَلَتْ "يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ".
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "مَا قَدَّمَ" مِمَّا أُمِرَ بِهِ "مَا أَخَّرَ" مِمَّا لَمْ يَفْعَلْهُ لَمَّا أُمِرَ بِهِ مِنَ السَّلَامِ عَلَى عَلِيٍّ علیہ السلام بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی کہ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (القیامہ، آیہ ۵) "بلکہ انسان چاہتا ہے کہ مستقبل میں (عمر بھر) برائی کرتا جائے"۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر آئے تو رسول کریمؐ نے اس سے فرمایا: علیؑ پر بحیثیت امیر المومنین سلام کرو۔

حضرت ابوبکر نے سوال کیا: یہ اللہ کی جانب سے ہے یا اس کے رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے۔

پھر حضرت عمر آئے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: امیر المومنین علیؑ پر سلام کرو۔

حضرت عمر نے سوال کیا: یہ اللہ کی جانب سے ہے یا اس کے رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اللہ کی جانب سے بھی ہے اور اس کے رسولؐ کی جانب سے بھی۔ پس اس مقام پر یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ

''اس دن انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا جائے گا جو وہ آگے بھیج چکا اور پیچھے چھوڑ آیا ہوگا''۔ (القیامہ، آیہ ۱۳)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا قَدَّمَ سے مراد جس کا اس کو حکم دیا گیا اور مَا اَخَّرَ سے مراد جو اس سے نہیں کیا جس کا اس کو حکم دیا گیا اور وہ ہے بحیثیت امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام پر سلام۔ (بحارالانوار، ج ۳۷، ص ۳۲۸، ح ۶۲، عن کشف الیقین)

اعرابی نے پوچھا: حَبْلُ اللّٰہ سے کیا مراد ہے؟

عَنْ جَعْفَرِ الْفَزَارِيِّ مُعَنْعَناً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَالِسٌ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِذْ وَرَدَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ، فَبَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا......''.

فَهٰذَا الْحَبْلُ الَّذِي اُمِرْنَا بِالْاِعْتِصَامِ بِهِ مَا هُوَ؟ قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ يَدَهُ عَلٰى كَتِفِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَقَالَ علیہ السلام: وِلَايَةُ هٰذَا.

قَالَ: فَقَامَ الْاَعْرَابِيُّ وَضَبَطَ بِكَفَّيْهِ اِصْبَعَيْهِ جَمِيعاً ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِهِ. قَالَ وَشَدَّ اَصَابِعَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی آیا اور حضورؐ کے سامنے دوزانو ہو کر

بیٹھ گیا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! میں نے سنا ہے کہ کتاب خدا میں ارشاد خداوندی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا......

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو"۔ (آل عمران، آیہ ۱۰۳)

پس جس رسی کے ساتھ ہمیں تمسک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: آنحضرتؐ نے اپنا دستِ مبارک علیؑ کے شانے پر مارا اور فرمایا: وہ رسی اس (علیؑ ابن ابی طالبؑ) کی ولایت ہے۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ اعرابی کھڑا ہوگیا اور اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا اور ہاتھوں کو دبایا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمدؐ اللہ کا رسول ہے اور اس رسی (علیؑ) سے متمسک ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۱۸-۱۹، عن تفسیر فرات الکوفی)

شجرۂ طیبہ سے کیا مراد ہے؟

رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، أَنَّهُ سُئِلَ الْآيَةِ، فَقَالَ علیہ السلام: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، أَصْلُهَا فِي دَارِي وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ.

فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَأَلْنَاكَ عَنْهَا فَقُلْتَ: "شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ علیہ السلام وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ"، ثُمَّ سَأَلْنَاكَ عَنْهَا فَقُلْتَ: "شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِي وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ"؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لِاَنَّ دَارِی وَدَارَ عَلِیٍّ غَداً وَاحِدَةٌ فِی مَکَانٍ وَاحِدٍ.

وروی ابن المغازلی فی کتابه نحو هذا.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت مجیدہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ یہ جنت کا درخت ہے کہ اس کی اصل میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں تمام جنتیوں کے گھروں میں ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! ہم نے آپؐ سے یہی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ جنت کا درخت ہے جس کی اصل علیؑ کے گھر میں ہے اور شاخیں اہل الجنہ کے گھروں میں ہیں۔ پھر آپؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے جواب دیا: یہ جنت کا درخت ہے کہ جس کی جڑیں میرے گھر میں اور شاخیں اہلِ جنت کے گھروں میں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ کل (جنت میں) میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی مکان میں ہوگا۔ اسی طرح کی روایت ابن مغازلی نے اپنی کتاب میں درج کی ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۶۹-۷۰، ح ۱۷، عن الطرائف)

فرمانِ خداوندی میں "سُوْر" سے کیا مراد ہے؟

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی الْعُبَیْدِیِّ عَنْ اَبِی مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ خَیْراً ، عَنْ شَرِیْكٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: "......فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَنَا السُّوْرُ وَعَلِیٌّ الْبَابُ.

جناب عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے اس آیت مجیدہ کے متعلق سوال فرمایا:

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهُ بَابٌ ۭ بَاطِنُهُ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ مِنَ الْعَذَابُ (الحدید، آیہ ۱۳)

"پھر ان کے درمیان ایک دیوار بنا دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے اندرونی حصّہ میں رحمت ہوگی اور اس کی بیرونی جانب عذاب ہوگا"۔

آنحضرت ﷺ نے جواب دیا: میں دیوار ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

(بحارالانوار، ج ۲۴، ص ۲۷۷، ح ۶۳، عن کنز الفوائد)

جنابِ علیؑ نے سوال کیا: میرے متعلق کیا نازل ہوا؟

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام يَقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ؟
قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا زِلْتَ مُبَشِّرًا بِالْخَيْرِ.
قَالَ ﷺ: لَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ قُرْآنًا.
قَالَ علیہ السلام: قُلْتُ وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!
قَالَ ﷺ: قُرِنْتَ بِجَبْرَئِيلَ، ثُمَّ قَرَأَ: "...... وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرًا". فَأَنْتَ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَنِيكَ، الصَّالِحُونَ.

جناب عمار ابن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے سنا کہ جناب فرماتے ہیں: مجھے رسولؐ خدا نے پکارا اور فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری دوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں یارسولؐ اللہ! آپ تو ہمیشہ خیر ہی کی خوشخبری دیتے ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے متعلق آیت نازل فرمائی ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! وہ کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تو جبرائیلؑ کے ساتھ تھا۔ پھر یہ آیت مجیدہ تلاوت فرمائی:

وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرًا

"اور جبرائیلؑ اور صالح مومنین اور فرشتے بھی اس کے بعد ان کے پشت پناہ ہیں"۔ (التحریم، آیہ ۴)

پس تو اور تیری اولاد میں سے مومنین ہی صالحین ہیں۔ (بحار الانوار، جلد ۳۶، ص ۲۹، ح ۶، عن امالی الصدوق)

جناب علیؑ نے سوال کیا: آپؐ کو غسل دینے میں میرا کون معاون و مددگار ہوگا؟

فِي رِوَايَةِ سُلَيمِ بْنِ قَيسِ الْهِلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيتُ عَلِيًّا عليه السلام وَهُوَ يُغَسِّلُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَقَدْ كَانَ أَوصٰى أَنْ لَا يُغَسِّلَهُ غَيرُ عَلِيٍّ عليه السلام وَأَخْبَرَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يُقَلِّبَ مِنْهُ عُضْواً إِلَّا قُلِّبَ لَهُ، وَقَدْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ يُعِينُنِي عَلٰى غُسْلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!

قَالَ صلى الله عليه وآله: جَبْرَئِيلُ.

فَلَمَّا غَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ، أَدْخَلَنِي وَأَدْخَلَ أَبَاذَرٍّ وَالْمِقْدَادَ وَفَاطِمَةَ عليها السلام وَحَسَناً عليه السلام وَحُسَيناً عليه السلام فَتَقَدَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ وَصَلّٰى عَلَيهِ وَعَائِشَةُ فِي الْحُجْرَةِ لَا تَعْلَمُ قَدْ أَخَذَ

جِبْرَئِيلُ بِبَصَرِهَا. ثُمَّ أَدْخَلَ عَشَرَةً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَشَرَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَيُصَلُّونَ وَيَخْرُجُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ......

جناب سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت جناب علیؑ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے۔ جناب رسولؐ خدا نے وصیت فرمائی تھی کہ علیؑ کے علاوہ مجھے کوئی اور غسل نہ دے۔

جناب سلمانؓ کہتے ہیں کہ جب بھی جناب علیؑ کسی عضو کو غسل دینے کی خاطر تبدیل کرنے کا ارادہ فرماتے تو وہ عضو خود بخود منقلب ہو جاتا۔ البتہ رسول اکرم کی رحلت سے قبل جناب علیؑ نے رسولؐ خدا سے پوچھا تھا:

یارسولؐ اللہ! آپ کا غسل دینے میں میرا معاون کون ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ۔

جب حضرت علیؑ رسولؐ خدا کو غسل دے چکے تو میں (سلمانؓ) ابوذرؓ، مقدادؓ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اندر داخل ہوئے۔ حضرت علیؑ مقدم ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے صف باندھ لی اور رسولؐ خدا پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عائشہ حجرہ میں موجود تو تھیں لیکن وہ اس بات کو جانتی نہ تھی کیونکہ جبرئیلؑ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ دے رکھا تھا۔ پھر مہاجرین اور انصار میں سے دس دس افراد آتے رہے اور رسولؐ پر نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین اور انصار میں سے کوئی ایک فرد بھی باقی نہ رہا جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ (بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۵۰۶، ح ۶)

جابرؓ نے سوال کیا: سلمانؓ، ابوذرؓ اور علیؑ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الْبَاقِرِ علیہ السلام قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ.
فَقَالَ علیہ السلام : سَلْمَانُ بَحْرُ الْعِلْمِ ، لَا يُقْدَرُ عَلٰى نَزْحِهٖ، سَلْمَانُ مَخْصُوصٌ بِالْعِلْمِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ. أَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَ سَلْمَانَ وَأَحَبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.
قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي أَبِي ذَرٍّ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَذَاكَ مِنَّا ، أَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحَبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.
قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي الْمِقْدَادِ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَذَاكَ مِنَّا ، أَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحَبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.
قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي عَمَّارٍ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : وَذَاكَ أَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحَبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.
قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ لِأُبَشِّرَهُمْ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِلَيَّ يَا جَابِرُ! إِلَيَّ يَا جَابِرُ! وَأَنْتَ مِنَّا ، أَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ أَبْغَضَكَ وَأَحَبَّ مَنْ أَحَبَّكَ.
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام ؟
فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ذَاكَ نَفْسِي.
فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي الْحَسَنِ علیہ السلام وَالْحُسَيْنِ علیہ السلام ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : هُمَا رُوحِي وَفَاطِمَةُ أُمُّهُمَا ابْنَتِي ، يَسُوؤُنِي

مَا سَاءَهَا وَيَسُرُّنِي مَا سَرَّهَا. أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي حَرْبٌ لِمَنْ
حَارَبَهُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ.
يَا جَابِرُ! إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْعُوَا اللهَ فَيَسْتَجِيبَ لَكَ فَادْعُهُ
بِأَسْمَائِهِمْ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ!

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلمان فارسیؓ کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: سلمانؓ علم کا ایسا دریا ہے کہ جس کی گہرائی کی مقدار معلوم نہیں کی جاسکتی۔ اوّل و آخر کا علم سلمانؓ کے ساتھ مخصوص ہے جو سلمانؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے اور اللہ اس سے محبت رکھتا ہے جو سلمانؓ کو محبت رکھتا ہو۔

جناب جابرؓ نے عرض کی: ابوذرؓ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے جو ابوذرؓ سے بغض رکھے اور اس سے محبت فرماتا ہے جو ابوذرؓ کو دوست رکھے۔

جابرؓ نے عرض کی: مقدادؓ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: وہ بھی ہم میں سے ہے۔ مبغوضِ خدا ہے وہ شخص جو مقدادؓ سے بغض رکھے اور محبوبِ خدا ہے وہ شخص جو مقدادؓ سے محبت رکھے۔

جابرؓ نے عمارؓ ابن یاسر کے متعلق سوال کیا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ بھی ہم میں سے ہے۔ مبغوضِ خدا ہے وہ شخص جو عمارؓ سے بغض رکھے اور محبوبِ خدا ہے وہ شخص جو اس سے محبت رکھے۔

جناب جابر ابن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں اُن سب کو خوشخبری سنانے کے لیے حضورؐ کے پاس سے نکلا۔ پس جیسے ہی میں مڑا حضورؐ نے مجھے پکارا: اے جابرؓ!

میرے قریب آؤ۔ تو بھی ہم میں سے ہے اللہ اس سے دشمنی رکھتا ہے جو تجھ سے دشمنی رکھے اور اللہ اسے دوست رکھتا ہے جو تجھے دوست رکھے۔

جابرؓ کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علی ابن ابی طالبؑ کے متعلق آپؐ کیا فرماتے ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا: وہ میرا نفس ہے۔

میں نے عرض کیا: حسن وحسین علیہما السلام کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

حضورؐ نے جواب دیا: وہ دونوں میری روح ہیں اور ان کی ماں فاطمہؑ میری بیٹی ہیں جس نے اسے ناخوش کیا، اس نے مجھے رنج پہنچایا اور جس نے اسے راحت دی، اس نے مجھے راحت دی اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے ان کے ساتھ صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی۔

اے جابرؓ! اگر تو چاہتا ہے کہ تو اللہ کو پکارے اور اللہ رب العزت تیری دعاؤں کو مستجاب فرمائے تو اللہ تعالیٰ کو ان کے اسماء کے ذریعے پکار۔ کیونکہ خدا کے نزدیک یہ اسماء محبوب ترین ہیں۔ (بحار الانوار، ص ۳۲۷-۳۲۸، ح ۶۳، عن الاختصاص للمفید)

"سجت" نامی شخص نے جنابِ علیؑ کی طرف اشارہ کر کے سوال کیا: یہ کون ہے؟

مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَابِسِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رهيم ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَزْهَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ: قَالَ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ

الْمُؤْمِنِيْنَ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ: مَنِ الَّذِي حَضَرَ سَجت الْفَارِسِيَّ وَهُوَ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ؟

فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا حَضَرَهُ مِنَّا أَحَدٌ.

فَقَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام: لٰكِنِّي كُنْتُ مَعَهُ وَقَدْ جَاءَهُ سجت وَكَانَ رَجُلًا مِنْ مُلُوكِ فَارِسٍ وَكَانَ ذَرِبًا، فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ! إِلٰى مَا تَدْعُو؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَدْعُو إِلٰى "شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

وَقُلْتُ أَنَا أَيْضاً: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ هٰذَا؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "هٰذَا خَيْرُ أَهْلِي وَأَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنِّي، لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَدَمُهُ مِنْ دَمِي وَرُوحُهُ مِنْ رُوحِي وَهُوَ الْوَزِيرُ مِنِّي فِي حَيَاتِي وَالْخَلِيفَةُ بَعْدَ وَفَاتِي، كَمَا كَانَ هَارُونُ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْهُ فَإِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ"، ثُمَّ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ!

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرماتے ہوئے کہا: جب سجت ایرانی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محوِ گفتگو تھا تو کیا تم میں سے کوئی موجود تھا؟

لوگوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی اس وقت موجود نہیں تھا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: لیکن میں اس وقت موجود تھا کہ سجت نامی

شخص حضور نبی کریمؐ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ یہ ایرانی سرداروں میں سے تھا اور بڑا فصیح و بلیغ شخص تھا۔ کہنے لگا: اے محمدؐ! آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا: میں اس چیز کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں اور وہ واحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کا عبد اور رسولؐ ہے۔

میں نے بھی کہا: میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کا عبد اور رسولؐ ہے۔

سبت نے سوال کیا: اے محمدؐ! یہ کون ہے؟

حضور نبی کریمؐ نے جواب دیا: یہ میری اہل میں سے بہتر اور نزدیک ترین ہستی ہے۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے، اس کی روح میری روح ہے۔ یہ میری زندگی میں میرا وزیر اور میری وفات کے بعد میرا خلیفہ ہے اور اس کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پس اس کی باتوں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ یہ حق پر ہے۔ پھر اس شخص کا نام عبداللہ رکھا۔ (بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۱۳۱، ح ۸۳، عن التوحید للصدوق)

ابن مسعودؓ نے سوال کیا: امام علیؑ کو آپؐ سے کیا نسبت ہے؟

اَلْمُفِيْدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ، عَنْ أُبَيٍّ، عَنْ أَبِي عرُوبَة، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ – وَكَفُّهُ فِي كَفِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَهُوَ يُقَبِّلُهُ – فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ مِنْكَ؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ : كَمَنْزِلَتِي مِنَ اللّٰهِ!

عبداللہ ابن مسعود روایت کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو علیؑ کے ہاتھ میں دے رکھا تھا اور اس کے بوسے لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جناب کے نزدیک علیؑ کی کیا منزلت ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: جو منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری ہے۔

(بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۳۱۹، ح ۳۱، عن امالی الشیخ الطوسی)

حضرت ابوبکر نے سوال کیا: کیا آپ علیؑ کو تین انبیاء پر قیاس کرتے ہیں؟

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، صَاحِبِ رَايَةِ عَلِيٍّ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ عليه السلام كَانَ فِي جَمْعٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أُرِيكُمْ آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَنُوحاً فِي فَهْمِهِ وَ إِبْرَاهِيمَ فِي حِكْمَتِهِ؟

فَلَمْ يَكُنْ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ طَلَعَ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقِسْتَ رَجُلاً بِثَلَاثَةٍ مِنَ الرُّسُلِ؟! بَخٍ بَخٍ لِهٰذَا الرَّجُلِ! مَنْ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا تَعْرِفُهُ يَا أَبَابَكْرٍ؟!

قَالَ: اَللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

قَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ! وَأَيْنَ مِثْلُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟!

حارث اعور جو کہ جناب علی علیہ السلام کا علم بردار تھا، کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان موجود تھے، آپؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسا شخص دکھاؤں جو جنابِ آدمؑ کے علم، جنابِ نوحؑ کے فہم اور جنابِ ابراہیمؑ کی حکمت کا وارث ہو؟

تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ حضرت علیؑ تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپ ایک شخص کو تین رسولوں پر قیاس فرما رہے ہیں۔ مبارک ہو اس شخص کو، وہ کون ہے اے رسولؐ خدا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابو بکر! کیا تم اُسے نہیں جانتے؟

حضرت ابو بکر نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ ابوالحسن علی ابن ابی طالب علیہما السلام ہے۔

حضرت ابو بکر نے کہا: اے ابوالحسنؑ! تجھے مبارک ہو۔ آپ کی مثل کون ہو سکتا ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۹، ص ۳۹، ح ۱، عن کشف الغمہ)

حضرت علیؑ نے سوال کیا: مجھے کون سی چیز عطا کی گئی یارسولؐ اللہ!

اِبْنُ الصَّلْتِ ، عَنِ ابْنِ عُقْدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَزْوِينِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ آبَائِهِ، قَالَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ أُعْطِيتَ ثَلَاثَةً لَمْ أُعْطَ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أُعْطِيتُ؟

فَقَالَ صلى الله عليه وآله : أُعْطِيتَ صِهْراً مِثْلِي وَلَمْ أُعْطَ، وَأُعْطِيتَ زَوْجَتَكَ فَاطِمَةَ وَلَمْ أُعْطَ وَأُعْطِيتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَلَمْ أُعْطَ مِثْلَهُمَا!

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد سے نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! تجھے تین چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھے عطا نہیں کی گئیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! مجھے کون سی چیزیں عطا کی گئیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تجھے مجھ جیسا سسر عطا کیا گیا جبکہ مجھے ایسا نہیں عطا کیا گیا، تجھے فاطمہؑ جیسی زوجہ عطا کی گئی جبکہ مجھے ایسی بیوی عطا نہیں کی گئی، تجھے حسن و حسین علیہم السلام جیسے بیٹے عطا کیے گئے جبکہ مجھے ایسے بیٹے عطا نہیں کیے گئے۔

(بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۸۹، ح، عن امالی الشیخ الطوسی)

وہ کون سے امور ہیں جن میں علیؑ نبیؐ کے ساتھ شریک ہیں؟

رُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: أُعْطِيتُ ثَلَاثاً وَعَلِيٌّ مُشَارِكِي فِيهَا، وَأُعْطِيَ عَلِيٌّ ثَلَاثاً وَلَمْ أُشَارِكْهُ فِيهَا.

فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا هٰذِهِ الثَّلَاثُ الَّتِي شَارَكَكَ فِيهَا عَلِيٌّ علیہ السلام؟

قَالَ علیہ السلام: لِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَعَلِيٌّ حَامِلُهُ: وَالْكَوْثَرُ لِي وَعَلِيٌّ سَاقِيهِ، وَلِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَعَلِيٌّ قَسِيمُهُمَا. وَأَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي أُعْطِيهَا وَلَمْ أُشَارِكْهُ فِيهَا، فَإِنَّهُ أُعْطِيَ ابْنَ عَمٍّ مِثْلِي وَلَمْ أُعْطَ مِثْلَهُ: وَأُعْطِيَ فَاطِمَةَ وَلَمْ أُعْطَ مِثْلَهَا، وَأُعْطِيَ وَلَدَيْهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَلَمْ أُعْطَ مِثْلَهُمَا.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا: مجھے تین چیزیں عطا کی گئیں جن میں علیؑ شریک ہے اور تین چیزیں علیؑ کو عطا کی گئیں جن میں میں شریک نہیں ہوں۔

جناب سے پوچھا گیا: یا رسولؐ اللہ! وہ کون سی تین چیزیں آپ کو عطا کی گئیں جن میں علیؑ شریک ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: لواء حمد مجھے عطا کیا گیا اُس کا اُٹھانے والا علیؑ ہوگا۔ کوثر مجھے عطا کی گئی ساقی کوثر علیؑ ہوگا۔ جنت و جہنم مجھے عطا کی گئیں لیکن ان کا تقسیم کرنے

والا علیؑ ہوگا۔ اور وہ تین چیزیں جو علیؑ کو عطا کی گئیں جن میں مَیں بھی شریک نہیں ہوں وہ یہ ہیں: اُسے مجھ جیسا ابن عم عطا کیا گیا جبکہ مجھے مجھ جیسا ابن عم عطا نہیں کیا گیا، اُسے فاطمہؑ جیسی زوجہ عطا کی گئی جبکہ مجھے فاطمہؑ جیسی زوجہ عطا نہیں کی گئی۔ اُسے حسنین شریفینؑ جیسے بیٹے عطا کیے گئے جبکہ مجھے ایسے بیٹے عطا نہیں کیے گئے۔ (بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۹۰، ح ۲، عن الروضۃ)

وہ پہلا کون شخص ہے جس نے لا إلہ الا اللہ کہا؟

اَلطَّالِقَانِيُّ، عَنِ الْجَلُودِيِّ، عَنِ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمَّارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ قَوْلُ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" وَأَفْضَلُ الْخَلْقِ أَوَّلُ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنْ أَوَّلُ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

قَالَ صلى الله عليه وآله : أَنَا ، وَأَنَا نُورٌ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ، أُوَحِّدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُكَبِّرُهُ وَأُقَدِّسُهُ وَأُمَجِّدُهُ! وَيَتْلُونِي نُورٌ شَاهِدٌ مِنِّي.

فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنِ الشَّاهِدُ مِنْكَ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصَفِيِّي وَ وَزِيرِي وَخَلِيفَتِي وَوَصِيِّي وَإِمَامُ أُمَّتِي وَصَاحِبُ حَوْضِي وَحَامِلُ لِوَائِي.

فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَنْ يَتْلُوهُ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: رسول کریمؐ فرماتے ہیں: افضل الکلام لا الٰہ الا اللہ ہے اور بہترین مخلوق وہ ہے جس نے سب سے پہلے لا الٰہ الا اللہ کہا۔

رسول کریمؐ سے سوال کیا: وہ پہلا شخص کون ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: کہ "میں" میں اللہ کے سامنے ایک نور تھا اس کی توحید بیان کرتا تھا، اس کی تسبیح، تکبیر، تقدیس اور تمجید کر رہا تھا اور میرے پیچھے ایک نور تھا جو میرا گواہ تھا۔

رسولؐ خدا سے پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! وہ گواہ کون ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: میرا بھائی علی ابن ابی طالبؑ ہے، وہ میرا وصی، وزیر، خلیفہ اور صفی ہے۔ میری اُمت کا امام ہے، میرا حوض کا ساتھی اور پرچم کا اُٹھانے والا ہے۔

پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! اس کے بعد کون ہے؟

فرمایا: حسن اور حسین علیہم السلام جو جوانانِ جنت کے سردار ہیں، پھر اُن کے بعد حسینؑ کی اولاد میں سے قیامت تک امام ہوں گے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۶۳، ح ۸۳، عن اکمال الدین)

امام علیؑ نے پوچھا: اہلِ نہروان کون ہیں؟

اَلْمُفِيدُ ، عَنِ ابْنِ قُولَوَيْهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عُلْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ آبَائِهِ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَنِي أَنْ أَتَّخِذَكَ أَخاً وَ وَصِيّاً فَأَنْتَ أَخِي وَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي عَلٰى أَهْلِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي مَنْ تَبِعَكَ فَقَدْ تَبِعَنِي وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ فَقَدْ تَخَلَّفَ عَنِّي وَمَنْ كَفَرَ بِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِي وَمَنْ ظَلَمَكَ فَقَدْ ظَلَمَنِي.

يَا عَلِيُّ! أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ.

يَا عَلِيُّ! لَوْلَا أَنْتَ لَمَا قُوتِلَ أَهْلُ النَّهْرِ.

قَالَ : فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ أَهْلُ النَّهْرِ؟

قَالَ علیہ السلام : قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے بھائی اور وصی کے لحاظ سے منتخب کروں۔ پس تو میرا بھائی، وصی ہے۔ جس نے تیری اتباع کی اس نے میری اتباع کی اور جس نے تیری مخالفت کی، اس نے میری مخالفت کی۔ جس نے تیرا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تجھ پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اے علیؑ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اے علیؑ! اگر تو نہ ہوتا تو اہلِ نہروان سے کوئی جنگ نہ کرتا۔

جناب علیؑ فرماتے ہیں: میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اہلِ نہروان کون ہیں؟ حضور نبی کریمؐ نے جواب دیا: ایسی قوم ہے جو اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح کمان سے تیر نکلتا ہے۔ (بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۱۱۵، ح ۵۳، ابن امالی الشیخ الطوسی)

ابن مسعودؓ نے پوچھا: کیا علیؑ تمام خوبیوں میں ہم سے افضل ہے؟

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرْجِيلٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام : هٰذَا أَفْضَلُكُمْ حِلْماً وَأَعْلَمُكُمْ عِلْماً وَأَقْدَمُكُمْ سِلْماً.

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَلَنَا بِالْخَيْرِ كُلِّهِ؟!

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَا عَلِمْتُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُهُ وَمَا أُعْطِيتُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَيْتُهُ وَلَا اسْتُوْدِعْتُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدِ اسْتَوْدَعْتُهُ.

قَالُوا: فَأَمْرُ نِسَائِكَ إِلَيْهِ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نَعَمْ.

قَالُوا : فِي حَيَاتِكَ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نَعَمْ ، مَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَمَنْ أَطَاعَهُ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، فَإِنْ دَعَاكُمْ فَاشْهَدُوا.

یزید ابن شرجیل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق فرمایا: یہ حلم کے لحاظ سے تم میں سے افضل ہے اور علم کے لحاظ سے اعلم ہے اور اسلام لانے کے لحاظ سے تم میں سے مقدم ہے۔

ابن مسعودؓ نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! کیا علیؑ تمام خوبیوں اور نیکیوں میں ہم پر فضیلت رکھتا ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: جس چیز کا مجھے علم عطا کیا گیا اس چیز کی تعلیم علیؑ کو دی گئی اور جو کچھ مجھے عطا کیا گیا وہی علیؑ کو عطا کیا گیا۔ اور جو چیز مجھے ودیعت کی گئی وہی علیؑ کو

ودیعت کی گئی۔

لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کی ازواج کا معاملہ بھی علیؑ کی طرف سپرد کیا گیا؟

فرمایا: ہاں۔

لوگوں نے پوچھا: کیا جناب کی زندگی میں؟

فرمایا: ہاں، جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ پس اگر وہ تمہیں پکارے (تو جواب دینا) اور حاضر ہو جانا۔ (بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۸۸، ح ۹، عن بصائر الدرجات)

جابر ابن عبداللہ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپ علیؑ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

اَلصَّدُوْقُ، عَنْ مَا جِيلَوَيْهِ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : ذَاكَ نَفْسِي.

قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : هُمَا رُوحَايَ وَفَاطِمَةُ أُمُّهُمَا ابْنَتِي، يَسُوؤُنِي مَا سَاءَهَا وَيَسُرُّنِي مَا سَرَّهَا أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ.

يَا جَابِرُ! إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ فَيَسْتَجِيبَ لَكَ فَادْعُهُ بِأَسْمَائِهِمْ ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: آپ علیؑ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: وہ میرا نفس ہے۔

میں نے پوچھا: حسنؑ وحسینؑ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ دونوں میری روح ہیں اور ان کی ماں فاطمہؑ میری دختر ہے۔ جس نے فاطمہؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے فاطمہؑ کو راحت پہنچائی اس نے مجھے راحت پہنچائی اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور میں اس سے جنگ کروں گا جس نے ان سے جنگ کی اور اس سے صلح رکھوں گا جس نے ان سے صلح کی۔

اے جابرؓ! جب تم اللہ کو پکارو اور یہ ارادہ رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے تو ان کے اسماء کا واسطہ دے کر پکارو کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ انہی کے اسماء ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۷۶، ح ۴۳، عن منتخب البصائر)

حضرت عائشہ نے کہا: آپؐ جنابِ علیؑ کو کھلاتے ہیں جبکہ مجھے نہیں۔

رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بَعَثَ عَلِيًّا يَوْماً فِي حَاجَةٍ، فَانْصَرَفَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَهُوَ فِي حُجْرَتِي، فَلَمَّا دَخَلَ عَلِيٌّ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ اِسْتَقْبَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِلَى وَسَطٍ وَاسِعٍ مِنَ الْحُجْرَةِ، فَعَانَقَهُ وَأَظَلَّتْهُمَا غَمَامَةٌ سَتَرَتْهُمَا عَنِّي، ثُمَّ زَالَتْ عَنْهُمَا فَرَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عُنْقُودَ عِنَبٍ أَبْيَضَ وَهُوَ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ عَلِيًّا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تَأْكُلُ وَتُطْعِمُ عَلِيًّا وَلَا تُطْعِمُنِي؟!

قَالَ صلى الله عليه وآله: إِنَّ هٰذَا مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ فِي الدُّنْيَا.

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علیؑ کو کسی کام کے لیے باہر بھیجا۔ جب حضرت علیؑ واپس آئے تو رسول کریمؐ میرے حجرہ میں موجود تھے۔ جب حضرت علیؑ حجرہ کے دروازے سے داخل ہوئے تو رسولؐ خدا نے حجرہ کے درمیان آ کر علیؑ کا استقبال کیا اور دونوں نے آپس میں معانقہ کیا۔ پس اس قت ان کے درمیان اور میرے درمیان ایک بادل کا ٹکڑا حائل ہو گیا اور وہ دونوں میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

جب بادل ان دونوں سے زائل ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسولؐ خدا کے ہاتھ میں سفید انگوروں کا خوشہ ہے، رسول کھا رہے ہیں اور علیؑ کو بھی کھلا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خود بھی کھا رہے ہیں اور علیؑ کو بھی کھلا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلاتے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ جنت کے پھلوں میں سے ہیں۔ نبیؑ یا وصی نبیؑ کے علاوہ دنیا میں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا۔ (بحارالانوار، ج ۳۷، ص ۱۰۱، ح ۳، عن الخرائج)

عبداللہ ابنِ عمرؓ نے رسولؐ خدا سے علیؑ کے متعلق سوال کیا

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَغَضِبَ وَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ وَمَقَامٌ كَمَنْزِلَتِي وَمَقَامِي ، إِلَّا النُّبُوَّةَ.

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا ، فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَاهُ بِالْجَنَّةِ.

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا ، قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ وَقِيَامَهُ وَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَائَهُ.

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ وَيَاْكُلَ مِنْ طُوْبٰى وَيَرٰى مَكَانَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ.

عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتا ہے کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی ابن ابی طالبؑ کے متعلق سوال کیا تو رسولؐ خدا غضبناک ہوئے اور فرمایا: قوم کو کیا ہو گیا کہ اس کے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی منزلت و مقام ہے جو میری منزلت اور مقام ہے ماسوائے نبوت کے۔

آگاہ رہو کہ جس نے علیؑ سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس پر اللہ راضی ہوا اور جس پر اللہ راضی ہے اس کے لیے جنت کافی ہے۔

آگاہ رہو جس نے علیؑ سے محبت کی اللہ اس کی نمازیں، روزے اور قیام قبول فرمائے گا اور اللہ اس کی دعا کو مستجاب فرمائے گا۔

آگاہ رہو جو شخص علیؑ سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیا سے اس وقت تک کوچ نہ کرے گا جب تک کہ کوثر میں سے پی نہ لے اور طوبیٰ میں سے کھا نہ لے اور جنت میں اپنے مکان کو دیکھ نہ لے۔ (لئالی الاخبار، ج ۷، ص ۲۲۱، ح ۱۳۳، عن فضائل الشیعہ للصدوق)

ابوسعید خدری نے پوچھا: علم الکتاب کس کے پاس ہے؟

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ شَاْنُهٗ "وَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ......"

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ذَاكَ وَصِيُّ اَخِيْ ، سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ.

فَقُلْتُ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: "...... قُلْ

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ".

قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : ذَاكَ اَخِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ.

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے:

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ...... (النمل، آیہ ۴۰)

"اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب میں سے علم تھا......

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میرے بھائی سلیمان بن داؤدؑ کا وصی تھا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کون مراد ہے:

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ...... (الرعد، آیہ ۴۳)

"کہہ دیجیے (اے رسولؐ) کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی بطور گواہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس علم الکتاب ہے"۔

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اس سے مراد میرا بھائی علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

(بحارالانوار، ج ۳۵، ص ۴۲۹، ح ۱، عن امالی الصدوق)

محبتِ علیؑ کا راز اور کس طرح محبتِ علیؑ عبادت ہے؟

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِمَّا رَوَاهُ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ، رِوَايَةَ الْاِرْبِلِيِّ، رَفَعَهُ اِلٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَوَقَفَ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَاءَ مِنْكَ رَسُوْلٌ يَدْعُوْنَا اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمْنَا، ثُمَّ اِلَى الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ

وَالْجِهَادِ فَرَأَيْنَاهُ حَسَناً ثُمَّ نَهَيْتَنَا عَنِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَالْغِيبَةِ وَالْمُنْكَرِ فَانْتَهَيْنَا ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُكَ، عَلَيْنَا أَنْ نُحِبَّ صِهْرَكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام ، فَمَا السِّرُّ فِي ذٰلِكَ وَمَا نَرَاهُ عِبَادَةً؟!

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : لِخَمْسِ خِصَالٍ:

أَوَّلُهَا : أَنِّي كُنْتُ يَوْمَ بَدْرٍ جَالِساً بَعْدَ أَنْ غَزَوْنَا، إِذْ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ علیہ السلام وَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: بَاهَيْتُ الْيَوْمَ بِعَلِيٍّ مَلَائِكَتِي وَهُوَ يَجُولُ بَيْنَ الصُّفُوفِ وَيَقُولُ: "اللّٰهُ أَكْبَرُ"، وَالْمَلَائِكَةُ تُكَبِّرُ مَعَهُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي ، لَا أُلْهِمُ حُبَّهُ إِلَّا مَنْ أُحِبُّهُ وَلَا أُلْهِمُ بُغْضَهُ إِلَّا مَنْ أُبْغِضُهُ.

وَالثَّانِيَةُ : أَنِّي كُنْتُ يَوْمَ أُحُدٍ جَالِساً وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ جِهَازِ عَمِّي حَمْزَةَ ، إِذْ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ علیہ السلام وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ : فَرَضْتُ الصَّلَاةَ وَوَضَعْتُهَا عَنِ الْمَرِيضِ وَفَرَضْتُ الصَّوْمَ وَوَضَعْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ وَفَرَضْتُ الْحَجَّ وَوَضَعْتُهُ عَنِ الْمُقِلِّ الْمُدْقِمِ وَفَرَضْتُ الزَّكَاةَ وَوَضَعْتُهَا عَمَّنْ لَا يَمْلِكُ النِّصَابَ وَجَعَلْتُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَيْسَ فِيهِ رُخْصَةٌ.

وَالثَّالِثَةُ : أَنَّهُ مَا أَنْزَلَ كِتَاباً وَلَا خَلَقَ خَلْقاً إِلَّا جَعَلَ لَهُ سَيِّداً، فَالْقُرْآنُ سَيِّدُ الْكُتُبِ الْمُنْزَلَةِ وَجَبْرَئِيلُ سَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ (أَوْ قَالَ : إِسْرَافِيلُ) وَأَنَا سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِيٌّ

سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَلِكُلِّ اَمْرٍ سَيِّدٌ وَحُبِّي وَحُبُّ عَلِيٍّ سَيِّدُ مَا تَقَرَّبَ بِهِ الْمُتَقَرِّبُوْنَ مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِمْ.

وَالرَّابِعَةُ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَلْقٰى فِي رَوْعِي : اَنَّ حُبَّهُ شَجَرَةُ طُوْبٰى ، اَلَّتِي غَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِيَدِهٖ.

وَالْخَامِسَةُ : اَنَّ جَبْرَئِيْلَ عليه السلام قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، نُصِبَ لَكَ مِنْبَراً عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَالنَّبِيُّوْنَ كُلُّهُمْ، عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَنُصِبَ لِعَلِيٍّ كُرْسِيًّا اِلٰى جَانِبِكَ اِكْرَاماً لَهُ.

فَمَنْ هٰذِهٖ خَصَائِصُهُ يَجِبُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحِبُّوْهُ.

فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ : سَمْعاً وَطَاعَةً.

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ بنی عامر میں سے ایک اعرابی آیا۔ اس نے کھڑے کھڑے رسولؐ خدا پر سلام کیا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! تیری جانب سے ایک قاصد آیا اور اس نے ہمیں اسلام کی دعوت دی۔ پس ہم نے اسلام قبول کیا۔ پھر اس نے ہمیں نماز، روزہ اور جہاد کا حکم دیا ہم نے اُسے نیکوکار پایا (ہم نے اس کی باتوں پر عمل کیا) پھر اس نے ہمیں زنا، چوری، غیبت اور بُری باتوں سے روکا۔ پس ہم برائیوں سے رُک گئے۔ پھر آپؐ کے قاصد نے ہم سے کہا کہ آپؐ کے داماد علی ابن ابی طالبؑ کی محبت ہم پر واجب ہے۔ پس آپ بتائیں کہ اس میں کیا راز ہے خصوصاً اس حالت میں کہ ہم اِس کو عبادت کے لحاظ سے دیکھیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: پانچ وجوہات کی بنا پر محبتِ علیؑ تم پر واجب ہے:

① جنگِ بدر سے فراغت کے بعد میں محوِ آرام تھا کہ مجھ پر جبرائیلؑ نازل ہوا

اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپؐ پر سلام بھیجتے ہیں اور بعد از سلام ارشادِ خداوندی ہے کہ آج کے دن علیؑ کے اردگرد ملائکہ کی صفیں تھیں اور جب علیؑ نعرۂ تکبیر بلند کرتا تھا تو ملائکہ بھی اس کے ساتھ تکبیر بلند کرتے تھے اور مجھے عزت و جلال کی قسم! میں کسی کو دوست نہیں رکھوں گا مگر وہ جو علیؑ کو دوست رکھے اور کسی سے بغض نہیں رکھوں گا مگر جو علیؑ سے بغض رکھے۔

② اور جنگِ اُحد میں جب میں اپنے چچا حمزہؓ کے کفن و دفن سے فارغ ہو کر بیٹھا تو میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور کہنے لگے: اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو فرض کیا لیکن اگر انسان بیمار ہو تو اس سے اس فرض کو اُٹھا لیا۔ میں نے روزہ فرض کیا لیکن مریض و مسافر سے اس حکم کو اُٹھا لیا۔ اسی طرح حج کو فرض کیا لیکن فقیر و غیر مستطیع سے اس حکم کو اُٹھا لیا۔ زکوٰۃ کو فرض کیا لیکن جس کا مال نصاب تک نہیں پہنچتا اس سے اس فرض کو اُٹھا لیا۔ میں نے علی ابن ابی طالبؑ کی محبت کو فرض قرار دیا لیکن اس میں کوئی رخصت و رعایت نہیں ہے۔

③ اللہ رب العزت نے نہ کوئی ایسی کتاب نازل کی اور نہ کوئی مخلوق پیدا کی مگر یہ کہ اس کے لیے ایک سردار قرار دیا۔ پس قرآن تمام کتابوں کی سردار ہے اور جبرائیلؑ تمام ملائکہ کا سردار ہے۔ (یا یہ فرمایا: اسرافیل تمام ملائکہ کا سردار ہے) میں تمام انبیاءؑ کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ ہر امر کے لیے ایک سردار ہوتا ہے اور میری محبت اور علیؑ کی محبت ہر اس امر کی سردار ہے جس کے ذریعے انسان اپنے رب کی اطاعت کر کے اس کا تقرب حاصل کر سکے۔

④ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں القا فرمایا: علیؑ کی محبت درختِ طوبیٰ ہے جسے اللہ خود اپنے یدِ قدرت سے جنت میں کاشت فرماتا ہے۔

⑤ جبرائیلؑ نے کہا: جب قیامت کا روز ہوگا (تو اے رسولؐ) آپ کا منبر

عرش کے دائیں جانب ہوگا اور تمام نبی عرش کے بائیں جانب تمہارے سامنے ہوں گے اور علیؑ کی کرسی عزت واکرام کی وجہ سے تیرے پاس ہوگی۔ پس یہی وجوہات ہیں کہ علیؑ کی محبت تم پر واجب ہے۔

اعرابی نے کہا: میں نے سنا اور اس کی اطاعت کی۔ (بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۱۲۸، ح ۱۱۹، عن کتاب المحتضر)

امیر المومنین کون ہے؟

اَلْفَحَّامُ عَنْ عَمِّهٖ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدُوسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَهَارٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَهْرَانَ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِيبٍ، اَخِي بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيبٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا وَاَخِي بُرَيْدَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ دَخَلَ اَبُوبَكْرٍ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ﷺ لَهٗ : اِنْطَلِقْ فَسَلِّمْ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟

قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ.

قَالَ: عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَاَمْرِ رَسُولِهٖ؟

قَالَ: نَعَمْ.

ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَسَلَّمَ فَقَالَ ﷺ اِنْطَلِقْ فَسَلِّمْ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟

قَالَ ﷺ : عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ.

قَالَ: عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَعَمْ.

عمرو ابن حصیب اور اس کا بھائی بریدہ بن حصیب روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں رسولؐ خدا کے پاس موجود تھے کہ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اکرمؐ پر سلام کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جاؤ اور امیر المومنین پر سلام کرو۔

حضرت ابوبکر نے کہا: یارسولؐ اللہ! امیر المومنین کون ہے؟

حضورؐ نے جواب دیا: علی ابن ابی طالبؑ۔

حضرت ابوبکر نے سوال کیا: یہ حکم خدا کی جانب سے ہے یا اس کے رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں (اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں کی جانب سے)

پھر حضرت عمر آئے اور رسول اکرمؐ پر سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: جاؤ اور امیر المومنین پر سلام کرو۔

حضرت عمر نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! کون امیر المومنین؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب۔

حضرت عمر نے کہا: یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے یا اس کے رسولؐ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں (یہ حکم اللہ و رسولؐ دونوں کی جانب سے ہے)۔

(بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۲۹۱، ح ۳، عن امالی الشیخ الطوسی)

سید الوصیین، امیر المومنین اور مسلمانوں کا سردار کون ہے؟

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ فِتْنَةٌ

مُظْلِمَةٌ، اَلنَّاجِي فِيهَا مَنْ تَمَسَّكَ بِعُرْوَةِ اللّٰهِ الْوُثْقٰى.

فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى؟

قَالَ ﷺ : وِلَايَةُ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ.

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ؟

قَالَ ﷺ : اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

قِيلَ: وَمَنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ؟

قَالَ ﷺ : مَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِمَامُهُمْ بَعْدِي.

قِيلَ: وَمَنْ مَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ؟

قَالَ ﷺ : أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ!

حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک ظلمت زدہ فتنہ آنے والا ہے۔ اس میں صرف وہی نجات پائے گا جو عروۃ الوثقیٰ سے تمسک رکھے گا۔

سوال کیا گیا: یارسولؐ اللہ! عروۃ الوثقیٰ کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: سید الوصیین کی ولایت۔

سوال کیا گیا: یارسولؐ اللہ! سید الوصیین کون ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: امیر المومنین۔

پوچھا گیا: امیر المومنین کون ہے؟

حضورؐ نے جواب دیا: مسلمانوں کا مولا اور میرے بعد اُن کا امام۔

سوال کیا گیا: مسلمانوں کا مولا و آقا کون ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: میرا بھائی علی ابن ابی طالبؑ۔ (بحارالانوار، ج ۳۷، ص ۳۰۷-۳۰۸، ج ۳۷، عن کشف الیقین)

جنابِ علیؑ کس طرح خلیفہ چہارم ہیں؟

اَلطَّالِقَانِيُّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّسَوِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ الْبَلْخِيِّ ، عَنْ خَالِهِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الرِّضَا ، عَنْ آبَائِهِ، عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ طُرُقَاتِ الْمَدِينَةِ ، إِذْ لَقِينَا شَيْخاً طَوِيلًا، كَثَّ اللِّحْيَةِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَحَّبَ بِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَابِعَ الْخُلَفَاءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ! أَلَيْسَ كَذٰلِكَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟!

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلٰى.

ثُمَّ مَضٰى.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا الَّذِي قَالَ لِي هٰذَا الشَّيْخُ وَتَصْدِيقُكَ لَهُ؟

قَالَ علیہ السلام : أَنْتَ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ: "......إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً......" وَالْخَلِيفَةُ الْمَجْعُولُ فِيهَا آدَمُ علیہ السلام.

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: "يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ......" فَهُوَ الثَّانِي.

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ حِكَايَةً عَنْ مُوسٰى حِيْنَ قَالَ لِهَارُونَ: "......اُخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ......" فَهُوَ هَارُونُ، إِذْ

اسْتَخْلَفَهُ مُوسٰى فِي قَوْمِهٖ وَهُوَ الثَّالِثُ.

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ " وَ أَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ......" فَكُنْتَ اَنْتَ الْمُبَلِّغَ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ وَاَنْتَ وَصِيِّي وَ وَزِيْرِي وَقَاضِي دَيْنِي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي فَاَنْتَ رَابِعُ الْخُلَفَاءِ...... اِلٰى آخر الخبر.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے آباء واجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب علیؑ فرماتے ہیں: ایک روز میں پیغمبرؐ خدا کے ساتھ مدینہ کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ ہماری ملاقات ایک بلند قامت بزرگ سے ہوئی جس کی داڑھی گھنی تھی۔ اس نے نبی کریمؐ پر سلام کیا اور رسولؐ خدا نے اسے خوش آمدید کہا اور پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: تجھ پر سلام ہو اے خلفاء میں سے چوتھے اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ کیا یہ وہی نہیں ہے یارسولؐ اللہ!؟

رسولؐ خدا نے اسے جواب دیا: ہاں۔

پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اس شخص کی اس سے کیا مراد تھی اور آپ کی تصدیق کا کیا مطلب ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: الحمدللہ! تو اسی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً...... (البقرہ، آیہ ۳۰)

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔

اور اس خلیفہ سے مراد جناب آدمؑ ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشادِ خداوندی ہے:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

النَّاسِ بِالْحَقِّ (ص، آیہ ۲۶)

"اے داؤدؑ! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کریں"۔

پس یہ دوسرا خلیفہ ہے۔ جب جناب موسیٰؑ نے ہارونؑ کو مخاطب کر کے فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس حکایت کو یوں بیان فرمایا:

اُخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ (الاعراف آیہ ۱۴۲)

"میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور اصلاح کرتے رہنا"۔

پس وہ ہارونؑ تھا جسے موسیٰؑ نے اپنی قوم میں خلیفہ نامزد فرمایا تھا اور وہ تیسرا خلیفہ تھا، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ أَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

"اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے"۔ (التوبہ، آیہ ۳)

پس تو ہی اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے مبلغ ہے اور تو میرا وصی، وزیر اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا اور میری طرف سے امانتوں کا ادا کرنے والا ہے۔ پس تو چوتھا خلیفہ ہے، الی آخر الخبر۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۴۱۷، ح ۲، عن عیون اخبار الرضا)

عباس ابن المطلبؓ نے پوچھا: بروز قیامت کون سوار ہوں گے؟

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عُقْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ خزيمة بْنِ مَاهَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقْتٌ، مَا فِيْهِ رَاكِبٌ إِلَّا نَحْنُ أَرْبَعَةٌ.

فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَمُّهُ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي اوَمَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ؟

قَالَ ﷺ : أَنَا عَلَى الْبُرَاقِ وَأَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ اللّٰهِ الَّتِي عَقَرَهَا قَوْمُهُ! وَعَمِّي حَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ عَلَى نَاقَتِيَ الْعَضْبَاءِ وَأَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ مُدَبَّجَةِ الْجَنْبَيْنِ ، عَلَيْهِ حُلَّتَانِ خُضْرَاوَانِ مِنْ كِسْوَةِ الرَّحْمٰنِ ، عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ، لِذٰلِكَ التَّاجِ سَبْعُونَ رُكْنًا، عَلَى كُلِّ رُكْنٍ يَاقُوتَةٌ حَمْرَاءُ، تُضِيءُ لِلرَّاكِبِ مَسِيرَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَبِيَدِهِ لِوَاءُ الْحَمْدِ ، يُنَادِي: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ" فَيَقُولُ الْخَلَائِقُ: مَنْ هٰذَا؟ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ! نَبِيٌّ مُرْسَلٌ؟! حَامِلُ عَرْشٍ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بَطْنِ الْعَرْشِ: لَيْسَ هٰذَا مَلَكاً مُقَرَّباً وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَصِيُّ رَسُولِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت ہم چار افراد کے علاوہ کوئی بھی سوار ہو کر نہ آئے گا۔

جناب عباس ابن عبدالمطلبؓ نے سوال کیا جو کہ رسولؐ خدا کے چچا تھے۔

میرے والدین آپ پر قربان ہوں وہ چار افراد کون ہیں؟

حضورؐ نے جواب میں فرمایا: ان میں سے پہلا میں ہوں کہ میں براق پر سوار ہو کر بروز قیامت آؤں گا، دوسرا میرا بھائی صالح نبیؑ ہوگا جو ناقۃ اللہ پر سوار ہو کر آئے گا جسے اس کی قوم نے پے کر دیا تھا، تیسرے میرے چچا حمزہؑ ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے، وہ میری عضباء نامی ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گے اور وہ ناقہ دونوں پہلوؤں سے مزین ہوگی اور علیؑ نے دو سبز رنگ کے حلّے زیب تن کیے ہوں گے جو رحمٰن کی طرف سے ہوں گے اور سر پر نور کا ایک تاج ہوگا کہ اس تاج کے ستر رکن ہوں گے اور ہر رکن پر سرخ یاقوت موجود ہوگا اور اس یاقوت کی روشنی مسافر سوار کے تین دن کی مسافت تک لے جائے گی اور اس کے ایک ہاتھ میں لواء حمد ہوگا اور ندا دے گا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس مخلوقات سوال کریں گی: یہ کون ہے آیا ملکِ مقرب ہے، نبی مرسل ہے یا حاملِ عرش ہے؟ تو عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا دے گا کہ نہ یہ ملکِ مقرب ہے اور نہ نبی مرسل ہے اور نہ حاملِ عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب، رب العالمین کے رسول کا وصی، امیر المومنین اور قائد غر المحجلین اور یہ بہشت کے باغات میں ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۷، ص ۲۳۳، ح ۳، عن امالی الشیخ طوسی)

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ کی تفسیر کیا ہے؟

اِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ: "يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ...... بِإِمَامِهِمْ......" قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مِنَ اللّٰهِ، يَقُومُونَ فِي النَّاسِ فَيُكَذِّبُونَهُمْ

وَيَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَأَشْيَاعُهُمْ، أَلَا، فَمَنْ وَالاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَمَعِي وَسَيَلْقَانِي، أَلَا وَمَنْ ظَلَمَهُمْ وَأَعَانَ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَكَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِي وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت مجیدہ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (الاسراء، آیہ ۷۱) "کہ اس دن تمام انسانوں کو اپنے امام کے ساتھ پکارا جائے گا" نازل ہوئی تو مسلمانوں نے رسولؐ خدا سے پوچھا: کیا آپ تمام انسانوں کے امام ہیں؟

حضور نبی کریمؐ نے جواب دیا: میں تمام انسانوں کی طرف سے اللہ کی جانب سے رسولؐ ہوں لیکن عنقریب اللہ کی جانب سے میری اہل بیتؑ میں سے تمام انسانوں کے لیے امام ہوں گے۔ وہ لوگوں میں قیام فرمائیں گے تو لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمۃ الکفر والضلال اور ان کے پیروکاران پر ظلم وستم کریں گے۔ آگاہ رہو! جس شخص نے ان کی اتباع کی اور ان سے محبت کی اور ان کی تصدیق کی پس وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے اور عنقریب میرے ساتھ ملاقات کرے گا۔

آگاہ رہو! جس نے ان پر ظلم کیا یا ان کے ظلم پر اعانت کی اور ان کو جھٹلایا نہ وہ مجھ سے ہے نہ میرے ساتھ ہے اور میں اس سے بری ہوں۔ (بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۲۶۵-۲۶۶، ح ۲۸، عن المحاسن للبرقی)

اہلِ جنت کون ہیں؟

عَنْ مَجْرُوحِ بْنِ زَيْدٍ الذُّهْلِيِّ - وَكَانَ فِي وَفْدِ قَوْمِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ - فَتَلَا صلی اللہ علیہ وآلہ هٰذِهِ الْآيَةَ: "لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ".

قَالَ : فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ؟
قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي وَسَلَّمَ لِهٰذَا، مِنْ بَعْدِي.
قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِكَفِّ عَلِيٍّ علیہ السلام - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ إِلَى جَنْبِهِ - فَرَفَعَهَا وَقَالَ : أَلَا إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَمَنْ حَادَّهُ فَقَدْ حَادَّنِي وَمَنْ حَادَّنِي فَقَدْ أَسْخَطَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.
ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ! حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي وَأَنْتَ الْعَلَمُ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمَّتِي.

مجروح بن زید ذہلی کی سرکردگی میں ایک وفد جو اسی کے خاندان سے تھا رسول کریم صلى الله عليه وآله کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسولؐ خدا نے اس آیت مجیدہ کی تلاوت کی:

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (الحشر، آیہ ۲۰)

"اہلِ جہنم اور اہلِ جنت برابر نہیں ہو سکتے، اہلِ جنت ہی کامیاب ہیں"۔

راوی کہتا ہے: ہم نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! اہلِ جنت کون ہیں؟
حضورؐ نے جواب دیا: جس نے میری اطاعت کی اور میرے بعد اس کو تسلیم کیا۔

راوی مجروح بن زید کہتا ہے: اس روز جناب علیؑ رسولؐ خدا کے قریب کھڑے تھے رسولؐ نے علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: آگاہ رہو کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ پس جس نے اس کی مخالفت کی اُس نے میری مخالفت کی اور جس

نے میری مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضب ناک کیا۔

پھر فرمایا: یا علیؑ! جس نے تیرے ساتھ جنگ کی اس نے میرے ساتھ جنگ کی اور جس نے تیرے ساتھ مسالمت کی اس نے میرے ساتھ مسالمت کی اور تو میرے اور میری اُمت کے درمیان نشان ہے۔ (بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۶۱، ح ۱۵، عن کنز جامع الفوائد)

حضرت علیؑ پہلے انسان ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: تَذَكَّرَ اَصْحَابُنَا الْجَنَّةَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اَوَّلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ.

فَقَالَ اَبُودُجَانَةَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا، وَعَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتُكَ؟

قَالَ ﷺ: بَلٰى، يَا اَبَا دُجَانَةَ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلّٰهِ لِوَاءً مِنْ نُورٍ، عَمُودُهُ مِنْ يَاقُوتٍ مَكْتُوبٌ عَلٰى ذٰلِكَ اللِّوَاءِ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، وَآلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" وَصَاحِبُ اللِّوَاءِ اِمَامُ الْقَوْمِ.

قَالَ: فَسُرَّ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ علیہ السلام فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَنَا وَشَرَّفَنَا بِكَ.

قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّكَ وَيَنْتَحِلُ مَوَدَّتَكَ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَنَا.

ثُمَّ قَرَاَ النَّبِيُّ ﷺ "اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنّٰتٍ وَنَهَرٍ فِي

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ"۔

جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ کر اہلِ جنت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ علی ابن ابی طالبؑ ہوگا۔

ابودجانہ انصاری نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے ہمیں یہ خبر نہیں دی تھی کہ اس وقت تک انبیاءؑ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپؐ جنت میں داخل نہ ہوں اور اس وقت تک کوئی اُمت جنت میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک کہ آپؐ کی اُمت جنت میں داخل نہ ہو؟

حضورؐ نے جواب دیا: ہاں، اے ابودجانہ! لیکن تو نہیں جانتا کہ اللہ رب العزت کے لیے ایک نور کا پرچم ہے جس کا عمود یاقوت کا ہوگا اور اس پرچم پر لکھا ہوگا۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَآلِ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اور اس پرچم کا اُٹھانے والا اس اُمت کا امام ہوگا۔

راوی کہتا ہے: اس بات پر جناب علیؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ثنائے کامل ہے اس اللہ کی جس نے آپؐ کے وسیلہ سے ہمیں کرامت و شرافت عطا کی۔

راوی کہتا ہے: حضور اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تجھے بشارت ہو جو شخص بھی آپ کو دوست رکھتا ہوگا اور آپؑ سے محبت رکھتا کرتا ہوگا اللہ اُسے قیامت کے دن ضرور ہمارے ساتھ اُٹھائے گا۔ پھر رسولؐ خدا نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ (القمر، آیہ ۵۴-۵۵)

"اہلِ تقویٰ یقیناً جنتوں اور نہروں میں ہوں گے، سچی عزت کے مقام پر صاحبِ اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں"۔ (بحار الانوار،

ج۸، ص ۵-۶، عن تفسیر علی بن ابراہیم)

السابقون المقربون کون ہیں؟

رَوَى الشَّيْخُ الطُّوسِيُّ رحمه الله عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: "وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ".

فَقَالَ صلى الله عليه وآله: قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ: ذَاكَ عَلِيٌّ وَشِيعَتُهُ، هُمُ السَّابِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ الْمُقَرَّبُونَ مِنَ اللّٰهِ بِكَرَامَتِهِ لَهُمْ.

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وآله سے سوال کیا: اللہ رب العزت کے اس فرمان کے متعلق وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ، اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ، آیہ ۱۰-۱۱) "اور سبقت لے جانے والے تو آگے بڑھنے ہی والے ہیں یہی وہ مقرب لوگ ہیں"۔

حضورؐ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ وہ علیؑ ہیں اور اس کے شیعہ ہیں جو جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور اپنی کرامت مخصوصہ کے لحاظ سے اللہ کے مقرب ہیں۔ (بحارالانوار، ج ۲۴، ص ۴، ص ۱۳)

اہلِ جہنم کون ہیں؟

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "فَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ".

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَصْحٰبُ النَّارِ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَاتَلَ عَلِيًّا بَعْدِي فَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ مَعَ الْكُفَّارِ، فَقَدْ كَفَرُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ.

أَلَا وَ إِنَّ عَلِيًّا بَضْعَةٌ مِنِّي ، فَمَنْ حَارَبَهُ فَقَدْ حَارَبَنِي
وَأَسْخَطَ رَبِّي.
ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَقَالَ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ! حَرْبُكَ حَرْبِي
وَسِلْمُكَ سِلْمِي وَأَنْتَ الْعَلَمُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ أُمَّتِي بَعْدِي.

جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب نبی کریمؐ نے یہ آیت مجیدہ تلاوت کی کہ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرہ، آیہ ۲۷۵) "یہی لوگ اہلِ جہنم ہیں اور اس میں رہیں گے ہمیشہ کے لیے"۔

کسی نے رسولؐ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! اہلِ جہنم کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: میرے بعد جس نے علیؑ سے جنگ کی وہی کفار کے ہمراہ اہلِ جہنم ہیں۔ پس جب ان کے پاس حق آ گیا تو انھوں نے حق کا انکار کر دیا۔

آگاہ رہو، علیؑ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور میرے رب کو غضب ناک کیا۔

پھر علیؑ کو بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! جو تیرے ساتھ جنگ کرنے والا وہ میرے ساتھ جنگ کرنے والا ہے۔ اور جو تیرے ساتھ مصالحت کرنے والا ہے وہ میرے ساتھ مصالحت کرنے والا ہے اور میرے بعد تو میرے اور میری اُمت کے درمیان نشان ہے۔

علیؑ کو ہم پر کس طرح فضیلت و برتری ہے؟

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ
أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، فَقَالُوا: مَا بَالُكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تُفَضِّلُ عَلَيْنَا عَلِيًّا فِي كُلِّ حَالٍ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : مَا أَنَا فَضَّلْتُهُ ، بَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضَّلَهُ؟
فَقَالُوا : وَمَا الدَّلِيلُ؟
فَقَالَ صلى الله عليه وآله :إِذَا تَقْبَلُوا مِنِّي فَلَيْسَ مِنَ الْمَوْتٰى عِنْدَكُمْ اَصْدَقُ مِنْ اَهْلِ الْكَهْفِ، وَاَنَا أَبْعَثُكُمْ وَعَلِيًّا ، فَاَجْعَلُ سَلْمَانَ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ، إِلٰى اَصْحٰبِ الْكَهْفِ حَتّٰى تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، فَمَنْ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ لَهُ وَأَجَابُوهُ كَانَ الْأَفْضَلَ.
قَالُوا : رَضِينَا.
فَاَمَرَ فَبُسِطَ بِسَاطٌ لَهُ وَدَعَا بِعَلِيٍّ عليه السلام فَأَجْلَسَهُ وَسَطَ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى قُرْنَةٍ مِنَ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ سَلْمَانَ عَلَى الْقُرْنَةِ الرَّابِعَةِ.
ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه وآله يَا رِيحُ! اِحْمِلِيهِمْ إِلٰى اَصْحٰبِ الْكَهْفِ وَرُدِّيهِمْ إِلَيَّ.
قَالَ سَلْمَانُ : فَدَخَلَتِ الرِّيحُ تَحتَ الْبِسَاطِ وَسَارَتْ بِنَا وَإِذَا نَحْنُ بِكَهْفٍ عَظِيمٍ فَحَطَّتْنَا عَلَيْهِ.
فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا سَلْمَانُ! هٰذَا الْكَهْفُ وَالرَّقِيمُ ، فَقُلْ لِلْقَوْمِ يَتَقَدَّمُونَ أَوْ نَتَقَدَّمُ؟
فَقَالُوا : نَحْنُ نَتَقَدَّمُ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا وَنَادٰى : يَا اَصْحٰبَ الْكَهْفِ!
فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ : فَقَامَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَعْدَهُمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا وَنَادٰى : يَا اَصْحٰبَ الْكَهْفِ!

فَصَاحَ الْكَهْفُ وَصَاحَ الْقَوْمُ مِنْ دَاخِلِهِ بِالتَّلْبِيَةِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْفِتْيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ فَزَادَهُمْ هُدًى!

فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخَا رَسُولِ اللّٰهِ وَوَصِيَّهُ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الْعَهْدَ بِإِيمَانِنَا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَبِالْوِلَايَةِ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! - لَكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، يَوْمِ الدِّينِ. فَسَقَطَ الْقَوْمُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَقَالُوا لِسَلْمَانَ : يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! رُدَّنَا.

فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ إِلَيَّ.

فَقَالُوا: يَا أَبَا الْحَسَنِ ! رُدَّنَا.

فَقَالَ علیہ السلام : يَا رِيحُ رُدِّينَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

فَحَمَلَتْنَا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَصَّ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُلَّ مَا جَرَىٰ وَقَالَ : هٰذَا حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ علیہ السلام أَخْبَرَنِي بِهِ.

فَقَالُوا: اَلْآنَ عَلِمْنَا أَنَّ فَضْلَ عَلِيٍّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مِنْكَ.

جناب سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپؐ ہر حالت میں علیؑ کو ہم پر فضیلت دیتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے اسے فضیلت عطا نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے

اُسے فضیلت دی ہے۔

ان تینوں حضرات نے کہا: اس کی کیا دلیل ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: تم میری بات تسلیم نہیں کرو گے بلکہ تمہارے نزدیک اصحاب کہف سے زیادہ کوئی بھی سچا نہیں ہے۔ میں تمہیں اور علیؑ کو اصحاب کہف کی طرف بھیجتا ہوں اور سلمانؓ کو تمہارے اُوپر گواہ قرار دیتا ہوں۔ تم وہاں جا کر اصحاب کہف پر سلام بھیجنا۔ پس جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ انھیں زندہ کر دے اور وہ جس کے سلام کا جواب دیں وہی افضل ہوگا۔

انھوں نے جواب دیا: ہم راضی ہیں۔

آنحضرتؐ نے ایک چادر لانے کا حکم دیا اور جناب علیؑ کو بلایا۔ چادر کو زمین پر بچھانے کے بعد علیؑ کو درمیان میں بیٹھنے کا حکم دیا اور ان میں سے باقی ہر ایک چادر کے ایک ایک کونے پر بیٹھ گئے اور سلمانؓ بھی چادر کے چوتھے کونے پر بیٹھ گئے۔

پھر حضورؐ نے ہوا کو حکم دیا کہ اے ہوا! ان کو اُٹھا اور اصحاب کہف تک لے جا اور پھر واپس میرے پاس لے آنا۔

سلمانؓ کہتا ہے کہ ہوا چادر کے نیچے داخل ہوئی (چادر بلندی تک پہنچ کر ایک طرف اُڑنا شروع ہوئی) یہاں تک کہ ہوا نے ہمیں ایک عظیم غار کے سامنے اُتار دیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! یہی کہف و رقیم ہے۔ ان سے کہو پہلے یہ سلام کریں گے یا میں سلام کروں؟

انھوں نے جواب دیا: پہلے ہم سلام کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک باری باری کھڑا ہوا، دو رکعت نماز پڑھی، دعا مانگی اور پکارا: یا اصحاب کہف! لیکن کسی ایک کا جواب بھی نہ آیا۔ پھر امیر المومنین حضرت علیؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی اور پکارے: یا اصحاب کہف!

پس غار ایک جانب سے پھٹ گئی اور پھٹی ہوئی جگہ سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سب لوگ داخل ہوئے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے اس انداز سے سلام کیا:

السلام علیکم اے جوانو کہ جو اپنے رب پر ایمان لائے اور اس نے ان کی ہدایت میں اضافہ کیا۔

اصحابِ کہف کی طرف سے جواب آیا: علیک السلام اے رسولؐ خدا کے بھائی، وصی اور امیر المومنینؑ۔ یقیناً اللہ نے ہم سے اللہ پر، اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی ولایت پر ایمان لانے کا عہد لیا تھا۔ قیامت کے دن تک کے لیے جو جزا و سزا کا دن ہے۔ پس وہ لوگ (معترض) منہ کے بل زمین پر گر پڑے اور سلمان سے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! اب ہمیں واپس چلنا چاہیے۔

سلمان نے کہا: یہ میرے اختیار و قدرت میں نہیں ہے۔

پھر وہ کہنے لگے: اے ابوالحسنؑ! ہمیں واپس مدینہ لے جا۔

حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: اے ہوا! ہمیں رسولؐ خدا کے پاس واپس لے جا۔

ہوا نے ہمیں اُٹھایا کہ اچانک ہم نے اپنے آپ کو رسولؐ خدا کے سامنے موجود پایا۔ (ہماری گفتگو سے پہلے) رسولؐ خدا نے تمام ماجرا جو ہمارے ساتھ پیش آیا تھا بیان فرمایا اور کہا: یہ خبر مجھے میرے دوست جبرائیلؑ نے بیان کی ہے۔

وہ تینوں (ابوبکر، عمر، عثمان) کہنے لگے: اب ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ علیؑ کو ہم پر فضیلت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے نہ کہ آپؐ نے۔ (بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۱۴۵، ح ۱۰، عن ارشاد القلوب)

حضرت علیؑ کے مالِ غنیمت میں سے دو حصے کس طرح ہو سکتے ہیں؟

اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: غَزَى النَّبِيُّ ﷺ غَزَاةً فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ – وَكَانَ عَلِيٌّ علیہ السلام تَخَلَّفَ عَلٰى أَهْلِهِ – فَقَسَّمَ الْمَغْنَمَ فَدَفَعَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام سَهْمَيْنِ ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَفَعْتَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَهْمَيْنِ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ مُتَخَلِّفٌ؟

فَقَالَ ﷺ : مَعَاشِرَ النَّاسِ ! نَاشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْفَارِسِ الَّذِي حَمَلَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مِنْ يَمِينِ الْعَسْكَرِ فَهَزَمَهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ لِي مَعَكَ سَهْماً وَقَدْ جَعَلْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟! وَهُوَ جَبْرَئِيلُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ ! نَاشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، هَلْ رَأَيْتُمُ الْفَارِسَ الَّذِي حَمَلَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مِنْ يَسَارِ الْعَسْكَرِ ثُمَّ رَجَعَ فَكَلَّمَنِي وَقَالَ لِي: "يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ لِي مَعَكَ سَهْماً وَقَدْ جَعَلْتُهُ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ؟! وَهُوَ مِيكَائِيلُ.

فَوَاللّٰهِ مَا دَفَعْتُ إِلٰى عَلِيٍّ إِلَّا سَهْمَ جَبْرَئِيلَ علیہ السلام وَمِيكَائِيلَ علیہ السلام.

فَكَبَّرَ النَّاسُ بِأَجْمَعِهِمْ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک غزوہ سے فارغ ہوکر واپس مدینہ تشریف لائے اور اس غزوہ میں علیؑ نے شرکت نہ کی۔ جب رسولؐ خدا نے مالِ غنیمت کو تقسیم کیا تو حضرت علیؑ کو دو حصے عطا کیے۔ سلمان کہنے لگے: علیؑ نے تو جنگ میں شرکت بھی نہیں کی اور آپؐ نے اسے دو حصے عطا کر دیے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اے لوگو! تمہیں اللہ اور رسولؐ کی قسم! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب ہم جنگ کر رہے تھے تو ایک گھوڑے سوار دشمن کے یمین لشکر پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہا تھا اور اس نے انھیں شکست کھانے پر مجبور کر دیا۔ جنگ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میرا بھی مالِ غنیمت میں سے ایک حصہ ہے جو میں علی ابن ابی طالبؑ کو دیتا ہوں اور وہ جبرئیلؑ تھا۔

اے لوگو! تمہیں اللہ و رسولؐ کی قسم! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ سوار دشمن کے بائیں جانب کے لشکر پر حملہ کر رہا تھا۔ جنگ کے بعد وہ میرے پاس آیا اور مجھے کہنے لگا: اے محمدؐ! میرا بھی ایک حصہ ہے جو میں علیؑ کو دیتا ہوں اور وہ میکائیلؑ تھا۔ اللہ کی قسم! میں نے صرف جبرئیلؑ و میکائیلؑ کے حصے علیؑ کو عطا کیے ہیں۔

اس وقت سب لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ (بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۹۴، ح ۴۴، عن علل الشرائع والامالی للصدوق)

ابن عباسؓ: یارسولؐ اللہ! آپ کا وقتِ رحلت قریب ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (لَمَّا) حَضَرَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْوَفَاةُ، حَضَرْتُهُ، فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ دَنَا أَجَلُكَ فَمَا تَأْمُرُنِي؟

قَالَ ﷺ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! خَالِفْ مَنْ خَالَفَ عَلِيًّا وَلَا تَكُنْ لَهُمْ ظَهِيراً وَلَا وَلِيًّا.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَلِمَ لَا تَأْمُرُ النَّاسَ بِتَرْكِ مُخَالَفَتِهِ؟
فَبَكٰى صلی اللہ علیہ وآلہ حَتّٰى أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! سَبَقَ الْكِتَابُ فِيهِمْ وَعِلْمِ رَبِّي، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِمَّنْ خَالَفَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْكَرَ وَلَايَتَهُ وَحَقَّهُ، حَتّٰى يُغَيِّرَ اللّٰهُ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ.
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، فَاسْلُكْ طَرِيقَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمِلْ مَعَهُ حَيْثُ مَالَ وَارْضَ بِهِ إِمَامًا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ.
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِحْذَرْ أَنْ يَدْخُلَكَ فِيهِ شَكٌّ، فَإِنَّ الشَّكَّ فِي عَلِيٍّ علیہ السلام كُفْرٌ بِاللّٰهِ!

جناب ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسولؐ خدا کی رحلت کا وقت قریب آیا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپ کا وقتِ وفات قریب ہے میرے لیے کیا حکم ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اے ابن عباسؓ! تو اس کی مخالفت کر جو علیؑ کی مخالفت کرے اور اس کا پشت پناہ اور دوست نہ بن۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ لوگوں کو علیؑ کی مخالفت ترک کرنے کا حکم کیوں نہیں دیتے؟

آنحضرتؐ اتنا روئے کہ غش کر گئے۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو فرمایا:

اے ابن عباسؓ! سابقہ کتب میں بھی موجود ہے اور میرا رب بھی جانتا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ جو بھی علیؑ کا مخالف ہے اور اس کی ولایت وحق کا انکاری ہے اس وقت تک دنیا سے خارج نہیں ہوگا جب تک

کہ اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں کو تبدیل نہ کردے۔

اے ابن عباسؓ! اگر تو چاہتا ہے کہ جب تو اللہ سے ملاقات کرے اور وہ تجھ سے راضی ہو تو علی ابن ابی طالبؑ کے راستے پر چلنا اور اس کی امامت پر راضی رہنا۔ دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور محبت رکھ اس سے جو علیؑ سے محبت رکھے۔

اے ابن عباسؓ! علیؑ کے متعلق شک کرنے سے بچو کیونکہ علیؑ کے متعلق شک کرنا اللہ کے نزدیک کفر ہے۔ (بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۳۱۹ - ۳۲۰، ح ۷، عن امالی الشیخ)

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ" میں حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْبَرِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهُ سَأَلَهُ اَعْرَابِيٌّ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ......" فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلٰى كَتِفِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ: يَااَعْرَابِيُّ! هٰذَا حَبْلُ اللّٰهِ، فَاعْتَصِمْ بِهِ.

فَدَارَ الْأَعْرَابِيُّ مِنْ خَلْفِ عَلِيٍّ وَالْتَزَمَهُ.

ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي اعْتَصَمْتُ بِحَبْلِكَ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

ایک اعرابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ...... میں "حبل اللہ" سے کیا مراد ہے؟

رسولؐ خدا نے اعرابی کا ہاتھ پکڑ کر علیؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اے اعرابی! یہی اللہ کی رسی ہے پس اسی سے تمسک رکھو۔

پس اعرابی جناب علیؑ کے پیچھے آیا اور علیؑ کو اپنے سینے سے لگایا اور کہنے لگا:

اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیری رسی سے تمسک کیا ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص اس بات سے مسرور ہونا چاہتا ہے کہ وہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص کو دیکھے تو وہ اس کی طرف دیکھے۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۱۶، ح ۸، عن مناقب آل ابی طالب لابن شہر آشوب)

وہ کون سا دروازہ ہے جس میں داخل ہونے والا عذابِ جہنم سے مامون ہو جاتا ہے!

مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الْمِائَةِ الْحَدِيثِ الَّتِي جَمَعَهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْاَصْبَغِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِعْلَمُوا اَنَّ لِلّٰهِ بَاباً، مَنْ دَخَلَهُ اَمِنَ مِنَ النَّارِ.
فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِهْدِنَا اِلٰى هٰذَا الْبَابِ حَتّٰى نَعْرِفَهُ؟
قَالَ صلى الله عليه وآله: هُوَ عَلِيُّ اَبِي طَالِبٍ، سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَاَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَخَلِيفَتُهُ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَعْرِفَ الْحُجَّةَ بَعْدِي، فَلْيَعْرِفْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَوَلّٰى وَلَايَةَ اللّٰهِ، فَلْيَقْتَدِ

بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِي، فَاِنَّهُمْ خُزَّانُ عِلْمِي.

فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا عِدَّةُ الْاَئِمَّةِ؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَاجَابِرُ! سَأَلْتَنِي - رَحِمَكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ بِاَجْمَعِهٖ - عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الشُّهُورِ وَهِيَ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّٰهِ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَعِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الْعُيُونِ الَّتِي انْفَجَرَتْ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ علیہ السلام حِينَ ضَرَبَ بِعَصَاهُ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً! وَعِدَّتُهُمْ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً......" فَالْاَئِمَّةُ - يَاجَابِرُ! اَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: اے لوگو! جان لو کہ اللہ کے لیے ایک دروازہ ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ آتشِ جہنم سے بچ جائے گا۔

اس موقع پر ابوسعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! ہمیں اس باب کے متعلق ہدایت فرمایئے تا کہ ہم اس کو پہچان لیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ علی ابن ابی طالبؑ ہے، سیدالوصیین، امیرالمومنین، برادرِ رسولؐ ربّ العالمین اور رسولؐ کی جانب سے تمام لوگوں پر اس کا خلیفہ ہے۔

اے لوگو! جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ میرے بعد حجت کو پہچانے، پس

وہ علی ابن ابی طالبؑ کو پہچانے۔

اے لوگو! جو شخص اس بات سے سرور ہونا چاہتا ہے کہ وہ ولایتِ الٰہی سے متصل ہو وہ علی ابن ابی طالبؑ کی اقتداء کرے اور میری اولاد میں سے آئمہ علیہم السلام کی اقتداء کرے، یقیناً وہ میرے علم کے خزانے ہیں۔

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یا رسولؐ اللہ! آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: اے جابرؓ! تو نے مجھ سے سوال کیا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ ان کی تعداد سال کے مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور کتاب اللہ میں اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اس دن سے کہ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا اور ان کی تعداد ان چشموں کی تعداد کے برابر ہیں جو موسیٰ ابن عمران کے لیے جاری ہوئے تھے۔ جب اس نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہوئے۔ اُن آئمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے کہ جن کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا...... (المائدہ، آیہ ۱۲)

"اور تحقیق اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ہم نے ان کے لیے بارہ نقیب مبعوث کیے......"

اے جابرؓ! ان میں سے پہلا علی ابن ابی طالبؑ ہوگا اور آخری قائمؑ ہوگا۔

(بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۶۳-۲۶۴، ح ۸۴، عن کشف الیقین)

انس بن مالک: حضرت علیؑ آپؐ کا بھائی کس طرح ہوسکتا ہے؟

اِبْنُ حُشَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُطَاعٍ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ

الْقَوَّاصِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَغْلَتَهُ، فَانْطَلَقَ إِلَى جَبَلِ آلِ فُلَانٍ وَقَالَ: يَا أَنَسُ! خُذِ الْبَغْلَةَ وَانْطَلِقْ إِلَى مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، تَجِدُ عَلِيًّا جَالِسًا، يُسَبِّحُ بِالْحَصَى، فَأَقْرِأْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَاحْمِلْهُ عَلَى الْبَغْلَةِ وَأْتِ بِهِ إِلَيَّ.

قَالَ أَنَسٌ (خَادِمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ): فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ عَلِيًّا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَغْلَةِ فَأَتَيْتُ بِهِ إِلَيْهِ. فَلَمَّا أَنْ بَصُرَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ!

قَالَ ﷺ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ! اِجْلِسْ فَإِنَّ هٰذَا مَوْضِعٌ قَدْ جَلَسَ فِيهِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مُرْسَلًا، مَا جَلَسَ فِيهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَحَدٌ إِلَّا وَأَنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَقَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعٍ كُلِّ نَبِيٍّ أَخٌ لَهُ، مَا جَلَسَ مِنَ الْإِخْوَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَأَنْتَ خَيْرٌ مِنْهُ.

قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى سَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْهُمَا وَدَنَتْ مِنْ رُءُوسِهِمَا، فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ إِلَى السَّحَابَةِ، فَتَنَاوَلَ عُنْقُودَ عِنَبٍ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَقَالَ ﷺ: كُلْ يَا أَخِي! فَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيْكَ.

قَالَ اَنَسٌ: فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِيٌّ أَخُوكَ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نَعَمْ عَلِيٌّ اَخِي.
قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! صِفْ لِي كَيْفَ عَلِيٌّ اَخُوكَ؟
قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ مَاءً تَحْتَ الْعَرْشِ ، قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِثَلَاثَةِ آلافِ عَامٍ وَأَسْكَنَهُ فِي لُؤْلُؤَةٍ خَضْرَاءَ فِي غَامِضِ عِلْمِهِ اِلٰى أَنْ خَلَقَ آدَمَ ، فَلَمَّا اَنْ خَلَقَ آدَمَ ، نَقَلَ ذٰلِكَ الْمَاءَ مِنَ اللُّؤْلُؤَةِ، فَأَجْرَاهُ فِي صُلْبِ آدَمَ اِلٰى اَنْ قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ نَقَلَهُ فِي صُلْبِ شَيْثٍ.
فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ الْمَاءُ يَنْتَقِلُ مِنْ ظَهْرٍ اِلٰى ظَهْرٍ حَتّٰى صَارَ فِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، ثُمَّ شَقَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نِصْفَيْنِ فَصَارَ نِصْفُهُ فِي اَبِي ، عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَنِصْفٌ فِي اَبِي طَالِبٍ، فَأَنَا مِنْ نِصْفِ الْمَاءِ وَعَلِيٌّ مِنَ النِّصْفِ الْآخَرِ، فَعَلِيٌّ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.
ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيراً".

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خچر پر سوار ہوکر کوہِ آل فلاں پر تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو فرمایا: اے انس! میرے خچر کو فلاں مقام پر لے جا۔ وہاں علی ابن ابی طالب کنکریوں کے ساتھ تسبیح خدا میں مشغول ہوگا۔ میری طرف سے اُسے سلام کہنا اور اُسے خچر پر سوار کر کے میرے پاس لے آنا۔

انس کہتا ہے کہ میں چلا اور جیسا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا علی ابن ابی طالبؑ

کو موجود پایا۔ میں نے علیؑ کو خچر پر سوار کیا اور نبی اکرمؐ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب علیؑ کی نظر رسولِ خداؐ پر پڑی تو علیؑ نے فرمایا: السلام علیک یا رسولؐ اللہ!

آنحضرتؐ نے فرمایا: وعلیک السلام یا ابا الحسن۔ یہاں بیٹھ جا، یہ وہ مقام ہے جہاں پر ستر نبی مرسل بیٹھے تھے اور ان انبیاء میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ بہتر نہیں تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پر ہر ایک نبی کا بھائی بھی بیٹھا لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی آپ سے زیادہ بہتر نہیں تھا۔

انس کہتا ہے: میں نے دیکھا ایک بادل کے ٹکڑے نے ان دونوں پر سایہ کیا اور ان کے سروں کے بالکل قریب آ گیا۔ نبی اکرمؐ نے اپنے دستِ مبارک کو اس بادل کی طرف بلند کیا اور اس میں سے انگوروں کا ایک خوشہ لیا اور اسے اپنے اور علیؑ کے درمیان رکھا اور فرمایا: اے بھائی! کھاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تیری اور میری جانب ہدیہ ہے۔

انس کہتا ہے: میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! کیا علیؑ آپؐ کے برادر ہیں؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: ہاں علیؑ میرا بھائی ہے۔

میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے بتائیں کہ علیؑ آپؐ کے کس طرح بھائی ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنابِ آدمؑ سے تین ہزار سال قبل عرش کے نیچے پانی کو خلق فرمایا اور اپنے علم و دانش کی پیچیدگیوں کے ساتھ اس پانی کو لولو خضراء میں ساکن کیا۔ یہاں تک کہ جنابِ آدمؑ کی تخلیق فرمائی۔ جب جنابِ آدمؑ کی تخلیق فرمائی تو اس پانی کو اس لولو سبز سے نکال کر صلبِ آدمؑ میں قرار دیا۔ جب جنابِ آدم علیہ السلام کی روح قبض کی تو اس پانی کو نقل کر کے صلبِ شیثؑ میں قرار دیا۔

پھر اسی طرح ایک پشت سے دوسری پشت تک میں وہ پانی منتقل ہوتا رہا یہاں

تک کہ صلب عبدالمطلب تک پہنچا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصّہ کو میرے باپ عبداللہ بن عبدالمطلب کے صلب میں قرار دیا اور نصف کو ابوطالبؑ کے صلب میں قرار دیا۔ پس اس کے نصف حصّہ سے مَیں اور دوسرے نصف حصّہ سے علیؑ پیدا ہوئے۔ پس علی ابن ابی طالبؑ میرے دین و دنیا میں بھائی ہیں۔ پھر رسولؐ خدا نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۝ (الفرقان، آیہ ۵۴)

"اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا اور آپ کا پروردگار بڑی طاقت والا ہے"۔

(بحارالانوار، ج ۳۹، ص ۱۲۲، ۱۲۳، ح ۶، عن امالی الشیخ طوسی)

خبیث الولادۃ ہونے کی کیا علامت ہے؟

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام: یَا عَلِیُّ! لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مَنْ طَابَتْ وِلَادَتُهٗ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهٗ ، وَلَا یُوَالِیْكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُعَادِیْكَ اِلَّا كَافِرٌ.

فَقَامَ اِلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَرَفْنَا خَبِیْثَ الْوِلَادَةِ وَالْكَافِرَ، فِیْ حَیَاتِكَ بِبُغْضِ عَلِیٍّ وَعَدَاوَتِهٖ ، فَمَا عَلَامَةُ خَبِیْثِ الْوِلَادَةِ وَالْكَافِرِ بَعْدَكَ اِذَا اَظْهَرَ الْاِسْلَامَ بِلِسَانِهٖ وَاَخْفٰی مَكْنُوْنَ سَرِیْرَتِهٖ؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ! اِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامُكُمْ بَعْدِیْ وَخَلِیْفَتِیْ عَلَیْكُمْ، فَاِذَا مَضٰی فَالْحَسَنُ

ثُمَّ الْحُسَيْنُ، اِبْنَایَ، اِمَامُكُمْ بَعْدَهُ وَخَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ ، أَئِمَّتُكُمْ وَخُلَفَائِي عَلَيْكُمْ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

قَائِمُ أُمَّتِي، يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوراً. لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مَنْ طَابَتْ وِلَادَتُهُ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهُ وَلَا يُوالِيهِمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُعَادِيهِمْ إِلَّا كَافِرٌ. مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِي وَمَنْ أَنْكَرَنِي فَقَدْ أَنْكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَنِي وَمَنْ جَحَدَنِي فَقَدْ جَحَدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ، لِأَنَّ طَاعَتَهُمْ طَاعَتِي وَطَاعَتِي طَاعَةُ اللهِ وَمَعْصِيَتَهُمْ مَعْصِيَتِي وَمَعْصِيَتِي مَعْصِيَةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

يَا ابْنَ مَسْعُودٍ ! اِيَّاكَ اَنْ تَجِدَ فِي نَفْسِكَ حَرَجاً مِمَّا أَقْضِي، فَتَكْفُر. فَبِعِزَّةِ رَبِّي مَا اَنَا مُتَكَلِّفٌ وَلَا نَاطِقٌ عَنِ الْهَوىٰ فِي عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِمْ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ: اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَى خُلَفَائِي وَأَئِمَّةَ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي وَعَادِ مَنْ عَادَاهُم وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا تُخْلِ الْأَرْضَ مِنْ قَائِمٍ مِنْهُمْ بِحُجَّتِكَ ظَاهِرٍ مَشْهُورٍ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، لِئَلَّا يُبْطِلُوا دِينَكَ وَحُجَّتَكَ وَبَيِّنَاتِكَ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : يَا ابْنَ مَسْعُودٍ! قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ فِي مَقَامِي هٰذَا مَا إِنْ فَارَقْتُمُوهُ هَلَكْتُمْ وَ إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ

نَجَوْتُمْ، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام کو فرمایا: یا علیؑ! تجھ سے محبت نہیں رکھے گا مگر وہ جو طیب الولادت ہوگا اور تجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر جو خبیث الولادت ہوگا۔ تجھے دوست نہیں رکھے گا مگر مومن اور تجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا مگر کافر۔

اس موقع پر عبداللہ ابنِ مسعود کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! بغضِ علیؑ اور دشمنِ علیؑ کی وجہ سے آپ کی زندگی میں تو ہم خبیث الولادت اور کافر کو پہچان لیں گے لیکن جنابؐ کی وفات کے بعد خبیث الولادت اور کافر کی کیا پہچان ہے جب کہ وہ زبان سے اسلام کا اظہار کرتا ہو اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھتا ہو؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میرے بعد یقیناً علی ابن ابی طالبؑ تمہارے امام ہیں اور تجھ پر میرے خلیفہ ہیں۔ اور اُن کے بعد میرے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ تمہارے امام اور تم پر میرے خلیفہ ہیں۔ پھر ان کے بعد حسینؑ کی اولاد میں سے نو (۹) جو ایک کے بعد ایک تمہارے امام اور تم پر میرے خلفاء ہوں گے اور ان میں سے نواں قائمؑ ہوگا۔ اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کردے گا جس طرح کہ زمین ظلم و جور سے پُر ہوگی۔ اس کا محبّ طیب الولادت اور اس سے بغض رکھنے والا خبیث الولادت ہوگا۔ اُسے دوست نہیں رکھے گا مگر مومن اور اس سے دشمنی نہیں کرے گا مگر کافر۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا گویا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا۔ گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا کیونکہ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

اے ابنِ مسعود! اس بات سے ڈر کہ تو اپنے دل میں علیؑ کے معاملہ میں فیصلہ کرنے میں تنگی محسوس کرے۔ اگر تو نے تنگی محسوس کی تو تو کافر ہوجائے گا۔ مجھے اپنے

پروردگار کی عزت کی قسم! میں علیؑ اور اس کی اولاد میں سے آئمہ کے متعلق اپنی جانب سے نہ گفتگو کرتا ہوں اور نہ میں متکلف ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کو آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: اے اللہ! میرے بعد میری اُمت کے آئمہ اور میرے خلفاء سے جو محبت رکھے انھیں تو بھی دوست رکھ اور جو ان کا دشمن ہو، انھیں تو بھی دشمن رکھ۔ مدد کر ان کی جو ان کی مدد کرے اور رسوا و ذلیل کر ان کو جو ان کو چھوڑ دے اور اپنی حجت کے ساتھ ان میں سے قائم سے زمین کو خالی نہ چھوڑ۔ چاہے وہ حجت ظاہر و مشہور ہو یا خائف وغیب ہو۔ کیونکہ وہ تیرے دین و حجت اور واضح نشانیوں کو باطل کر دیں گے۔

پھر فرمایا: اے ابنِ مسعود! تحقیق میں تم کو اس مقام پر جمع کرتا ہوں اگر تم نے ان کو چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تم نے ان سے تمسک رکھا تو نجات پا جاؤ گے اور سلامتی ہو اس کے لیے جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۳۶-۲۳۷، ح ۵۹، عن الاحتجاج للطبرسی)

منافقین نے سوال کیا: ہم کون ہیں؟

عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِی عَیَّاشٍ ، عَنْهُ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِی ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ ، أَنَّ نَفَراً مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ اجْتَمَعُوا فَقَالُوا : اِنَّ مُحَمَّداً لَیُخْبِرُنَا عَنِ الْجَنَّةِ وَمَا أَعَدَّ اللهُ فِیْهَا مِنَ النَّعِیمِ لِأَوْلِیَائِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ وَعَنِ النَّارِ وَمَا أَعَدَّ اللهُ فِیهَا مِنَ الْاَنْکَالِ وَالْهَوَانِ لِأَعْدَائِهٖ وَأَهْلِ مَعْصِیَتِهٖ، فَلَوْ أَخْبَرَنَا بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَمَقْعَدِنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَعَرَفْنَا الَّذِی یُبْنٰی «نَحْنُ» عَلَیْهِ فِی الْعَاجِلِ وَالْآجِلِ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَمَرَ بِلَالاً فَنَادٰی بِهٖ

"الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ" فَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰى غَصَّ الْمَسْجِدُ وَتَضَايَقَ بِأَهْلِهِ.

فَخَرَجَ مُغْضَبًا، حَاسِراً عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ، حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ:

أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أُوْحِيَ إِلَيَّ رَبِّي، فَاخْتَصَّنِي بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَانِي لِنُبُوَّتِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰى جَمِيعِ وُلْدِ آدَمَ وَاطَّلَعَنِي عَلٰى مَاشَاءَ مِنْ غَيْبِهِ، فَاسْأَلُونِي عَمَّا بَدَالَكُمْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَا يَسْأَلُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَعَنْ مَقْعَدِهٖ! مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَّا أَخْبَرْتُهُ، هٰذَا جِبْرَئِيلُ، يُخْبِرُنِي عَنْ رَبِّي فَاسْأَلُونِي.

فَقَامَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ أَنَا؟

قَالَ ﷺ: أَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

فَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ الَّذِي كَانَ يُدْعٰى بِهٖ.

فَجَلَسَ قَرِيرَةً عَيْنُهُ.

ثُمَّ قَامَ مُنَافِقٌ مَرِيضُ الْقَلْبِ مُبْغِضٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَنَا؟

قَالَ ﷺ: أَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، رَاعٍ لِبَنِي عِصْمَةَ وَهُمْ شَرُّ حَيٍّ فِي ثَقِيفٍ، عَصَوُا اللّٰهَ فَأَخْزَاهُمْ.

فَجَلَسَ وَقَدْ أَخْزَاهُ اللّٰهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ النَّاسُ أَنَّهُ صِنْدِيدٌ مِنْ

صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَنَابٌ مِنْ أَنْيَابِهِمْ.

ثُمَّ قَامَ ثَالِثٌ ، مُنَافِقٌ مَرِيضُ الْقَلْبِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفِي الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ فِي النَّارِ؟

قَالَ ﷺ فِي النَّارِ وَرَغْماً.

فَجَلَسَ ، قَدْ أَخْزَاهُ اللّٰهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِكَ – يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَبِيًّا وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ. اُعْفُ عَنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ! وَاسْتُرْ، سَتَرَكَ اللّٰهُ......

فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ عليه السلام : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنْسِبْنِي مَنْ أَنَا ، لِتَعْرِفَ النَّاسُ قَرَابَتِي مِنْكَ.

فَقَالَ ﷺ : يَاعَلِيُّ! خُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ عَمُودَيْنِ مِنْ نُورٍ، مُعَلَّقَيْنِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، يُقَدِّسَانِ الْمَلِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ، ثُمَّ خَلَقَ مِنْ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ، نُطْفَتَيْنِ، بَيْضَاوَيْنِ مُلْتَوِيَتَيْنِ ، ثُمَّ نَقَلَ تِلْكَ النُّطْفَتَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ، حَتّٰى جَعَلَ نِصْفَهَا فِي صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنِصْفَهَا فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ ، فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ أَنْتَ ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيراً".

يَاعَلِيُّ! أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ ، سِيطَ لَحْمُكَ بِلَحْمِي

وَدَمُكَ بِدَمِي، وَأَنْتَ السَّبَبُ فِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ بَعْدِي ، فَمَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكَ قَطَعَ السَّبَبَ الَّذِي فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَكَانَ مَاضِياً فِي الدَّرَكَاتِ.

يَا عَلِيُّ! مَا عُرِفَ اللّٰهُ إِلَّا بِي ثُمَّ بِكَ. مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكَ جَحَدَ اللّٰهَ رُبُوبِيَّتَهُ.

يَا عَلِيُّ! أَنْتَ عَلَمُ اللّٰهِ بَعْدِي الْأَكْبَرُ فِي الْأَرْضِ وَأَنْتَ الرُّكْنُ الْأَكْبَرُ فِي الْقِيَامَةِ، فَمَنِ اسْتَظَلَّ بِفَيْئِكَ كَانَ فَائِزاً، لِأَنَّ حِسَابَ الْخَلَائِقِ إِلَيْكَ وَمَآبَهُمْ إِلَيْكَ وَالْمِيزَانُ مِيزَانُكَ وَالصِّرَاطُ صِرَاطُكَ وَالْمَوْقِفُ مَوْقِفُكَ وَالْحِسَابُ حِسَابُكَ، فَمَنْ رَكَنَ إِلَيْكَ نَجَا وَمَنْ خَالَفَكَ، هَوَىٰ وَهَلَكَ. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. ثُمَّ نَزَلَ!

ابان بن ابی عیاش جناب سلمان، ابوذر اور مقداد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک منافقین کا گروہ جمع ہوا اور آپس میں کہنے لگے کہ ہمیں حضرت محمدؐ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور اس کی نعمات کو اپنے اولیاء اور اہلِ اطاعت کے لیے تیار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اپنے ذلیل دشمنوں، انکار کرنے والوں اور نافرمانوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اگر ہمارے آباؤ اجداد جو مر گئے ہیں ہمیں یہ بتا دیتے کہ ان کا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم ہے تو ہمیں یقین ہو جاتا کہ ہم جس دین پر ہیں وہ صحیح ہے یا غلط۔

جب یہ خبر رسولؐ خدا تک پہنچی تو سرورِ کائناتؐ نے جناب بلالؓ کو منادی کا حکم دیا۔ جب لوگ مسجد میں جمع ہوئے اور لوگوں کے بیٹھنے کی کوئی جگہ باقی نہ رہی تو رسولؐ خدا اپنی آستینوں اور پائچوں کو اوپر چڑھائے ہوئے غصے کی حالت میں مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر جا کر حمد و ثنائے رب العالمین کے بعد فرمایا:

اے لوگو! میں تمہاری مانند بشر ہوں البتہ میری طرف رب کی جانب سے وحی نازل ہوتی ہے اور اس نے مجھے رسالت کے لیے مختص کیا اور نبوت کے لیے منتخب فرمایا اور تمام اولادِ آدمؑ پر مجھے فضیلت و برتری عطا کی اور مجھے غیب میں سے جس پر چاہا مطلع فرمایا۔ تم جو چاہو مجھ سے پوچھ سکتے ہو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے اگر کوئی اپنے ماں باپ کے متعلق یا اپنی جنت و جہنم کے متعلق سوال کرے گا تو میں اُسے ضرور بتاؤں گا کیونکہ یہ سب کچھ میرے پروردگار نے جبرئیلؑ کے ذریعے مجھے بتا دیا ہے، پس مجھ سے سوال کرو۔

ایک مردِ مومن کھڑا ہو گیا جو اللہ و رسولؐ سے محبت رکھتا تھا، کہنے لگا: اے اللہ کے نبیؐ! میں کون ہوں؟

رسولؐ خدا نے جواب دیا: تو عبداللہ ابن جعفر ہے۔ رسولؐ خدا نے اس کو اپنے باپ سے نسبت دی جس کے ساتھ وہ پکارا جاتا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں میں ٹھنڈک محسوس کی اور بیٹھ گیا۔

پھر ایک ایسا شخص کھڑا ہوا جس کے دل میں منافقت کی بیماری تھی اور جو اللہ و رسولؐ سے بغض رکھتا تھا۔ کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! میں کون ہوں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: تو فلاں ابن فلاں ہے۔ اور اس کے باپ کی جگہ اس شخص کا نام لیا جو بنی عصمہ کے سرداروں میں سے تھا اور قبیلہ ثقیف کے بدترین انسانوں میں سے تھا کہ جنھوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور اللہ نے انھیں ذلیل و رسوا کر دیا۔ پس وہ شخص تمام لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا ہو کر بیٹھ گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے لوگ اس

کے متعلق کوئی شک نہیں کرتے تھے اور اسے قریش کے معززین میں سے سمجھتے تھے اور اس کا شمار شرفاء و بزرگان میں سے ہوتا تھا۔

پھر ایک تیسرا شخص کھڑا ہو گیا اور وہ بھی منافقت کے مرض میں مبتلا تھا، کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! میرا ٹھکانہ جنت میں ہے یا جہنم میں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: تو ذلیل ہو کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ پس وہ شخص بھی بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سامنے اسے ذلیل و رسوا کر دیا۔ پھر عمر ابن خطاب کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: ہم اللہ کی ربوبیت پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور تیرے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔ اے رسولؐ اللہ! آپؐ ہمیں معاف کریں، اللہ تجھے معاف کرے اور ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال کہ اللہ آپؐ کے عیب چھپائے۔

جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یارسولؐ اللہ! میرا نسب نامہ بیان فرمائیں تاکہ لوگ آپؐ کے ساتھ میری قرابت کو جان لیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں اور آپؑ دو نور کے ستون سے خلق کیے گئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے معلق کیا۔ جو تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل اپنے مالک کی تقدیس بیان کر رہے تھے۔ پھر اس نے ان دو میناروں سے دو آپس میں ملے ہوئے روشن و سفید نطفے خلق کیے جن کو اصلاب کریمہ سے ارحام مطہرہ و زکیہ میں منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ ان کے دو حصے کیے: ایک کو صلب عبداللہ میں اور دوسرے کو صلب ابوطالبؑ میں قرار دیا۔ پس ایک جزء میں ہوں اور اس کی دوسری جزء آپ ہیں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ○ (الفرقان، آیہ ۵۴)

"اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا اور آپ کا پروردگار بڑی طاقت والا ہے"۔

یاعلیؑ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تیرا گوشت، میرے گوشت کے ساتھ اور تیرا خون میرے خون کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور میرے بعد تو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان سبب ہے۔ جس نے تیری ولایت کا انکار کیا اس نے اللہ اور اپنے درمیان موجود سبب کو قطع کیا۔ اس نے اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیا۔

اے علیؑ! اللہ کی معرفت میرے اور پھر تیرے ذریعے ہوئی۔ جس نے تیری ولایت کا انکار کیا گویا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا۔

اے علیؑ! میرے بعد زمین میں تو اللہ کی بزرگ ترین نشانی ہے اور بروزِ قیامت تو رکنِ اکبر ہے۔ جو شخص تیرے زیرِ سایہ رہا وہ کامیاب ہوا کیونکہ خلائق کا محاسبہ تیرے توسط سے ہوگا اور ان کا میزان، صراط اور موقف تیرے میزان و صراط و موقف کے توسط سے ہوگا۔ پس جس نے تجھے اپنا وسیلہ قرار دیا وہ نجات پا گیا اور جس نے تجھے چھوڑ دیا وہ تباہ و ہلاک ہوگیا۔ اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ تو گواہ رہنا!

پھر آپ منبر سے اُترے اور تشریف لے گئے۔ (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۱۴۷-۱۴۸، ح ۱۴۱، عن کتاب سلیم بن قیس)

کیا وجہ ہے کہ علیؑ ہر حال میں مسجد میں داخل، خارج ہوسکتا ہے؟

قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام لَمَّا أَمَرَ الْعَبَّاسُ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ وَأُذِنَ لِعَلِيٍّ عليه السلام بِتَرْكِ بَابِهِ، جَاءَ الْعَبَّاسُ وَغَيْرُهُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَالُ عَلِيٍّ يَدْخُلُ وَيَخْرُجُ؟!

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ فَسَلِّمُوا لَهُ حُكْمَهُ، هٰذَا جَبْرَئِيلُ جَاءَنِي عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ.

ثُمَّ أَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ فَسُرِّيَ عَنْهُ.

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ : يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ يُخْبِرُنِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ: أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يُفَارِقْكَ فِي وَحْدَتِكَ وَآنَسَكَ فِي وَحْشَتِكَ، فَلَا تُفَارِقْهُ فِي مَسْجِدِكَ، لَوْ رَأَيْتَ عَلِيًّا وَهُوَ يَتَضَوَّرُ عَلٰى فِرَاشِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وَاقِيًا رُوحَهُ بِرُوحِهِ، مُتَعَرِّضاً لِأَعْدَائِهِ، مُسْتَسْلِماً لَهُمْ أَنْ يَقْتُلُوهُ، كَافِياً شَرَّ قَتْلِهِ، لَعَلِمْتَ أَنَّهُ يَسْتَحِقُّ مِنْ مُحَمَّدٍ الْكَرَامَةَ وَالتَّفْضِيلَ وَمِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، اَلتَّعْظِيمَ وَالتَّبْجِيلَ. إِنَّ عَلِيًّا قَدِ انْفَرَدَ عَنِ الْخَلْقِ بِالْبَيْتُوتَةِ عَلٰى فِرَاشِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وَوِقَايَةِ رُوحِهِ بِرُوحِهِ، فَأَفْرَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَهُمْ بِسُلُوكِهِ فِي مَسْجِدِهِ، وَلَوْ رَأَيْتَ عَلِيًّا، يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ! وَعَظِيمَ مَنْزِلَتِهِ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَشَرِيفَ مَحَلِّهِ عِنْدَ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَظِيمَ شَأْنِهِ فِي أَعْلٰى عِلِّيِّينَ، لَاسْتَقْلَلْتَ مَا تَرَاهُ لَهُ هٰهُنَا.

إِيَّاكَ - يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ! أَنْ تَجِدَ لَهُ فِي قَلْبِكَ مَكْرُوهاً، فَتَصِيرَ كَأَخِيكَ أَبِي لَهَبٍ، فَإِنَّكُمَا شَقِيقَانِ.

يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ! لَوْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ، لَأَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ بِبُغْضِهِ، وَلَوْ أَحَبَّهُ الْكُفَّارُ أَجْمَعُونَ، لَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ عَنْ مَحَبَّتِهِ بِالْخِلْقَةِ الْمَحْمُودَةِ،

بِأَنْ يُوَفِّقَهُمْ لِلْإِيْمَانِ ثُمَّ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ.
يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! إِنَّ شَأْنَ عَلِيٍّ عَظِيْمٌ، إِنَّ حَالَ عَلِيٍّ جَلِيْلٌ، إِنَّ وَزْنَ عَلِيٍّ ثَقِيْلٌ، مَا وُضِعَ حُبُّ عَلِيٍّ فِي مِيْزَانِ أَحَدٍ إِلَّا رَجَحَ عَلٰى سَيِّئَاتِهٖ وَلَا وُضِعَ بُغْضُهٗ فِي مِيْزَانِ أَحَدٍ إِلَّا رَجَحَ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ.
فَقَالَ الْعَبَّاسُ: قَدْ سَلَّمْتُ وَرَضِيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عباس سمیت تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے بند کرنے کا حکم دیا سوائے حضرت علی علیہ السلام کے دروازے کے کہ وہ مسجد میں کھلا رہے۔ تو جناب عباس اور آنحضرتؐ کے خاندان کے دوسرے افراد نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ علیؑ کا دروازہ کھلا رہے اور وہ مسجد میں داخل اور خارج ہو؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، لہٰذا اس حکم کو تسلیم کرو کہ یہ جبرائیل حکم لے کر اللہ کی جانب سے آیا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عباس! اے رسولؐ خدا کے چچا! تحقیق اللہ تعالیٰ کی جانب سے جبرائیلؑ میرے پاس خبر لایا ہے کہ علیؑ تیری تنہائیوں میں جدا نہیں اور علیؑ تیری تنہائیوں میں مونس ہے۔ پس مسجد کے حکم میں بھی علیؑ تجھ سے جدا نہیں۔ اگر آپ نے شب ہجرت علیؑ کو جاں فروشی کرتے ہوئے بستر محمدؐ پر سویا ہوا دیکھا ہوتا تو آپ کو یقین ہو جاتا کہ علیؑ اس ایثار کی وجہ سے عزت و عظمت کا استحقاق رکھتا ہے۔ بستر محمدؐ پر سونے میں علیؑ منفرد تھے اور اس کام میں ان کا کوئی شریک نہیں تھا، لہٰذا مسجد کے متعلق خصوصی حکم میں بھی علیؑ منفرد رہیں گے۔

چچا جان! اگر آپ کو خدا کے ہاں علیؑ کی عزت و عظمت کا علم ہو جاتا تو آپ اس کے لیے مسجد کے دروازہ کو کھلا رکھنے کو انتہائی حقیر خیال رکھتے۔

اے رسولؐ خدا کے چچا! اس بات سے بچو کہ تو اپنے دل میں علیؑ کے متعلق کراہت پائے ورنہ تو بھی اپنے بھائی ابولہب کی طرح ہو جائے گا۔ پس تم دونوں شقی بن جاؤ گے۔

اے رسولؐ اللہ کے چچا! اگر تمام اہلِ آسمان و زمین علیؑ سے بغض رکھیں تو بغضِ علیؑ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے گا اور اگر تمام کفار مل کر علیؑ سے محبت کریں تو محبتِ علیؑ کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو خلقیتِ محمود کے ساتھ ثواب عطا کرے گا اور ان کو ایمان کی توفیق عطا کرے گا۔ پھر ان کو اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔

اے رسولؐ خدا کے چچا! تحقیق، علیؑ کی شان عظیم ہے اور اس کی منزلت پُر جلال ہے اور علیؑ کی عظمت ثقیل ہے۔ اگر میزان کے ایک پلڑے میں محبتِ علیؑ اور دوسرے میں گناہ ہوں تو محبتِ علیؑ گناہوں پر بھاری پڑے گی اور اگر میزان کے ایک پلڑے میں بغضِ علیؑ اور دوسرے میں نیکیاں ہوں تو بغضِ علیؑ کی وجہ سے نیکیاں رائیگاں ہو جائیں گی تو جنابِ عباسؓ نے فرمایا: اے رسولؐ خدا! میں اس کو تسلیم کرتا ہوں اور اس پر راضی ہوں۔ (بحار الانوار، ج ۳۹، ص ۲۵، ۲۶، ح ۹۲، عن تفسیر الامام العسکری)

حضرت علیؑ نے پوچھا: کیا آپ کو میرے متعلق نسیان کا خوف ہے؟

اِبْنُ عُقْدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ ، اِبْنَا عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ رِجَالِهِمْ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُعَمَّرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَلِيٍّ عليه السلام: إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمَانَ وَمِنَ الْمِقْدَادِ

وَمِنْ أَبِي ذَرٍّ أَشْيَاءَ مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَمِنَ الْأَحَادِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، غَيْرَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقاً سَمِعْتُ مِنْهُمْ، وَرَأَيْتُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَمِنَ الْأَحَادِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنْتُمْ تُخَالِفُونَهُمْ فِيهَا وَتَزْعُمُونَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كُلُّهُ بَاطِلاً. أَفَتَرَىٰ أَنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ مُتَعَمِّدِينَ وَيُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرَائِهِمْ؟

قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَيَّ : قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ، إِنَّ فِي أَيْدِي النَّاسِ حَقًّا وَبَاطِلا وَصِدْقاً وَكِذْباً وَنَاسِخاً وَمَنْسُوخاً وَعَامًّا وَمُحْكَماً وَمُتَشَابِهاً وَحِفْظاً وَوَهْماً: وَقَدْ كُذِبَ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلٰى عَهْدِهِ ، حَتّٰى قَامَ خَطِيباً فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ كَثُرَ عَلَيَّ الْكِذَّابَةُ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّمَا أَتَاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ أَرْبَعَةٍ لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ:

رَجُلٌ مُنَافِقٌ ، مُظْهِرٌ لِلْإِيمَانِ ، مُتَصَنِّعٌ لِلْإِسْلَامِ بِاللِّسَانِ، لَا يَتَأَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَعَمِّداً، وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَاذِبٌ ، مَا قَبِلُوا مِنْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوا: "هٰذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ رَآهُ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَخَذَ عَنْهُ" وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَكَ اللَّهُ عَنِ

الْمُنَافِقِيْنَ بِمَا خَبَّرَكَ وَوَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: "وَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَ إِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ......" ثُمَّ بَقُوْا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّوْرِ وَالْكِذْبِ وَالْبُهْتَانِ حَتّٰى وَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَحَكَّمُوهُمْ عَلٰى رِقَابِ النَّاسِ وَأَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَ إِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَالدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ. فَهٰذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ.

وَرَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئاً، لَمْ يَحْفَظْهُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَأَوْهَمَ فِيْهِ وَلَمْ يَتَعَمَّدْهُ كِذْباً، فَهُوَ فِي يَدَيْهِ، يَقُولُ بِهٖ وَيَعْمَلُ بِهٖ وَيَرْوِيْهِ ، وَيَقُولُ: "أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ"، وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهْمٌ ، لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهْمٌ، لَرَفَضَهُ.

وَرَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئاً، أَمَرَ بِهٖ ثُمَّ نَهٰى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ نَهٰى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهٖ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَحَفِظَ الْمَنْسُوخَ ثُمَّ لَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ، وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ ، لَرَفَضَهُ.

وَرَجُلٌ رَابِعٌ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُبْغِضاً لِلْكِذْبِ وَخَوْفاً مِنَ اللّٰهِ وَتَعْظِيماً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَمْ يَتَوَهَّمْ، بَلْ حَفِظَ الْحَدِيْثَ كَمَا سَمِعَ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَجَاءَ بِهٖ كَمَا سَمِعَهُ ، لَمْ يَزِدْ فِيْهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ ، فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ

وَرَفْضَ الْمَنْسُوخَ ، وَأَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَهْيُهُ، مِثْلُ الْقُرْآنِ ، نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ وَعَامٌّ وَخَاصٌّ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ ، قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْكَلَامُ، لَهُ وَجْهَانِ: كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ وَمِثْلُ الْقُرْآنِ ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: "......مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا......" يَسْمَعُهُ مَنْ لَا يَعْرِفُ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا مَا عَنَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ، وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَلَا يَسْتَفْهِمُ، حَتّٰى أَنَّهُمْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ أَوِ الطَّارِئُ فَيَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَسْمَعُوا،

وَقَدْ كُنْتُ أَنَا أَدْخُلُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً، فَيُخَلِّينِي فِيهَا، أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ، وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ بِأَحَدٍ غَيْرِي، فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي رَسُولُ اللّٰهِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فِي بَيْتِهِ وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِبَعْضِ مَنَازِلِهِ، أَخْلَانِي وَأَقَامَ عَنِّي نِسَاءَهُ فَلَا يَبْقٰى عِنْدَهُ غَيْرِي وَ إِذَا أَتَانِي لِلْخَلْوَةِ مَعِي فِي مَنْزِلِي لَمْ تَقُمْ عَنِّي فَاطِمَةُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِيَّ وَكُنْتُ إِذَا ابْتَدَأْتُ أَجَابَنِي وَ إِذَا سَكَتُّ عَنْهُ وَفَنِيَتْ مَسَائِلِي،

اِبْتَدَانِي وَدَعَا اللّٰهُ أَنْ يَحْفَظَنِي وَيُفْهِمَنِي، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا قَطُّ مُنْذُ دَعَا لِي.

وَإِنِّي قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّكَ مُنْذُ دَعَوْتَ لِي بِمَا دَعَوْتَ، لَمْ أَنْسَ مِمَّا تُعَلِّمُنِي شَيْئًا، فَلِمَ تُمْلِيهِ عَلَيَّ وَتَأْمُرُنِي بِكَتْبِهِ؟ أَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ؟

فَقَالَ ﷺ: يَا أَخِي! لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ وَلَا الْجَهْلَ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَدِ اسْتَجَابَ لِي فِيكَ وَفِي شُرَكَائِكَ الَّذِينَ يَكُونُونَ مَعَكَ بَعْدَكَ، وَإِنَّمَا تَكْتُبُهُ لَهُمْ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ شُرَكَائِي؟

قَالَ ﷺ: الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللّٰهُ بِنَفْسِهِ وَبِي، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى الرَّسُولِ......".

قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَمَنْ هُمْ؟

قَالَ ﷺ: الْأَوْصِيَاءُ، إِلَى أَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي كُلُّهُمْ هَادٍ مُهْتَدٍ، لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ. هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهُمْ، لَا يُفَارِقُونَهُ وَلَا يُفَارِقُهُمْ. بِهِمْ تُنْصَرُ أُمَّتِي وَيُمْطَرُونَ وَيُدْفَعُ عَنْهُمْ بِمُسْتَجَابَاتِ دَعَوَاتِهِمْ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَمِّهِمْ لِي.

قَالَ ﷺ : اِبْنِی ھٰذَا – وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَأْسِ الْحَسَنِ – ثُمَّ ابْنِی ھٰذَا – وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَأْسِ الْحُسَیْنِ – ثُمَّ ابْنٌ لَہٗ ، عَلِیٌّ ، اِسْمُہٗ اِسْمُکَ یَاعَلِیُّ! ثُمَّ ابْنٌ لَہٗ اِسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ،

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ : سَیُولَدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ فِی حَیَاتِکَ ، فَأَقْرِءْہُ مِنِّی السَّلَامَ،

ثُمَّ تَکْمِلَۃُ اثْنَیْ عَشَرَ اِمَامًا.

قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! سَمِّھِمْ لِی.

فَسَمَّاھُمْ رَجُلًا رَجُلًا ، مِنْھُمْ وَاللّٰہِ – یَا أَخَابَنِی ھِلَالٍ! مَھْدِیُّ أُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الَّذِی یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا.

سلیم بن قیس ہلالی نے جناب علیؑ سے پوچھا: میں نے سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ سے سنا ہے کہ لوگوں کے پاس جو قرآنِ مجید کی تفسیر اور رسول اکرم ﷺ کی احادیث ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ پھر جو کچھ ان سے سنا تھا اس کی تصدیق کے لیے میں نے آپؑ سے سنا اور میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کے پاس قرآنِ مجید کی تفسیر اور احادیث پیغمبرؐ میں سے بہت سی صحیح ہیں لیکن آپ ان سے اس معاملہ میں مخالفت کرتے ہیں اور آپ کا گمان ہے کہ یہ سب باطل ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لوگ عمداً رسولؐ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور قرآن کی تفسیر بالرائے کرتے ہیں؟

راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے میری بات کو قبول کیا اور میری طرف دیکھ کر فرمایا: تو نے مجھ سے سوال کیا ہے اب جواب کو سمجھ۔ یقیناً لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس میں حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، ناسخ اور منسوخ، خاص اور عام، محکم اور متشابہ،

حفظ اور وہم سب کچھ ہے (اور جہاں تک جھوٹ کا تعلق ہے) رسولؐ خدا کی زندگی ہی میں لوگوں نے رسولؐ خدا کی طرف جھوٹی نسبت دی یہاں تک کہ رسولؐ خدا نے اس کے متعلق خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! مجھ پر بہت زیادہ جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ پس جس نے بھی عمداً مجھ پر جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار کیا۔ پھر رسولؐ خدا پر اس کی وفات کے بعد بھی جھوٹ بولا گیا۔ میں تمہارے سامنے لوگوں کی چار قسمیں بیان کرتا ہوں کہ جن کا پانچواں نہیں ہے۔

پہلی قسم، کہ ایک مرد منافق ہے کہ وہ اپنی زبان سے اسلام و ایمان کا اظہار کرتا ہے لیکن وہ رسولؐ خدا پر جھوٹ باندھنے میں نہ شرم محسوس کرتا ہے اور نہ دل میں درد محسوس کرتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو اس کی منافقت اور جھوٹ کا علم ہو جائے تو وہ اس کی کوئی بات قبول نہ کریں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ یہ صحابی رسولؐ ہے کہ اس نے رسولؐ خدا کو دیکھا اور اس کی کلام کو سنا اور آنحضرتؐ سے احادیث کو حاصل کیا لیکن وہ اس کے حال سے واقف نہیں ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق ایسی خبر بیان کی ہے جو کسی نے بیان نہیں کی اور ان کی ایسی صفات بیان کی ہیں جو کسی نے بیان نہیں کیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ...... (المنافقون، آیہ ۴)

"اور جب آپ انھیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں گے اور جب وہ بولیں تو آپ ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہیں"۔

اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی باقی رہے اور قریب ہوئے۔ آئمہ ضلال

جو لوگوں کو باطل، جھوٹ اور بہتان کے ذریعے جہنم کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال کے متولی بن کر ان کی گردنوں پر حاکم بن جاتے ہیں اور لوگوں کے ذریعے دنیا کو کھاتے ہیں۔ اور لوگ اپنے مالک اور دنیا کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس سے صرف وہی محفوظ رہتا ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

اور دوسری قسم وہ شخص ہے جس نے رسولؐ خدا سے کسی چیز کو سنا اور رسولؐ خدا کے سامنے ہی بھول گیا اور اس چیز میں اس نے وہم کیا۔ وہ جان بوجھ کر رسولؐ خدا پر جھوٹ نہیں باندھ رہا بلکہ جو کچھ اس کے پاس ہے، اسے صحیح سمجھتا ہے۔ اسی بات کو لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے اور خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ سے ایسا سنا ہے۔ اگر لوگوں کو اس کے وہم کا علم ہو جائے تو اس سے کوئی بات قبول نہیں کریں گے بلکہ جیسے ہی انھیں اس کے وہم کا علم ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے۔

تیسری قسم، وہ شخص ہے جس نے رسولؐ خدا سے کسی امر کے بجالانے کا حکم سنا لیکن بعد میں رسولؐ خدا نے منع کر دیا لیکن اس کو رسول کی نہی کا علم نہ ہو سکا۔ یا اس نے رسولؐ خدا سے کسی چیز کے نہی کے متعلق سنا لیکن بعد میں رسولؐ نے اس کے بجالانے کا حکم دیا لیکن اس کو معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے منسوخ کو یاد رکھا اور ناسخ کا اس کو علم نہ ہو سکا اگر اس کو منسوخ کا علم ہو جاتا تو اسے چھوڑ دیتا۔

اور چوتھی قسم، وہ شخص ہے جو اللہ و رسولؐ پر جھوٹ نہیں باندھتا بلکہ جھوٹ سے نفرت کرتا ہے بلکہ دل میں خوف خدا رکھتا ہے اور رسولؐ اللہ کی تعظیم کرتا ہے۔ وہ وہم سے کام نہیں لیتا بلکہ جو کچھ رسولؐ خدا سے سنا اس کو یاد رکھا اور وہی بیان کرتا ہے۔ جو کچھ رسولؐ سے سنا ہو، نہ اس میں زیادتی کرتا ہے اور نہ کمی۔ اسے ناسخ اور منسوخ سمجھتا ہے، ناسخ پر عمل بجالاتا ہے اور منسوخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور وہ رسول کی امر و نہی کو مثلِ قرآن سمجھتا ہے۔ ناسخ و منسوخ، عام و خاص اور محکم و متشابہ کا خیال رکھتا ہے۔ اور وہ

جانتا ہے کہ رسولِ خدا کا کلام بھی مثلِ قرآن کے دو طرح کا ہوتا ہے۔ کلامِ عام اور کلامِ خاص۔ خداوند کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا......

"اور رسولؐ تمہیں جو دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رُک جاؤ"۔ (الحشر، آیہ ۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ اس بات میں برابر نہیں کہ وہ رسولؐ خدا سے کوئی سوال کریں اور اس کے جواب کو سمجھ بھی سکیں بلکہ صحابہ میں سے بعض ایسے بھی موجود تھے کہ وہ رسولؐ خدا سے کوئی چیز پوچھتے لیکن اس کو سمجھتے نہیں تھے، حتیٰ کہ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ کوئی اعرابی یا مسافر رسولؐ کے پاس آئے اور کوئی سوال کرے۔

اور میں روزانہ دن اور رات میں ایک مرتبہ رسولؐ خدا کی خلوت میں حاضر ہوتا تھا اور جدھر آپؐ جاتے تھے میں اس کے ساتھ ہوتا اور اصحابِ رسولؐ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں کوئی بات بھی اپنی جانب سے رسولؐ اللہ کے ساتھ منسوب نہیں کرتا۔ بسا اوقات اگر میں گھر میں ہوتا تو اکثر رسولؐ خدا مجھے گھر میں بلا لیتے اور خلوت میں مجھ سے کلام فرماتے۔ اور اگر کوئی زوجہ قریب ہوتی تو اسے دُور کر دیتے حتیٰ کہ میرے سوا اس کے پاس کوئی اور باقی نہ رہتا۔ اور جب مجھے خلوت میں بلاتے اور فاطمہؑ یا حسنؑ و حسینؑ میں سے کوئی موجود ہوتا تو اسے دُور نہ فرماتے اور اگر میں کوئی سوال کرتا تو اس کا جواب دیتے اور اگر میں ابتداءً خاموش رہتا تو خود مسائل پر گفتگو فرماتے اور دعا فرماتے اللہ تعالیٰ سے کہ سب کچھ میرے حافظے میں محفوظ رہے اور میں اس کو سمجھ لوں اور کوئی چیز بھی نہ بھولے۔

میں نے رسولؐ خدا سے سوال کیا: یا رسولؐ اللہ! آج آپؐ نے میرے لیے دعا

مانگی ہے کہ جو کچھ آپؐ نے مجھے تعلیم کیا ہے اس میں سے کوئی بات بھی نہ بھولے اور مجھے املا کرنے اور لکھنے کا حکم دیا ہے۔ تو کیا آپ کو میرے نسیان کا خوف ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے برادر! مجھے آپ کے متعلق نسیان اور جہل کا کوئی خوف نہیں اور اللہ نے مجھے خبر دی ہے اور میری دعا جو آپؑ کے متعلق اور آپ کے ان شرکاء کے متعلق جو میرے بعد آپ کے ساتھ ہوں گے مستجاب فرمائی ہے اور میں نے جو لکھنے کا حکم دیا ہے یہ ان کے لیے ہے۔

میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! میرے وہ شرکاء کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جن کو اللہ نے خود اپنے ساتھ اور میرے ساتھ ملایا ہے اور ارشاد خداوندی ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ...... (النساء، آیہ ۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور تم میں سے جو صاحبانِ امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تمہارے درمیان نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو"۔

میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! وہ کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ اوصیاء ہیں، جو میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک ہادی ہے اور ہدایت یافتہ ہے اور لوگوں کا ان کو رسوا کرنا کوئی نقصان نہیں دیتا۔ وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ نہ وہ قرآن سے جدا ہیں اور نہ قرآن ان سے جدا ہے اور اللہ ان کے وسیلہ سے میری اُمت کی مدد

فرمائے گا اور ان پر بارشیں برسائے گا اور ان کی مصیبتوں کو دفع کرے گا اور ان کی دعاؤں کو ان کے وسیلہ سے مستجاب فرمائے گا۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے ان کے اسماء بتائیے؟

آنحضرتؐ نے حسنؑ کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا، پھر حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس کے بعد میرا یہ بیٹا، پھر اس کا بیٹا جس کا نام تیرے نام پر علیؑ ہوگا، پھر اُس کا بیٹا جس کا نام محمدؑ ابن علیؑ ہوگا، پھر آنحضرتؐ نے حسینؑ کو بوسہ دیا اور فرمایا: محمدؑ ابن علیؑ تیری زندگی میں متولد ہوگا، اُسے میرا سلام کہنا۔ پھر آنحضرتؐ نے بارہ آئمہ کے اسماء مکمل کیے۔

میں نے کہا: یانبیؐ اللہ! ان کے اسماء بیان کیجیے۔

آنحضرتؐ نے ایک ایک کا نام لیا۔ اے برادر بنی ہلال! ان میں سے بارہواں اُمت محمدؐ کے لیے مہدیؑ ہوگا۔ اللہ اس پر صلوٰۃ بھیجے جو زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے پُر کردے گا جس طرح زمین ظلم وجور سے پُر ہوگی۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۷۳-۲۷۶، ح ۹۶، عن الغیبۃ للنعمانی)

......وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ...... کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ قَوْمٌ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: "...... وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيْماً".

فَقَالَ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، عُقِدَ لِوَاءٌ مِنْ نُوْرٍ أَبْيَضَ وَنَادٰى مُنَادٍ: "لِيَقُمْ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَعَهُ، الَّذِيْنَ آمَنُوا بَعْدَ بَعْثِ مُحَمَّدٍ". فَيَقُوْمُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، فَيُعْطَى اللِّوَاءُ مِنَ النُّوْرِ الْأَبْيَضِ بِيَدِهِ

وَتَحْتَهُ جَمِيعُ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، لَا يُخَالِطُهُمْ غَيْرُهُمْ حَتّٰى يَجْلِسَ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعِزَّةِ وَيُعْرَضُ الْجَمِيْعُ عَلَيْهِ رَجُلًا رَجُلًا ، فَيُعْطِيْهِ أَجْرَهُ وَنُوْرَهُ، فَإِذَا أَتٰى عَلٰى آخِرِهِمْ قِيْلَ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمْ صِفَتَكُمْ وَمَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ: "إِنَّ لَكُمْ عِنْدِيْ مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيْماً" يَعْنِي الْجَنَّةَ.

فَيَقُوْمُ عَلِيٌّ وَالْقَوْمُ تَحْتَ لِوَائِهِ مَعَهُ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهِمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى مِنْبَرِهِ، فَلَا يَزَالُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ جَمِيْعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَيَأْخُذُ نَصِيْبَهُ مِنْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُنْزِلُ أَقْوَاماً عَلَى النَّارِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: "وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ" - يَعْنِي السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَأَهْلَ الْوِلَايَةِ لَهُ: "وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ" يَعْنِي كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِالْوِلَايَةِ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ.

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیہ مجیدہ نازل ہوئی کہ ......وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيْمًا تو ایک قوم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت مجیدہ کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک سفید نور کا پرچم لہرایا جائے گا اور منادی ندا دے گا: مومنین کے سردار اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ بعثتِ محمدؐ کے بعد ایمان لائے کھڑے ہو جاؤ"۔ پس علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے

تو نور کا سفید پرچم علیؑ کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کے نیچے مہاجرین و انصار میں سے سابقین الاولین سب جمع ہو جائیں گے اور ان میں کوئی اور شامل نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ رب العزت کے نور کے منبر پر وہ بیٹھے گا اور فرداً فرداً سب اس کے سامنے حاضر کیے جائیں گے اور وہ ہر ایک کو اجر و نور عطا کرے گا۔ جب ان میں سے آخری فرد آئے گا تو اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی صفات کو پہچان لیا اور جنت میں اپنی منازل کو پا لیا۔ یہ سب کچھ تمہارے رب کی جانب سے ہے کہ وہ اس کے متعلق فرماتا ہے: إِنَّ لَكُمْ عِنْدِیْ مَغْفِرَةً وَّاَجْراً عَظِيْمًا یعنی جنت۔

پس علیؑ اور وہ لوگ لواء حمد کے نیچے تھے سب علیؑ کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جناب علیؑ پلٹ کر منبر کی طرف آئیں گے۔ مومنین میں سے اب کوئی بھی باقی نہ رہا جو سامنے حاضر ہوتا۔ پس ہر ایک نے جنت میں سے اپنا حصہ لے لیا۔ پھر باقی افراد جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

اس وجہ سے خداوند کریم کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُم (الفتح، آیہ ۲۹)

"ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجالائے ان سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے"۔

یعنی السابقون الاولون اور اہلِ ولایت علی علیہ السلام اور

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

"اور وہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی یہی لوگ اہلِ جہنم ہیں"۔ (الحدید، آیہ ۱۹)

یعنی جس نے کفر اختیار کیا اور ولایت علیؑ کی تکذیب کی اور حق علیؑ کا انکار

کیا۔ (بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۳۸۸، ح ۹۵، عن کنز جامع الفوائد وفی بحارالانوار، ج ۸، ص ۴، ح ۵، عن عیون اخبار الرضا)

یارسولؐ اللہ! کیا کوئی اس بات کا شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں پر مہر لگا دی ہے؟

قَالَ الْإِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ لَمَّا أَظْهَرَ لِلْيَهُودِ وَلِجَمَاعَةٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ الْمُعْجِزَاتِ فَقَابَلُوهَا بِالْكُفْرِ ، أَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُمْ بِأَنَّهُ - جَلَّ ذِكْرُهُ - خَتَمَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ خَتْماً يَكُونُ عَلَامَةً لِمَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ الْقُرَّاءِ لِمَا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ مِنْ أَخْبَارِ هٰؤُلَاءِ الْمُكَذِّبِينَ الْمَذْكُورِينَ فِيهِ أَحْوَالُهُمْ ، حَتّٰى إِذَا نَظَرُوا إِلٰى أَحْوَالِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ وَأَسْمَاعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَشَاهَدُوا مَا هُنَاكَ مِنْ خَتْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهَا ، ازْدَادُوا بِاللّٰهِ مَعْرِفَةً وَبِعِلْمِهِ بِمَا يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ ، يَقِيناً ، حَتّٰى إِذَا شَاهَدُوا هٰؤُلَاءِ الْمَخْتُومَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى جَوَارِحِهِمْ ، يُخْبِرُونَ عَلٰى مَا قَرَأُوا مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَشَاهَدُوهُ فِي قُلُوبِهِمْ وَأَسْمَاعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ازْدَادُوا بِعِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْغَائِبَاتِ يَقِيناً.

قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَهَلْ فِي عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ يُشَاهِدُ هٰذَا الْخَتْمَ كَمَا تُشَاهِدُهُ الْمَلَائِكَةُ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : بَلٰى ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

شَاهَدَهُ بِإِشْهَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُ وَيُشَاهِدُهُ مِنْ أُمَّتِهِ أَطْوَعُهُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَشَدُّهُمْ جِدًّا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَفْضَلُهُمْ فِي دِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

فَقَالُوا: بَيِّنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكُلٌّ مِنْهُمْ يَتَمَنّٰى أَنْ يَكُونَ هُوَ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : دَعُوهُ يَكُنْ مِمَّنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَيْسَ الْجَلَالَةُ فِي الْمَرَاتِبِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالتَّمَنِّي وَلَا بِالتَّظَنِّي وَلَا بِالْاِقْتِرَاحِ وَلٰكِنَّهُ فَضْلٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ يُوَفِّقُهُ لِلْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ يُكْرِمُهُ بِهَا ، فَيُبَلِّغُهُ أَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ وَأَفْضَلَ الْمَرَاتِبِ. إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُكْرِمُ بِذٰلِكَ مَنْ يُرِيكُمُوهُ فِي غَدٍ، فَجِدُّوا فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ، فَمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِمَا يُوجِبُ عَظِيمَ كَرَامَتِهِ ، فَلِلّٰهِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْفَضْلُ الْعَظِيمُ.

قَالَ علیہ السلام : فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَغَصَّ مَجْلِسُهُ بِأَهْلِهِ وَقَدْ جَدَّ بِالْأَمْسِ كُلٌّ مِنْ خِيَارِهِمْ فِي خِيَارِ عَمَلِهِ وَ إِحْسَانِهِ إِلٰى رَبِّهِ قَدَّمَهُ يَرْجُوا أَنْ يَكُونَ هُوَ ذٰلِكَ الْخَيْرَ الْأَفْضَلَ.

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ هٰذَا؟ عَرِّفْنَاهُ بِصِفَتِهِ إِنْ لَمْ تَنُصَّ لَنَا عَلٰى اِسْمِهِ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : هٰذَا الْجَامِعُ لِلْمَكَارِمِ ، الْحَاوِي لِلْفَضَائِلِ ، الْمُشْتَمِلُ عَلَى الْجَمِيلِ ، قَاضٍ عَنْ

أَخِيهِ دَيْنًا مُجْحِفًا إِلَى غَرِيمٍ سَغَبٍ ، غَاضِبٌ لِلّٰهِ تَعَالَى ، قَاتِلٌ لِغَضَبِهِ ذَاكَ عَدُوَّ اللّٰهِ، مُسْتَحْيٍ مِنْ مُؤْمِنٍ مُعْرِضاً عَنْهُ بِخَجْلَةٍ ، مُكَايِداً فِي ذٰلِكَ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ حَتّٰى أَخْزَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ وَ وَقٰى بِنَفْسِهِ نَفْسَ عَبْدِ اللّٰهِ مُؤْمِنٍ حَتّٰى أَنْقَذَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ.

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أَيُّكُمْ قَضَى الْبَارِحَةَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَسَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ؟

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام : أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يَا عَلِيُّ! فَحَدِّثْ إِخْوَانَكَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ كَانَتْ قِصَّتُهُ أُصَدِّقْكَ لِتَصْدِيقِ اللّٰهِ إِيَّاكَ ، فَهٰذَا الرُّوحُ الْأَمِينُ أَخْبَرَنِي عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَنَّهُ قَدْ هَذَّبَكَ عَنِ الْقَبِيحِ كُلِّهِ وَنَزَّهَكَ عَنِ الْمَسَاوِي بِأَجْمَعِهَا وَخَصَّكَ بِالْفَضَائِلِ مِنْ أَشْرَفِهَا وَأَفْضَلِهَا لَا يَتَّهِمُكَ إِلَّا مَنْ كَفَرَ بِهِ وَأَخْطَأَ حَظَّ نَفْسِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں اور منافقین کی ایک جماعت کے لیے معجزات دکھائے تو ان لوگوں نے کفر کے ساتھ ان معجزات کا مقابلہ کیا۔ تو خداوند کریم نے ان کے متعلق خبر دی کہ (اے رسولؐ) تیرا ذکر بلند ہے اور ان کے دلوں اور ساعت پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور ملائکہ مقربین کے نزدیک ان کی علامت یہ ہے کہ انھوں نے ان کے حالات لوحِ محفوظ میں مذکور مکذبین کے حالات میں پڑھا۔ انھوں نے دیکھا کہ یہاں اللہ نے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور ملائکہ اس پر گواہ ہیں اور اللہ کی معرفت اور ان

کے پاس جو پہلے سے علم تھا اس کے ذریعے ان کے یقین میں اضافہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ جب انھوں نے دیکھا کہ ان پر اور ان کے جوارح پر مہر لگا دی گئی اور جو کچھ انھوں نے لوحِ محفوظ سے پڑھا تھا اس سے خبر دی گئی تو ان کے دلوں، سماعت اور بصارت پر وہ گواہ بنے اور جو کچھ غائبات میں سے تھا اللہ کے علم کی معرفت ان کے یقین میں اضافہ ہو گیا۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: انھوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! جس طرح ملائکہ ان پر گواہ ہیں تو کیا اللہ کے بندوں میں سے بھی کوئی ان پر گواہ ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں اللہ کی گواہی کے ساتھ محمد رسولؐ اللہ اس پر گواہ ہے اور وہ بھی گواہ ہے جو میری اُمت میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہے اور اللہ کی اطاعت میں دوسروں سے زیادہ سخت ہے اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ افضل ہے۔

انھوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! وضاحت فرمائیں ہر شخص کی آرزو ہے کہ وہ میں ہوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ اللہ کے نزدیک یہ مرتبہ آرزوؤں، گمان اور جبر سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔ اعمالِ صالحہ اور کرامت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور بہترین مراتب اور افضل درجات تک لے جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ عنقریب انھیں ایسی کرامت عطا کرے گا کہ کل دیکھنے والے اسے دیکھیں گے۔ وہ اعمالِ صالحہ میں جدت اختیار کرتے ہیں۔ توفیقِ خدا کی وجہ سے وہ عظیم کرامت کے موجب و حق دار ہوتے ہیں اور ان کے لیے فضلِ عظیم اللہ تعالیٰ پر لطفاً واجب ہوتا ہے۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: اس حالت میں صبح ہوئی کہ محفل کھچا کھچ بھری ہوئی

تھی کہ ہر شخص نیکیوں میں جلدی کر رہا تھا اور یہ اُمید رکھے ہوئے تھا کہ شاید وہ شخص جو خیر الافضل ہے وہ میں ہوں۔

انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! وہ کون ہے؟ ہمیں اس کی صفات کے ذریعے معرفت کرائیے، اس کا نام بطور نص ہمارے لیے کافی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جامع للمکارم اور حاوی للفضائل ہوگا۔ جمالات پر مشتمل ہوگا۔ اپنے بھائی کے دین کا قاضی ہوگا۔ مقروضوں اور کمزوروں کے لیے طاقتوروں سے جنگ کرنے والا ہوگا۔ اس کا غضب اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا۔ اس کے غضب کے لیے اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرے گا۔ مومن کی خجالت کی وجہ سے اعراض کرتے ہوئے حیا کرے گا۔ اگر شیطان رجیم اس سے مکروفریب کرنا چاہے گا تو اللہ اسے ذلیل ورسوا کرے گا وہ اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہوگا جس طرح کہ ایک عبد مومن اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہے حتیٰ کہ اپنے آپ کو ہلاکت سے بچالے گا۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے وہ کون ہے جس نے گذشتہ شب ایک ہزار سات سو درہم صدقہ کیا ہے؟

حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: میں یارسولؐ اللہ!

آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اپنے مومن بھائیوں کے سامنے اس واقعہ کو بیان کرو۔ میں اس کی تصدیق کروں گا اور خدا کی تصدیق بھی اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ مجھے روح الامین نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہر قبیح سے پاک رکھا ہے۔ شرف وفضیلت کے لحاظ سے تجھے مخصوص کیا ہے اور جو تجھ پر تہمت لگائے گا وہ کافر ہوگا اور اپنے آپ کو غلطی اور خطا سے محفوظ نہ رکھ سکے گا۔

(بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۲۱-۲۲، عن تفسیر الامام العسکری)

رسولؐ خدا سے ابو صصام کے مختلف قسم کے سوالات

عَنْ مُحَمَّدٍ الشَّوكَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ أَنَّهُ قَدِمَ أَبُو الصَّمْصَامِ الْعَبْسِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ : مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ فِي بَطْنِ نَاقَتِي هٰذِهٖ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ يَكُونُ غَداً؟ وَمَتٰى أَمُوتُ؟

فَنَزَلَ "إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ......"

فَأَسْلَمَ الرَّجُلُ وَ وَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ بِأَهْلِهٖ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أُكْتُبْ – يَا أَبَا الْحَسَنِ ! "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . أَقَرَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأَشْهَدَ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي صِحَّةِ عَقْلِهٖ وَبَدَنِهٖ وَجَوَازِ أَمْرِهٖ، أَنَّ لِأَبِي الصَّمْصَامِ الْعَبْسِيِّ عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ وَفِي ذِمَّتِهٖ ، ثَمَانِيْنَ نَاقَةً حُمْرَ الظُّهُوْرِ ، بِيْضَ الْعُيُوْنِ، سُوْدَ الْحَدَقِ ، عَلَيْهَا مِنْ طَرَائِفِ الْيَمَنِ وَنَقَطِ الْحِجَازِ".

وَخَرَجَ أَبُو الصَّمْصَامِ ثُمَّ جَاءَ فِي قَوْمِهٖ بَنِي عَبْسٍ ، كُلُّهُمْ مُسْلِمِيْنَ.

وَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: قُبِضَ.

قَالَ: فَمَنِ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ؟

فَقَالُوا : أَبُوبَكْرٍ.

فَدَخَلَ أَبُو الصَّمْصَامِ الْمَسْجِدَ وَقَالَ: يَاخَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ إِنَّ لِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيْنَ نَاقَةً، حُمْرَ

الظُّهُورِ، بِيضَ الْعُيُونِ، سُودَ الْحَدَقِ ، عَلَيْهَا مِنْ طَرَائِفِ الْيَمَنِ وَنَقطِ الْحِجَازِ.

فَقَالَ : يَا أَخَا الْعَرَبِ! سَأَلْتَ مَا فَوْقَ الْعَقْلِ. وَاللّٰهِ مَا خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بَغْلَتَهُ الدُّلْدُلَ وَحِمَارَهُ الْيَعْفُورَ وَسَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ وَدِرْعَهُ الْفَاضِلَ، أَخَذَهَا كُلَّهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَخَلَّفَ فِينَا فَدَكًا ، فَأَخَذْنَاهَا بِحَقٍّ، وَنَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله وسلم لَا يُورَثُ.

فَصَاحَ سَلْمَانُ : کردی ونکردی وحقّ امیر ببردی رُدُّوا الْعَمَلَ إِلَى أَهْلِهِ.

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي الضَّمْضَامِ فَأَقَامَهُ إِلَى مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

فَقَرَعَ الْبَابَ فَنَادَى عَلِيٌّ : اُدْخُلْ يَا سَلْمَانُ! اُدْخُلْ أَنْتَ وَأَبُو الضَّمْضَامِ.

فَقَالَ أَبُو الضَّمْضَامِ: هٰذِهِ أُعْجُوبَةٌ مِنْ هٰذَا الَّذِي سَمَّانِي بِاسْمِي وَلَمْ يَعْرِفْنِي؟

فَعَدَّ سَلْمَانُ فَضَائِلَ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَلَمَّا دَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنَّ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثَمَانِينَ نَاقَةً وَوَصَفَهَا.

فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : أَمَعَكَ حُجَّةٌ؟

فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَثِيقَةَ.

فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا سَلْمَانُ! نَادِ فِي النَّاسِ أَلَا مَنْ أَرَادَ

أَنْ يَنْظُرَ إِلَى دَيْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَلْيَخْرُجْ غَداً إِلَى خَارِجِ الْمَدِينَةِ.

فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، خَرَجَ النَّاسُ وَخَرَجَ عَلِيٌّ علیہ السلام وَأَسَرَّ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ علیہ السلام سِرًّا وَقَالَ: إِمْضِ - يَا أَبَا الصِّمْصَامِ! مَعَ ابْنِيَ الْحَسَنِ إِلَى الْكَثِيبِ مِنَ الرَّمْلِ ، فَمَضَى عَلَيْهِ علیہ السلام وَمَعَهُ أَبُو الصِّمْصَامِ، فَصَلَّى الْحَسَنُ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْكَثِيبِ وَكَلَّمَ الْأَرْضَ بِكَلِمَاتٍ لَا نَدْرِيْ مَا هِيَ وَضَرَبَ الْكَثِيبَ بِقَضِيبِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَانْفَجَرَ الْكَثِيبُ عَنْ صَخْرَةٍ مُلَمْلَمَةٍ مَكْتُوبٍ عَلَيْهَا سَطْرَانِ مِنْ نُورٍ اَلسَّطْرُ الْأَوَّلُ: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَالثَّانِي: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ".

فَضَرَبَ الْحَسَنُ علیہ السلام الصَّخْرَةَ بِالْقَضِيبِ فَانْفَجَرَتْ عَنْ خِطَامِ نَاقَةٍ ، فَقَالَ الْحَسَنُ علیہ السلام : إِقْتَدِ يَا أَبَا الصِّمْصَامِ! فَاقْتَادَ أَبُو الصِّمْصَامِ ثَمَانِيْنَ نَاقَةً ، حُمْرَ الظُّهُورِ ، بِيضَ الْعُيُونِ، سُودَ الْحَدَقِ ، عَلَيْهَا مِنْ طَرَائِفِ الْيَمَنِ وَنقطِ الْحِجَازِ ، وَرَجَعَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ علیہ السلام : إِسْتَوْفَيْتَ يَا أَبَا الصِّمْصَامِ؟!

قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَسَلِّمِ الْوَثِيقَةَ.

فَسَلَّمَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فَأَخَذَهَا وَخَرَقَهَا.

ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا أَخْبَرَنِي أَخِي وَابْنُ عَمِّي، رَسُولُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّوقَ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ نَاقَةَ صَالِحٍ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ : هٰذَا مِنْ سِحْرِ عَلِيٍّ قَلِيْلٌ!!

ابوصصام عبسی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: بارش کب ہوگی؟ میری ناقہ کے بطن میں کیا ہے؟ کل کیا ہوگا اور میری موت کب آئے گی؟

اس وقت یہ آیہ مجیدہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ...... (لقمان، آیہ ۳۴)

"قیامت کا علم یقیناً اللہ ہی کے پاس ہے"۔

ابوصصام نے اسلام قبول کرلیا اور نبیؐ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اپنے خاندان کو بھی مسلمان کرے گا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں محمد ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف اقرار کرتا ہوں اور اپنی صحتِ عقل، صحتِ بدن اور اس امر کے جواز پر گواہ ہوں کہ اگر ابوصصام نے ایسا کیا تو میرے ذمہ ہے کہ میں اسے اسی سرخ پشت والی ناقہ جن کی آنکھیں سفید و سیاہ ہوں گی، یمنی پارچہ جات اور حجازی طلائی زیورات سے لدی ہوئی دوں گا۔

ابوصصام یہ سند لے کر اپنے قبیلہ کی طرف چلا گیا اور تمام قبیلہ کو مسلمان کر دیا۔ جب وہ واپس آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سوال کیا تو لوگوں نے کہا: نبی کریمؐ رحلت فرما چکے ہیں۔

ابوصصام نے پوچھا: نبیؐ کے بعد اس کا جانشین کون ہے؟

لوگوں نے کہا: ابوبکر۔

ابوصصام حضرت ابوبکر کے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اے رسولؐ خدا کے

خلیفہ! رسولؐ اللہ کے ذمہ میری ایسی اسی اُونٹنیاں تھیں جن کی پشت سرخ، سیاہ وسفید چشم اور جو یمن کے پارچہ جات اور حجاز کے طلائی زیورات سے لدی ہوئی ہوں گی۔

حضرت ابوبکر نے کہا: اے عرب بھائی! تم نے مافوق العقل سوال کیا ہے۔ بخدا! رسولؐ خدا نے اپنے ترکہ میں سے ایک دُلدل نامی خچر، یعفور نامی گدھا، ذوالفقار نامی تلوار اور فاضل نامی زرہ چھوڑی ہے جن کو علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور فدک کی جاگیر پر ہم نے قبضہ کرلیا ہے کیونکہ ہمارے نبی کا کوئی وارث نہیں ہے۔

جنابِ سلمان نے پکارا اور کہا: اس معاملہ کو اس کے اہل کی طرف لے جاؤ۔

پھر جنابِ سلمان نے ابوصصام پر ہاتھ مارا اور اس کو لے کر جنابِ علیؑ کے گھر کی طرف چلا۔ انھوں نے جنابِ علیؑ کے دروازے پر دستک دی تو جنابِ علیؑ نے فرمایا: اے سلمان! ابوصصام کو لے کر اندر آ جاؤ۔

ابوصصام نے کہا: یہ تو عجیب بات ہے کہ وہ میرے نام سے بھی واقف ہے جبکہ میں اُسے نہیں جانتا۔ سلمان نے جنابِ علیؑ کے متعدد فضائل بیان کیے۔ جب یہ داخل ہوا تو جنابِ علیؑ پر سلام بھیجا اور کہا: اے ابوالحسنؑ! میری رسولؐ خدا پر اسی ناقہ ذمہ تھیں اور ان کی صفات بھی بیان کیں۔

جنابِ علیؑ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟

اس نے وہ وثیقہ جنابِ علیؑ کے حوالے کیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: اے سلمان! لوگوں میں اعلان کردو جو بھی قرضِ رسولؐ کی ادائیگی دیکھنا چاہتا ہے کل وہ مدینہ سے باہر نکل آئے۔

جب دوسرا دن ہوا اور لوگ مدینہ سے باہر نکل آئے تو حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے امام حسنؑ کو بلایا اور کہا: اے ابوصصام! میرے بیٹے حسن کے ساتھ ریت کے ٹیلوں کی طرف چلے جاؤ۔ امام حسنؑ ابوصصام کو لے کر ریگستان پہنچے اور ایک ٹیلے کے قریب

جا کر دو رکعت نماز ادا کی اور زمین کے ساتھ کچھ کلام کی جو کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ پھر رسولؐ خدا کے عصا کو ٹیلے پر مارا تو ٹیلہ درمیان سے پھٹ گیا تو اس میں ایک گول چٹان موجود تھی جس کے اُوپر نور کے ساتھ دو سطریں کندہ تھیں۔ پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا اور دوسری سطر میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

امام حسنؑ نے عصا کو پتھر پر مارا تو پتھر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور اس میں سے ناقہ کی رسی برآمد ہوئی۔ امامؑ نے فرمایا: اے ابوصصام اس کو پکڑ لے۔ ابوصصام نے جب رسّی کو پکڑ کر کھینچا تو اسی ناقہ سرخ پشت، سیاہ وسفید چشم والی جن کے اُوپر پارچہ جات یمن اور طلائی حجاز موجود تھے برآمد ہوئیں۔ ابوصصام جناب علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جناب علیؑ نے فرمایا: اے ابوصصام! کیا تو نے وہ پا لیا ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا؟ ابوصصام بولا: ہاں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ وثیقہ وسند مجھے دے دو۔

ابوصصام نے وثیقہ جناب علیؑ کے حوالے کر دیا۔ جناب نے وہ وثیقہ اپنے پاس رکھ لیا۔ پھر فرمایا: اس کی خبر مجھے میرے بھائی اور چچازاد رسولؐ اللہ نے دے دی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان اُونٹنیوں کو جناب صالحؑ کی ناقہ سے دو ہزار سال قبل خلق فرمایا تھا۔

منافقوں نے کہا: یہ علیؑ کے جادو کا تھوڑا سا کرشمہ ہے۔ (بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۳۲، ۳۷، ح ۱۱، عن تفسیر الامام العسکری)

کیا حضرت علیؑ کی آپؐ تصدیق کرتے ہیں کہ وہ لوگوں پر حاکم ہیں؟

عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ، عَنِ ابْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام

أَنَّهُ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنَّكَ تُدْعَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَمَنْ أَمَّرَكَ عَلَيْهِمْ؟

قَالَ عليه السلام : اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَّرَنِي عَلَيْهِمْ.

فَجَاءَ الرَّجُلُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُصَدَّقُ عَلِيٌّ فِيمَا يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَّرَهُ عَلَى خَلْقِهِ؟

فَغَضِبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِوَلَايَةٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، عَقَدَهَا لَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ وَأَشْهَدَ عَلَى ذٰلِكَ مَلَائِكَتَهُ.

إِنَّ عَلِيًّا خَلِيفَةُ اللّٰهِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَ إِنَّهُ لَإِمَامُ الْمُسْلِمِينَ، طَاعَتُهُ مَقْرُونَةٌ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَمَعْصِيَتُهُ مَقْرُونَةٌ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ ، فَمَنْ جَهِلَهُ فَقَدْ جَهِلَنِي وَمَنْ عَرَفَهُ فَقَدْ عَرَفَنِي.

وَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَهُ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي وَمَنْ جَحَدَ إِمْرَتَهُ فَقَدْ جَحَدَ رِسَالَتِي.

وَمَنْ دَافَعَ فَضْلَهُ فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ قَاتَلَهُ فَقَدْ قَاتَلَنِي وَمَنْ سَبَّهُ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّهُ مِنِّي خُلِقَ مِنْ طِينَتِي.

وَهُوَ زَوْجُ فَاطِمَةَ ابْنَتِي وَأَبُو وَلَدَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

ثُمَّ قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : أَنَا وَعَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ ، أَعْدَاؤُنَا أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَأَوْلِيَاؤُنَا أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ!

حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے ابوالحسنؑ! تو امیر المومنین ہونے

کا دعویٰ کرتا ہے، کس نے تجھے لوگوں پر حاکم قرار دیا؟

جناب علیؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے لوگوں کا امیر بنایا ہے۔

پس وہ شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپ علیؑ کے اس فرمان کی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ نے اسے لوگوں پر حاکم قرار دیا ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: علیؑ کا امیر المومنین ہونا اللہ تعالیٰ کی ولایت کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کو فوق عرش منعقد کر دیا تھا اور اس پر فرشتے گواہ ہیں۔ یقیناً علیؑ خلیفۃ اللہ اور حجۃ اللہ ہے اور مسلمین کے لیے امام ہے۔ علیؑ کی اطاعت مقرون ہے اللہ کی اطاعت کے ساتھ اور اس کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی کے ساتھ متصل ہے۔ جو اس سے جاہل ہے وہ مجھ سے جاہل ہے اور جو اسے جانتا ہے وہ مجھے جانتا ہے۔ جس نے اس کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے اس کے حکم سے انکار کیا اس نے میری رسالت کا انکار کیا۔ جس نے اس کے فضائل کو رد کیا اس نے مجھ میں نقص اور کمی کی۔ اور جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے اس پر سب و شتم کیا اس نے مجھ پر سب و شتم کیا۔ کیونکہ یہ مجھ سے ہے اور میری طینت سے خلق ہوا۔ وہ میری دختر فاطمہؑ کا شوہر ہے اور میرے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کا والد ہے۔

پھر فرمایا: میں، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کے نو بیٹے اللہ کی مخلوق پر حجت ہیں۔ ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے۔

(بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۲۷، ۲۲۸، عن امالی الصدوق)

علیؑ کے لیے منصب خلافت آپؐ کی جانب سے ہے یا خدا کی جانب سے؟

مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ظَبْيَانَ مُعَنْعِنًا عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

مُحَمَّدٍ الْحَارِقِيّ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ "سَأَلَ سَائِلٌ" فِيمَنْ نَزَلَتْ؟

فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ خَلْقٌ قَبْلَكَ. لَقَدْ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَنْ مِثْلِ الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ.

فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ، قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَوْجَزَ فِي خُطْبَتِهِ، ثُمَّ دَعَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِمَا.

فَقَالَ ﷺ: أَلَمْ أُبَلِّغْكُمُ الرِّسَالَةَ؟ أَلَمْ أَنْصَحْ لَكُمْ؟!

قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ.

فَقَالَ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

فَفَشَتْ هٰذِهِ فِي النَّاسِ فَبَلَغَ الْحَارِثَ بْنَ النُّعْمَانِ الْفِهْرِيَّ، فَرَحَلَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَيْهَا - وَرَسُولُ اللّٰهِ إِذْ ذَاكَ بِمَكَّةَ - حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْأَبْطَحِ، فَأَنَاخَ نَاقَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ دَعَوْتَنَا أَنْ نَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

فَقَبِلْنَا ، ثُمَّ دَعَوْتَنَا اَنْ نَقُوْلَ : إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ، فَقَبِلْنَا وَفِی الْقَلْبِ مَا فِيْهِ!

ثُمَّ قُلْتَ: فَصَلُّوا ، فَصَلَّيْنَا ، ثُمَّ قُلْتَ : فَصُومُوا ، فَصُمْنَا ، ثُمَّ قُلْتَ : فَحِجُّوا ، فَحَجَجْنا ، ثُمَّ قُلْتَ : إِذَا رُزِقَ اَحَدُكُمْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِخُمْسِهٖ كُلَّ سَنَةٍ، فَفَعَلْنَا ، ثُمَّ إِنَّكَ أَقَمْتَ ابْنَ عَمِّكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَماً وَقُلْتَ: "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ". أَفَعَنْكَ أَمْ عَنِ اللّٰهِ؟

قَالَ ﷺ : بَلْ ، عَنِ اللّٰهِ.

قَالَ : فَقَالَهَا ثَلَاثاً.

قَالَ : فَنَهَضَ وَ إِنَّهُ لَمُغْضِبٌ وَ إِنَّهُ لَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقًّا ، فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ نِقْمَةً فِي أَوَّلِنَا وَ آيَةً فِي آخِرِنَا ، وَإِنْ كَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدٌ كِذْباً ، فَأَنْزِلْ بِهٖ نِقْمَتَكَ. ثُمَّ أَثَارَ نَاقَتَهُ فَحَلَّ عِقَالَهَا ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْاَبْطَحِ، رَمَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِحَجَرٍ مِنَ السَّمَاءِ فَسَقَطَ عَنْ رَأْسِهٖ وَخَرَجَ مِنْ دُبُرِهٖ وَسَقَطَ مَيِّتاً، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ: "سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ، لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ، مِنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ.

حسین بن محمد خارقی نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے سوال کیا کہ سَأَلَ

سَاٰئِلٌ کی آیتِ مجیدہ کی وجہِ نزول کیا ہے؟

سفیان نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا جو اس سے پہلے کسی نے مجھ سے نہیں کیا اور میں نے یہی سوال جعفر ابن محمد علیہما السلام سے کیا تھا۔ تو اس نے مجھے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا اور میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ غدیر خم کے روز رسولؐ خدا نے خطبہ دیا اور خطبہ کے بعد امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو بلایا اور اس کے بازو کو پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا:

کیا میں نے تم تک رسالت نہیں پہنچادی؟ کیا میں نے تمہیں نصیحت نہیں کی؟

سب نے جواب دیا: جی ہاں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! دوست رکھ اس کو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی کرے۔ اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے اور رسوا کر اسے جو علیؑ کو چھوڑ دے۔

جب لوگ منتشر ہو گئے اور یہ خبر حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو اس نے اپنی سواری کے اونٹ کو درست کیا اور اس پر سوار ہو کر چلا۔ اس اثناء میں رسولؐ خدا مکہ میں تھے۔ جب یہ مکہ پہنچا تو اس نے اپنی سواری کو بٹھایا اور اسے باندھ دیا۔ پھر رسولؐ خدا کے پاس آیا اور سلام کیا۔ نبیؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

کہنے لگا: اے محمدؐ! تو نے ہمیں توحید کی دعوت دی تو ہم نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ تو نے ہمیں رسالت کی دعوت دی تو ہم نے آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کیا۔ ہم نے کہا کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ ہے۔ پھر تو نے ہمیں نماز کا حکم دیا ہم نے نماز پڑھی، تو نے ہمیں روزوں کا حکم دیا ہم نے روزے رکھے، تو نے ہمیں حج کا حکم دیا ہم نے حج ادا کیا، تو نے ہمیں کہا کہ اگر تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں تو سال میں پانچ درہم

صدقہ دو ہم نے ایسا کیا۔ پھر تو نے اپنے چچازاد کو بلند کرتے ہوئے کہا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! اسے دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ اس کی مدد کر جو علیؑ کا مددگار ہو اور اسے ذلیل و رسوا کر جو علیؑ کو چھوڑ دے، کیا یہ تیری جانب سے ہے یا اللہ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ کی جانب سے۔ حضورؐ نے اس جملہ کو سہ بار دہرایا۔

راوی کہتا ہے: یہ شخص غصے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے اٹھا کہ اے اللہ! اگر محمدؐ حق پر ہے تو میرے اُوپر آسمان سے پتھر آئے کہ ہمارے اوّلین کے لیے سزا و عقوبت اور آخرین کے لیے نشانی بن جائے اور اگر محمدؐ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے تو اس پر پتھر نازل ہو اور اسے سزا دے۔ یہ شخص اپنی ناقہ کے پاس آیا، اس کا رسہ کھولا اور اسے درست کیا اور مکہ سے چلا گیا۔ جب یہ ابطح سے نکلا تو اللہ نے آسمان سے ایک پتھر مارا جو اس کے سر پر لگا اور اس کی دُبر سے نکل گیا اور یہ مرگیا۔ پس اس وقت یہ آیات مجیدہ نازل ہوئیں:

> سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ، لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ، مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ (المعارج، آیہ ۱ تا ۳)
>
> "ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا ہے۔ کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے، عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے"۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۱۷۵، عن تفسیر فرات الکوفی)

علیؑ کے لیے منصب امامت آپؐ کی جانب سے ہے یا خدا کی جانب سے

> عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: طَرَحْتُ الْاَقْتَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ قَالَ: فَعَلَا عَلَیْهَا فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِعَضُدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَشَالَهَا وَرَفَعَهَا.

ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَوْسَطِ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَنَا أَنْ نَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدَ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَصَدَّقْنَا ، وَأَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّيْنَا، وَبِالصِّيَامِ ، فَصُمْنَا، وَبِالْجِهَادِ فَجَاهَدْنَا وَبِالزَّكَاةِ فَأَدَّيْنَا.

قَالَ: وَلَمْ يُقْنِعْكَ إِلَّا أَنْ أَخَذْتَ بِيَدِ هٰذَا الْغُلَامِ عَلٰى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ فَقُلْتَ: "اَللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ" فَهٰذَا عَنِ اللّٰهِ أَمْ عَنْكَ؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ: هٰذَا عَنِ اللّٰهِ ، لَا عَنِّي.

قَالَ : اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، لَهٰذَا عَنِ اللّٰهِ لَا عَنْكَ؟

قَالَ: اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، لَهٰذَا عَنِ اللّٰهِ لَا عَنِّي.

وَأَعَادَ ثَالِثاً.

فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ مُسْرِعاً إِلٰى بَعِيرِهِ وَهُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ وَاقِعٍ!

قَالَ: فَمَا اسْتَتَمَّ الْأَعْرَابِيُّ الْكَلِمَاتِ حَتّٰى نَزَلَتْ عَلَيْهِ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأَحْرَقَتْهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي عَقِبِ ذٰلِكَ:

"سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ - لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ - مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ".

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غدیرخم کے دن رسولؐ خدا نے پالانوں کا ایک منبر بنایا اور منبر پر جا کر خداوند کریم کی حمد وثناء بیان کی۔ بعدازاں علیؑ کے بازو کو پکڑ کر بلند فرمایا اور کہنے لگے: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو اس سے دشمنی کرے۔ اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے اور اسے ذلیل کر جو اس کو چھوڑ دے۔

لوگوں کے درمیان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! تو نے ہمیں توحید کی گواہی کا حکم دیا تو ہم نے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پھر تو نے اپنی رسالت کی گواہی کا حکم دیا تو ہم نے گواہی دی کہ بے شک تو (محمدؐ) اللہ کا رسول ہے۔ تو نے ہمیں نماز کا حکم دیا ہم نے نماز ادا کی، روزے کا حکم دیا ہم نے روزہ رکھا، جہاد کا حکم دیا ہم نے جہاد کیا، زکوۃ کا حکم دیا ہم نے زکوۃ ادا کی۔

تو نے اس پر قناعت نہ کی اور اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر ہمارے سروں پر مسلط کر دیا اور کہا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے۔ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے یا آپ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے نہ کہ میری جانب سے؟

اس نوجوان نے کہا: قسم اُٹھاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے نہ کہ آپ کی جانب سے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے نہ کہ میری جانب سے اور اس کا تین بار اعادہ کیا۔

یہ شخص اُٹھا اور یہ کہتے ہوئے تیزی سے اپنے اُونٹ کی طرف بڑھا۔ اے اللہ!

اگر یہ آپ کی جانب سے حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر نازل فرما، یا دردناک عذاب مجھ پر واقع فرما۔

راوی کہتا ہے: ابھی اس اعرابی کے الفاظ ختم نہیں ہوئے تھے کہ آسمان سے ایک آگ کا شعلہ آیا اور اس کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں:

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ، لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ، مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ (المعارج، آیہ ۱ تا ۳)

"ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا ہے۔ کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے، عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے"۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۱۷۳-۱۷۴، ح ۶۰، عن تفسیر فرات الکوفی)

کیا تمام پیغمبر علیؑ کی امامت کو یاد کرتے ہیں؟

عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ، عَنِ الزعلي ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ (هٰكَذَا عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : كُنْتُ نَائِمًا فِي الْحِجْرِ إِذَا أَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَحَرَّكَنِي تَحْرِيكاً لَطِيفاً ثُمَّ قَالَ لِيَ "عَفَى اللَّهُ عَنْكَ! يَامُحَمَّدُ! قُمْ وَارْكَبْ، فَفِدْ إِلَى رَبِّكَ ، فَأَتَانِي بِدَابَّةٍ ، دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ، لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ جَوْهَرٍ! يُدْعٰى "الْبُرَاقُ".

قَالَ: فَرَكِبْتُ......

ثُمَّ أَنَّ النَّبِيَّ الْأَكْرَمَ صلى الله عليه وآله يَذْكُرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ

اِلْتَقٰی بِعَدَدٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ الْعِظَامِ كَمُوسٰی وَعِیسٰی وَآدَمَ وَاَنَّ جَمِیعَهُمْ حَیَّوْهُ وَسَلَّمُوا عَلَیْهِ وَرَحَّبُوا بِهٖ وَاَوْصَوْهُ بِوَصِیِّهٖ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، خَیْراً وَهَنَّئُوهُ عَلَیْهِ.

اِلٰی اَنْ قَالَ: وَصَلَّیْتُ بِهِمْ.

ثُمَّ یَذْكُرُ اَنَّ جِبْرَئِیلَ اَخْبَرَهُ بِاَنَّ اُولٰئِكَ الْاَنْبِیَاءِ، اِسْتَقْبَلُوهُ تَكْرِیماً لَهُ وَصَلُّوا خَلْفَهُ اِجْلَالاً لِمَكَانَتِهٖ فَیَقُولُ:

قَالَ (اَیْ جِبْرَئِیلُ): "اُولٰئِكَ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ، كَرَامَةٌ مِنَ اللّٰهِ اَكْرَمَكَ یَامُحَمَّدُ!"

ثُمَّ هَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ.

قَالَ : فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ، بَعَثَ اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَدَعَاهُ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ: "اُدْعُ عَلِیًّا" فَاَتَاهُ.

فَقَالَ: یَاعَلِیُّ! اُبَشِّرُكَ؟

قَالَ: بِمَاذَا.

قَالَ: لَقِیتُ اَخَاكَ مُوسٰی وَاَخَاكَ عِیسٰی وَاَبَاكَ آدَمَ— صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ – فَكُلُّهُمْ یُوصِی بِكَ.

قَالَ : فَبَكٰی عَلِیٌّ علیہ السلام وَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِی عِنْدَهُ مَنْسِیّاً.

ثُمَّ قَالَ: یَاعَلِیُّ! اَلَا اُبَشِّرُكَ؟

قَالَ: قُلْتُ : بَشِّرْنِی یَا رَسُولَ اللّٰهِ!

قَالَ: یَاعَلِیُّ! نَظَرْتُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّی – جَلَّ وَعَزَّ –

فَرَأَيْتُ مِثْلَكَ فِي السَّمَاءِ الْأَعْلَىٰ وَعَهِدَ إِلَيَّ فِيكَ عَهْدًا.
قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوَ كُلُّ ذٰلِكَ كَانُوا يَذْكُرُونَ إِلَيْكَ؟
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ الْمَلَأَ الْأَعْلَىٰ لَيَدْعُونَ لَكَ وَ إِنَّ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارَ لَيَرْغَبُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمْ - جَلَّ وَعَزَّ - أَنْ يَجْعَلَ لَهُمُ السَّبِيلَ إِلَى النَّظَرِ إِلَيْكَ وَ إِنَّكَ لَتَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَنَّ الْأُمَمَ، كُلُّهُمْ مَوْقُوفُونَ عَلَىٰ جُرُفِ جَهَنَّمَ.

علی ابن ابی طالبؑ اور زید بن علی مشترکہ طور پر اس روایت کو نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حجر اسماعیل کے قریب ہوں کہ میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور لطیف انداز سے مجھے حرکت دی اور پھر فرمایا: اے محمدؐ! اللہ تجھے معاف فرمائے اٹھو اور اس سواری پر سوار ہو جاؤ جو تیرے رب نے آپ کی طرف بھیجی ہے۔ یہ ایک ایسا جانور ہے جو خچر نہیں اور گدھے سے بڑا ہے اس کی آنکھیں خوبصورت اور اس کے پروں پر جواہر لگے ہوئے ہیں اور اس کو براق کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں اس پر سوار ہو گیا۔

پھر نبی اکرمؐ اس حدیث میں ذکر فرماتے ہیں: میری ملاقات بہت سے انبیاء عظام سے ہوئی مثلاً جناب موسیٰؑ، جناب عیسیٰؑ، جناب آدمؑ۔ ان سب نے میری تعظیم کی اور مجھ پر سلام کیا اور خوش آمدید کہا اور ان کے اوصیاء کی نسبت میرے وصی علی ابن ابی طالبؑ کا بہتر ہونے کی وجہ سے مجھے مبارک باد پیش کی۔ پھر میں نے ان کو نماز پڑھائی۔ پھر جبرائیلؑ نے مجھے بتایا کہ یہ سب انبیاءؑ تیرے اکرام و استقبال کے لیے

موجود تھے اور تیری عظمت و جلالت کی وجہ سے آپؑ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

حضورؐ فرماتے ہیں: مجھے جبرائیلؑ نے کہا: تمام انبیاء اور ملائکہ اللہ کے اکرام کے ساتھ تمہارا بھی اکرام کرتے ہیں۔ پھر آپ واپس زمین کی طرف چلے آئے۔

راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: انس بن مالک کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ علیؑ کو بلا لاؤ۔

جب علیؑ تشریف لائے تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں تجھے خوشخبری سناؤں؟

حضرت علیؑ نے فرمایا: خوشخبری کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے تیرے بھائی موسٰیؑ اور عیسٰیؑ اور باپ آدمؑ سے ملاقات کی ان پر اللہ کا درود و سلام ہو۔ وہ سب آپ کے متعلق وصیت کرتے ہیں۔

اس موقع پر جناب علیؑ نے رونا شروع کیا اور فرمایا: حمد ہے اللہ کی جس نے مجھے فراموش نہ فرمایا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپ کو دوسری خوشخبری نہ سناؤں؟

حضرت علیؑ نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے خوشخبری سنائیے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میں نے عرشِ رب کو دیکھا تو آسمانِ اعلٰی پر تیری مثل موجود تھی۔ خدا نے تیرے متعلق مجھ سے عہد لیا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا جملہ انبیاء مجھے یاد کرتے تھے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ملاء اعلٰی تیرے لیے دعا کرتے ہیں اور خدا کے پسندیدہ افراد تیرے دیدار کے خواہش مند ہیں۔ قیامت کے دن تم اس وقت حق شفاعت استعمال کرو گے جب دوسری اُمتیں دوزخ کے کنارے کھڑی ہوں گی۔

(بحار الانوار، جلد ۳۷، ص۳۱۲-۳۱۶، ح ۳۶، کشف الیقین)

یارسولَ اللہ! کیا آپؐ کی زندگی میں علیؑ امیر المومنین ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا، جُلُوساً مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله إِذْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَأَنْتَ حَيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!

قَالَ: نَعَمْ وَأَنَا حَيٌّ يَا عَلِيُّ! مَرَرْتَ بِنَا أَمْسِ يَوْمِنَا وَأَنَا وَجَبْرَئِيلُ فِي حَدِيثٍ وَلَمْ تُسَلِّمْ.

فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: مَا بَالُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَرَّ بِنَا وَلَمْ يُسَلِّمْ؟! أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ سَلَّمَ، لَسُرِرْنَا وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ.

فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ وَدِحْيَةَ، اِسْتَخْلَيْتُمَا فِي حَدِيثٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَ عَلَيْكُمَا.

فَقَالَ: لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ دِحْيَةَ وَإِنَّمَا كَانَ جَبْرَئِيلَ عليه السلام.

فَقُلْتُ: يَا جَبْرَئِيلُ! كَيْفَ سَمَّيْتَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟!

فَقَالَ: كَانَ اللّٰهُ أَوْحَى إِلَيَّ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ أَنْ: "اهْبِطْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ فَأْمُرْهُ أَنْ يَأْمُرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَجُولَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ". فَسَمَّاهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي السَّمَاءِ.

فَأَنْتَ - يَا عَلِيُّ - أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي السَّمَاءِ، وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ! أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْأَرْضِ، لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ، وَ إِنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ يُسَمُّونَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ تشریف لائے اور کہنے لگے: السلام علیك یا رسول اللّٰہ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وعلیك السلام یا امیرالمومنین ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! کیا آپ کی زندگی میں مَیں امیرالمومنین ہوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں اے علیؑ! میری زندگی میں تم امیرالمومنین ہو۔ میں جبرائیلؑ کے ساتھ محوِ گفتگو تھا کہ آپ قریب سے گزرے اور آپ نے سلام نہیں کیا۔ اس وقت جبرائیلؑ نے کہا: آج امیرالمومنین کو کیا ہوگیا ہے کہ ہمارے پاس سے گزرے اور سلام نہیں کیا۔ بخدا! اگر وہ ہم پر سلام کرتے تو ہمیں خوشی ہوتی اور ہم اس کے سلام کا جواب دیتے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! میں نے دیکھا کہ آپ دحیہ کے ساتھ تخلیے میں محوِ گفتگو ہیں۔ میں نے اس کو پسند نہیں کیا کہ آپ کی کلام کو قطع کروں۔

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: وہ دحیہ نہیں بلکہ جبرائیلؑ تھا۔

میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا: اے جبرائیلؑ! آپ نے علیؑ کو امیر المومنین کے نام سے کیوں یاد کیا؟

جبرائیلؑ نے کہا: غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ نے میری طرف وحی کی کہ محمدؐ کی طرف جاؤ اور اسے حکم دو کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو حکم دے کہ وہ صفوں کے درمیان چکر لگائے لہٰذا خدا نے اس کا نام آسمانوں میں امیر المومنین رکھا ہے۔

اے علیؑ! تو آسمانوں میں امیر المومنین ہے اور زمین پر بھی امیر المومنین۔ میرے بعد جو تجھ پر مقدم ہوگا وہ کافر ہے اور جو میرے بعد تجھے چھوڑ دے وہ بھی کافر ہے اور اہلِ آسمان تجھے امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۳۷، ح ۳۶، عن کشف الیقین)

کیا بیٹا باپ سے پہلے موجود تھا؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : مَرْحَباً بِمَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ قَبْلَ أَبِيهِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ.

قَالَ: فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَكَانَ الْإِبْنُ قَبْلَ الْأَبِ؟

فَقَالَ ﷺ : نَعَمْ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِي وَعَلِيًّا مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِهٰذِهِ الْمُدَّةِ ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ مِنْ نُورِي وَنُورِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ جَعَلَنَا عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ ، فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ ، فَهَلَّلْنَا فَهَلَّلُوا، وَكَبَّرْنَا فَكَبَّرُوا ، فَكُلُّ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ تَعْلِيمِ عَلِيٍّ عليه السلام.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسولِ خدا ﷺ کے ہاں موجود تھے کہ علی ابن ابی طالب تشریف لائے، اُسے دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مرحبا ہو اس

شخص کے لیے جو اپنے باپ سے چالیس ہزار سال قبل تخلیق ہوئے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا بیٹا باپ سے پہلے تھا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو اتنی ہی مدت تخلیق آدمؑ سے قبل ایک نور سے خلق فرمایا۔ پھر تمام اشیاء کو میرے اور علیؑ کے نور سے خلق فرمایا۔ پھر ہمیں عرش کے دائیں جانب قرار دیا۔ ہم نے خدا کی تسبیح کی تو ملائکہ نے بھی سن کر تسبیح کی۔ ہم نے تہلیل کی تو ملائکہ نے بھی تہلیل کی، ہم نے اس کی کبریائی بیان کی تو ملائکہ نے بھی کبریائی بیان کی۔ پس جو بھی خدا کی تسبیح و تکبیر کرتا ہے وہ حقیقت میں علیؑ کی تعلیم سے حاصل شدہ ہے۔ (بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۲۴، ح ۴۲)

حضرت عمر نے رسولؐ خدا سے مختلف جملات کے متعلق سوال کیا

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَر، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ:

أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَخْرُجَ فَأُنَادِي فِي النَّاسِ:

أَلَا، مَنْ ظَلَمَ أَجِيراً أَجْرَهُ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

أَلَا، مَنْ تَوَالَى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

أَلَا، وَمَنْ سَبَّ أَبَوَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ كَمَا أَمَرَنِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم.

فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: هَلْ لِمَا نَادَيْتَ بِهِ مِنْ تَفْسِيرٍ؟

فَقُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ وَجَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

فَدَخَلُوا عَلَيْهِ عليه السلام فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ لِمَا نَادَىٰ عَلِيٌّ مِنْ تَفْسِيرٍ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم : نَعَمْ. أَمَرْتُهُ أَنْ يُنَادِيَ أَلَا، مَنْ ظَلَمَ أَجِيراً أَجْرَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: "...... قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ......" فَمَنْ ظَلَمَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَأَمَرْتُهُ أَنْ يُنَادِيَ: مَنْ تَوَالَى غَيْرَ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: "اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ......" وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَمَنْ تَوَالَىٰ غَيْرَ عَلِيٍّ ﴿ عَلِيٍّ وَذُرِّيَّتِهِ ﴾، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

وَأَمَرْتُهُ أَنْ يُنَادِيَ : مَنْ سَبَّ أَبَوَيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَأَنَا أُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي وَعَلِيًّا أَبَوَا الْمُؤْمِنِينَ، فَمَنْ سَبَّ أَحَدَنَا ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

فَلَمَّا خَرَجُوا ، قَالَ عُمَرُ : يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! مَا أَكَّدَ النَّبِيُّ لِعَلِيٍّ فِي الْوَلَايَةِ، فِي غَدِيرِ خُمٍّ وَلَا فِي غَيْرِهِ، أَشَدَّ مِنْ تَأْكِيدِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا.

قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ : كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم بِتِسْعَةَ عَشَرَ (يَوماً).

حسین بن موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے رسولؐ خدا نے لوگوں میں جا کر یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ آگاہ رہو، جس نے اپنے اجیر پر ظلم کیے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

آگاہ رہو، جس نے مولا حقیقی کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو مولا تسلیم کیا اس پر اللہ

کی لعنت ہے۔

آگاہ رہو جس نے اپنے ماں باپ پر سبّ کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح رسولؐ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے لوگوں میں منادی کر دی۔ مجھ سے عمر بن خطاب نے پوچھا: جو کچھ آپ عوام الناس میں کہہ رہے ہیں اس کی تفسیر کیا ہے؟

میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: عمر بن خطاب اور رسولؐ کے چند دوسرے صحابہ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عمر نے رسولؐ خدا سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! جو منادی علیؑ کر رہے تھے اس کی تفسیر کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں، میں نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ عوام الناس میں منادی کرے کہ جس نے اجیر پر ظلم کیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اور اللہ فرماتا ہے:

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

"اے رسولؐ! کہہ دو کہ میں تم سے کسی اُجرت کا سوال نہیں کرتا مگر قریبیوں سے محبت کا"۔ (الشوریٰ آیہ ۲۳)

پس جس نے ہم پر ظلم کیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اور میں نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں منادی کرے کہ جس نے مولا حقیقی کو چھوڑ کر کسی غیر کو مولا تسلیم کیا اس پر خدا کی لعنت ہے اور اللہ فرماتا ہے:

اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (احزاب، آیہ ۶)

"نبی مومنین پر اپنے نفسوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں"۔

اور جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ پس جس نے علیؑ اور اولادِ علیؑ کے علاوہ کسی دوسرے کو مولا تسلیم کیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔

اور میں نے علیؑ کو لوگوں میں منادی کا حکم دیا کہ جس نے اپنے ماں باپ پر سبّ کی اللہ کی اس پر لعنت ہے۔ اور میں اللہ اور تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اور علیؑ مومنین کے ماں باپ ہیں۔ پس جس نے ہم میں سے کسی ایک پر سبّ کی اس پر خدا کی لعنت ہے۔

پس وہ سب چلے گئے اور عمر نے اصحاب سے کہا: اے اصحاب محمدؐ! رسولؐ نے علیؑ کی ولایت کی تاکید نہ روز غدیر خم میں کی اور نہ کسی دوسرے موقع پر کی جتنی آج شدت کے ساتھ تاکید کی ہے۔

خباب بن ارت کہتا ہے کہ یہ حدیث رسولؐ خدا کی وفات کے انیس دن قبل کی ہے۔ (بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۴۸۹-۴۹۰، ح ۳۵، عن الطرف)

(باب ششم)

علیؑ کے بعد ائمہؑ کی تعداد کے بارے میں سوالات

maablib.org

امام علیؑ نے رسولؐ خدا سے پوچھا: آپ کے بعد میری امامت کے شریک کون ہیں؟

اَلْمُظَفَّرُ الْعَلَوِيُّ ، عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بُهْلُولٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : مَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا وَأَمْلَاهَا عَلَيَّ، فَكَتَبْتُهَا بِخَطِّي وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَمُحْكَمَهَا وَمُتَشَابِهَهَا ، وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِي فَهْمَهَا وَحِفْظَهَا ، فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا عِلْماً أَمْلَاهُ عَلَيَّ فَكَتَبْتُهُ، وَمَا تَرَكَ شَيْئًا عَلَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ وَمَا كَانَ أَوْ يَكُونُ مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَحَفِظْتُهُ وَلَمْ أَنْسَ مِنْهُ حَرْفاً وَاحِداً ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَدَعَا اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِأَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْماً وَفَهْماً وَحِكْمَةً وَنُوراً ، وَلَمْ أَنْسَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَفُتْنِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمْ أَكْتُبْهُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

أَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ فِي مَا بَعْدُ؟

فَقَالَ ﷺ : لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ نِسْيَاناً وَلَا جَهْلاً ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَدِ اسْتَجَابَ لِي فِيكَ وَفِي شُرَكَائِكَ الَّذِينَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكَ.

فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ شُرَكَائِي مِنْ بَعْدِي؟

قَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَبِي فَقَالَ: "أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ......".

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ هُمْ؟

فَقَالَ ﷺ : الْأَوْصِيَاءُ مِنِّي ، إِلَى أَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، كُلُّهُمْ هَادٍ مُهْتَدٍ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُهُمْ وَلَا يُفَارِقُونَهُ، فَبِهِمْ تُنْصَرُ أُمَّتِي وَبِهِمْ يُمْطَرُونَ وَبِهِمْ يُدْفَعُ عَنْهُمُ الْبَلَاءُ وَبِهِمْ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ.

فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَمِّهِمْ لِي.

فَقَالَ ﷺ : ابْنِي هٰذَا – وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحَسَنِ – ثُمَّ ابْنِي هٰذَا – وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ.

ثُمَّ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ: "عَلِيٌّ" سَيُولَدُ فِي حَيَاتِكَ ، فَأَقْرِأْهُ مِنِّي السَّلَامَ، ثُمَّ تُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً.

فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! فَسَمِّهِمْ لِي.

فَسَمَّاهُمْ رَجُلاً رَجُلاً. فَقَالَ عليه السلام : فِيهِمْ وَاللّٰهِ – يَا

أَخَابَنِي هِلَالٍ! مَهْدِيُّ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً.
وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ يُبَايِعُهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَأَعْرِفُ أَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ.

سلیم بن قیس ہلالی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: رسولِ خداﷺ پر جب بھی قرآن مجید کی کوئی آیت نازل ہوتی تو میں نے اسے پڑھا، اِملا کیا اور اپنے خط کے ساتھ لکھا اور مجھے اس کی تاویل و تفسیر، ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ کی تعلیم دی گئی اور رسولؐ خدا میرے لیے دُعا فرماتے کہ جو کچھ میں نے پڑھا، اسے سمجھ سکوں اور یاد رکھوں اور مجھے کتاب اللہ میں سے نہ کوئی آیت بھولی اور نہ لکھا ہوا بھولا۔ حلال و حرام اور امر و نہی میں سے کوئی چیز رسولؐ نے نہیں چھوڑی جس کی مجھے تعلیم نہ دی ہو اور اطاعت و معصیت کی بھی تعلیم دی اور میں نے حفظ کرلیا۔ اور میں نے اس میں سے ایک حرف بھی فراموش نہ کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے میرے سینہ پر دستِ مبارک رکھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ میرے دل کو علم، فہم اور حکمت و نور سے پُر کردے اور اس سے کچھ بھی فراموش نہ ہو اور نہ جو کچھ لکھا ہے اس سے کچھ فوت ہو۔ تو میں نے سوال کیا:

یارسولؐ اللہ! کیا اپنے بعد آپ کو میرے نسیان کا خوف ہے؟

حضرت محمدؐ نے فرمایا: مجھے نہ آپ کے نسیان کا خوف ہے اور نہ جہل کا، بلکہ پروردگار نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا جو آپ کے لیے اور آپ کے ان شرکاء کے لیے مانگی جو تیرے بعد ہوں گے مستجاب کرلی ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے بعد میرے کون سے شرکاء ہیں؟

حضرت محمدؐ نے جواب دیا: وہ لوگ جن کو اللہ نے اپنے اور میرے ساتھ

مقرون و متصل کیا ہے اور ارشادِ خداوندی ہے:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ......

''اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور تم میں سے صاحبانِ امر کی......''۔(النساء، آیہ ۵۹)

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ کون ہیں؟

حضرت رسولِؐ خدا نے جواب دیا: وہ مجھ سے اوصیاء ہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک ہادی اور ہدایت یافتہ ہے۔ لوگوں کا ان کو چھوڑ دینا انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ نہ قرآن ان سے جدا ہے اور نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے۔ ان کے ذریعے اور وسیلے سے میری اُمت کی مدد کی جائے گی۔ انھی کے واسطہ سے اللہ بارشیں برساتا ہے اور ان کے واسطہ سے ان سے بلائیں اور مصیبتیں دُور ہوں گی اور انھی کے وسیلہ سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! مجھے ان کے اسماء بیان کیجیے؟

حضرتؐ نے اپنا دستِ مبارک امام حسن علیہ السلام کے سر پر رکھا اور فرمایا: میرا یہ فرزند۔ پھر حضرت حسینؑ کے سرِاقدس پر دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: پھر یہ میرا فرزند۔ پھر حسینؑ کا فرزند جس کا نام علیؑ ہوگا اور وہ تیری زندگی میں متولد ہوگا۔ اسے میری طرف سے سلام کہنا۔ پھر بارہ آئمہ کے اسمائے گرامی مکمل کیے۔

میں نے عرض کیا: میرے والدین آپؐ پر فدا ہوں، مجھے ان کے اسماء بیان کریں۔

آپؐ نے ایک ایک کے نام بتائے، پھر فرمایا: اے برادرِ بنی ہلال، بخدا! ان میں سے اُمت محمدؐ کے لیے ایک مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر

کردے گا جس طرح ظلم و جور سے پُر ہوگی۔

بخدا! میں ان کو بھی جانتا ہوں جو رکن و مقام کے درمیان مہدیؑ کی بیعت کریں گے اور ان کے آباء و اجداد اور قبائل کو بھی جانتا ہوں۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۵۶-۲۵۷، ح ۷۵، عن اکمال الدین)

ابنِ مسعودؓ نے پوچھا: صُلبِ حسینؑ میں سے کتنے امام ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو الْفَرَجِ الْمُعَافَا بْنُ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ سُهَيْلٍ الْكَاتِبِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَبَّلَهُ ثُمَّ قَالَ: حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ، تَرَقَّ عَيْنُ بَقَّةٍ.

وَوَضَعَ فَمَهُ عَلَى فِيهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

يَا حُسَيْنُ! أَنْتَ الْإِمَامُ، ابْنُ الْإِمَامِ، أَبُو الْأَئِمَّةِ، تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِكَ، أَئِمَّةٌ أَبْرَارٌ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ ذَكَرْتَهُمْ صُلْبَ الْحُسَيْنِ؟

فَأَطْرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! سَأَلْتَ عَظِيماً وَلٰكِنِّي أُخْبِرُكَ أَنَّ ابْنِي هٰذَا - وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى كَتِفِ الْحُسَيْنِ عليه السلام : يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ وَلَدٌ مُبَارَكٌ، سَمِيُّ جَدِّهِ عَلِيٍّ عليه السلام يُسَمَّى الْعَابِدَ وَنُورَ الزُّهَّادِ.

وَيُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ وَلَداً ، إِسْمُهُ اسْمِي وَأَشْبَهُ النَّاسِ بِي ، يَبْقَرُ الْعِلْمَ بَقْراً وَيَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَيَأْمُرُ بِالصَّوَابِ.

وَيُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْ صُلْبِهِ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَلِسَانَ الصِّدْقِ.

فَقَالَ لَهُ إِبْنُ مَسْعُودٍ : فَمَا اسْمُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!

قَالَ يُقَالُ لَهُ: "جَعْفَرٌ" صَادِقٌ فِي قَوْلِهِ وَفِعْلِهِ ، اَلطَّاعِنُ عَلَيْهِ كَالطَّاعِنِ عَلَيَّ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ.

ثُمَّ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَنْشَدَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم شِعْراً وَانْقَطَعَ الْحَدِيثُ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم. ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ وَدَخَلْنَا مَعَهُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَكَانَ مِنْ دَأْبِهِ ، إِذَا سُئِلَ أَجَابَ وَإِذَا لَمْ يُسْأَلْ إِبْتَدَأَ.

فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا تُخْبِرُنِي بِبَاقِي الْخُلَفَاءِ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ؟!

قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَيُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْ صُلْبِ جَعْفَرٍ مَوْلُوداً نَقِيّاً طَاهِراً أَسْمَرَ رَبعة سَمِيُّ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ.

ثُمَّ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!

قَالَ : يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ مُوسٰى عَلِيٌّ ابْنُهُ يُدْعٰى بِالرِّضَا، مَوْضِعُ الْعِلْمِ وَمَعْدِنُ الْحِلْمِ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ بِأَبِي الْمَقْتُولِ فِي أَرْضِ الْغُرْبَةِ.

وَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ ، اِبْنُهُ مُحَمَّدٌ الْمَحْمُودُ أَطْهَرُ النَّاسِ خُلُقاً وَأَحْسَنُهُمْ خَلْقاً،

وَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ مُحَمَّدٍ عَلِيٌّ، اِبْنُهُ طَاهِرُ الْحَسَبِ صَادِقُ اللَّهْجَةِ،

وَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ ، اَلْحَسَنُ الْمَيْمُونُ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ النَّاطِقُ عَنِ اللّٰهِ وَأَبُو حُجَّةِ اللّٰهِ.

وَيَخْرُجُ اللّٰهُ مِنْ صُلْبِ الْحَسَنِ ، قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، يَمْلَأُهَا قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً ، لَهُ هَيْبَةُ مُوسٰى وَحُكْمُ دَاوُدَ وَبَهَاءُ عِيسٰى.

ثُمَّ تَلَا ﷺ : "ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ".

فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتَهُمْ؟

قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَسَامِي الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ وَالْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ وَالذُّرِّيَّةِ الْمُبَارَكَةِ.

ثُمَّ قَالَ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً عَبَدَ اللّٰهَ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ أَلْفَ عَامٍ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ أَتَانِي جَاحِداً لِوَلَايَتِهِمْ ، لَأَكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ، كَائِناً

مَنْ كَانَ.

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ : اَلْعَجَبُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يَرْوِي مِثْلَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ ثُمَّ يُنْكِرُ فَضَائِلَ أَهْلِ الْبَيْتِ.

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں، ابوبکر، عمر، فضل بن عباس، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ حسین ابن علی علیہ السلام تشریف لائے۔ نبی کریمؐ نے حسینؑ کو پکڑا اور بوسہ دیا، پھر فرمایا:

نبی کریمؐ نے اپنے منہ کو حسینؑ کے منہ پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! میں حسینؑ کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور اس کے دوست کو بھی دوست رکھ۔

پھر فرمایا: اے حسینؑ! تو امام ابن امام ہے اور ابوالائمہ ہے۔ تیری اولاد میں سے نو آئمہ ابرار ہوں گے۔

عبداللہ ابن مسعودؓ نے سوال کیا: وہ آئمہ کون ہیں جن کا ذکر آپؐ نے صلبِ حسینؑ میں سے کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے ایک لمحہ خاموشی اختیار کی۔ پھر اپنے سرِ اقدس کو بلند کیا اور ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تو نے عظیم سوال کیا لیکن میں تجھے اس کی خبر ضرور دیتا ہوں۔ پھر حضور اکرمؐ نے اپنا ہاتھ حسینؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ میرے اس بیٹے کو بابرکت بیٹا عطا کرے گا جو اپنے دادا کا ہم نام ہوگا اور اسے عابد اور نور الزہاد کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

اس کے بعد اللہ علیؑ ابن حسینؑ کو ایک فرزند عطا کرے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا۔ اس سے علم کے چشمے پھوٹیں گے اور حق کے ساتھ گفتگو اور حکم دے گا صواب کے ساتھ۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کی صُلب سے کلمۂ حق اور صدق اللسان کو متولد کرے گا۔ جس کو جعفر کے نام سے یاد کیا جائے گا اور اپنے قول وفعل میں صادق ہوگا۔ اسے مطعون قرار دیا جائے گا جس طرح مجھے مطعون قرار دیا گیا اور اسے رد کیا جائے گا جس طرح مجھے رد کیا گیا۔

پھر حسان بن ثابت آیا۔ جس نے نبیؐ کے سامنے چند اشعار پڑھے اور نبی کریمؐ نے اپنی بات منقطع کر دی۔ جب وہ چلا گیا تو رسولؐ خدا نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور عائشہ کے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ ہمارے ساتھ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور عبداللہ ابن عباسؓ بھی رسولؐ خدا کے ساتھ حجرۂ عائشہ میں آئے اور رسولؐ خدا کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اگر کوئی سوال کرتا تو اس کا جواب دیتے اور اگر خاموشی ہوتی تو خود سوال وجواب کی ابتدا فرماتے۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، اولادِ حسینؑ میں سے باقی خلفاء کے متعلق آگاہ کیجیے؟

رسولؐ کریم نے فرمایا: ہاں اے ابوہریرہ! اللہ رب العزت جعفر کو مولود عطا کرے گا جو نقی وطاہر ہوگا اور اس کا نام موسیٰ ابن عمران کے نام پر موسیٰؑ ہوگا۔

ابن عباسؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! پھر کون ہوگا؟

حضرت محمدؐ نے فرمایا: موسیٰؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ جسے رضا کے نام سے پکارا جائے گا جو موضع علم اور معدنِ حلم ہوگا۔ پھر فرمایا: میرے باپ اس پر فدا، وہ مسافرت کی زمین پر قتل کیا جائے گا۔

پھر علیؑ کے بعد اس کا فرزند محمدؑ المحمود ہوگا۔ خلق کے لحاظ سے اطہر الناس اور خلقت کے لحاظ سے ان سے احسن ہوگا۔ پھر محمد کے بعد اس کا فرزند علیؑ جو طاہر الحسب اور صادق اللہجہ ہوگا۔ پھر علیؑ کے بعد اس کا فرزند حسنؑ جو میمون النقی اور خدا کی جانب

سے طاہر الناطق ہوگا اور حجۃ اللہ کا والد ہوگا۔ پھر اللہ جارک حسنؑ کی صلب سے ہماری اہل البیت کے قائمؑ کو متولد فرمائے گا جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس طرح زمین ظلم و جور سے پُر ہوگی۔ وہ ہیبت موسیٰؑ، حکمِ داؤد اور حسنِ عیسیٰ کا وارث ہوگا۔ پھر آپؐ نے اس آیہ مجیدہ کی تلاوت فرمائی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران، آیہ ۳۴)

حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں جن کا آنحضرتؐ نے ذکر فرمایا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تیرے بعد اوصیاء و حاکم، عترتِ طاہرہ اور ذریۂ مبارکہ۔ پھر فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص ہزار سال اللہ کی عبادت کرے۔ پھر ہزار سال مزید (حرمِ الٰہی) میں رکن و مقام کے درمیان عبادت کرے۔ پھر اگر وہ تیری ولایت کا انکاری ہو کر میرے پاس آئے تو اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا اور وہ اسی کا حق دار ہے۔

ابو علی محمد بن ہمام کہنے لگا: ابو ہریرہ! مجھے آپ پر تعجب ہے کہ تم ایسی روایات بھی ذکر کرتے ہو اور پھر بھی فضائلِ اہلِ بیتؑ کے منکر ہو۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۱۲ تا ۳۱۴، ح ۱۵۸، عن کفایۃ الاثر)

یا رسول اللہؐ! آپؐ کے بعد صاحبِ امر کون ہے؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ الْكُوفِيِّ بِبَغْدَادَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمْدَانَ الْحُضَيْنِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

الْحُسَيْنِيِّ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ الْمُفَلَّسِ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الثُّمَالِيِّ ، عَنِ الْكَابُلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ مُتَفَكِّرٌ مَغْمُومٌ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً؟

فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِؤُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: إِنَّكَ قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ، فَاجْعَلِ الْاِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنِّي لَا أَتْرُكُ الْأَرْضَ إِلَّا وَ فِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَتُعْرَفُ بِهِ وِلَايَتِي ، فَإِنِّي لَمْ أَقْطَعْ عِلْمَ النُّبُوَّةِ مِنَ الْغَيْبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ ذُرِّيَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ كَانُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَبِيكَ آدَمَ.

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَنْ يَمْلِكُ هٰذَا الْأَمْرَ بَعْدَكَ؟

قَالَ: أَبُوكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخِي وَخَلِيفَتِي ، وَيَمْلِكُ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ ثُمَّ تَمْلِكُهُ أَنْتَ وَتِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِكَ، يَمْلِكُهُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً ، ثُمَّ يَقُومُ قَائِمُنَا ، يَمْلَأُ الدُّنْيَا قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً ، يَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ مِنْ شِيعَتِهِ!

امام حسینؑ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے جد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرورِ کائنات کو مغموم اور متفکر پایا۔ میں نے سوال کیا:

یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو متفکر دیکھ رہا ہوں؟

حضورؐ نے فرمایا: اے میرے لختِ جگر! میرے پاس اللہ کی جانب سے روح الامین آیا ہے اور اُس نے کہا: یارسولؐ اللہ! تجھے اللہ علی الاعلیٰ سلام کرتا ہے اور تجھے فرماتا ہے کہ اب تیری نبوت تمام ہوگئی اور تیرے ایام مکمل ہو گئے (یعنی تیری موت و رحلت کا وقت قریب ہے) پس آپؐ اسمِ اکبر، میراثِ علم اور آثارِ علم نبوت کو علی ابن ابی طالبؑ کے حوالے کر دیں کیونکہ میں نے زمین کو کبھی بھی ایسے عالم سے خالی نہیں چھوڑا کہ جس کے وسیلہ سے میری اطاعت و ولایت کی معرفت ہو۔ میں علمِ نبوت کو تیرے لیے غیب سے تیری ذریت کے لیے قطع نہیں کرتا جس طرح کہ باقی انبیاء جو تیرے اور آدمؑ کے درمیان گزرے ہیں ان کے علمِ نبوت کو ان کی ذریت سے قطع نہیں کیا۔

میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! تیرے بعد صاحب امر کون ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تیرا باپ علی ابن ابی طالبؑ جو میرا بھائی اور خلیفہ ہے اس کے بعد تیرا بھائی حسنؑ۔ اس کے بعد تم صاحب امر ہو اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے نو صاحبانِ امر ہیں کہ ان سب کی تعداد بارہ ہے۔ پھر ہمارا قائمؑ قیام فرمائیں گے اور دنیا کو اس طرح عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے جس طرح دنیا ظلم و جور سے پُر ہوگی اور وہ شیعوں میں سے مومنین کے دلوں کی شفا ہے۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۵-۳۳۶، ح ۲۱۲، عن کفایۃ الاثر)

یارسولؐ اللہ! کیا آپ تمام مخلوقِ خدا پر حجت نہیں؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحِمْصِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُكَّاشَةَ، عَنْ حُسَيْنِ

بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً فَقَالَ بَعْدَ مَا حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! كَأَنِّي أُدْعَى فَأُجِيبُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي، أَهْلَ بَيْتِي، مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا، فَتَعَلَّمُوا مِنْهُمْ وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ، لَا تَخْلُوا الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَلَوْ خَلَتْ، إِذاً لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا.

ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَبِيدُ وَلَا يَنْقَطِعُ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ، أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، لِكَيْلَا يَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ، أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً، اَلْأَعْظَمُونَ قَدْراً عِنْدَ اللّٰهِ.

فَلَمَّا نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا أَنْتَ الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ كُلِّهِمْ؟

قَالَ: يَا حَسَنُ! إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ..... "إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"، فَأَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَوْلُكَ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ؟

نَعَمْ، عَلِيٌّ الْإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدِي.

وَأَنْتَ الْحُجَّةُ وَالْإِمَامُ بَعْدَهُ.

وَالْحُسَيْنُ هُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَكَ.

وَلَقَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ: أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ وَلَدٌ يُقَالُ لَهُ: عَلِيٌّ، سَمِيُّ جَدِّهِ عَلِيٍّ، فَإِذَا مَضَى الْحُسَيْنُ، قَامَ بِالْأَمْرِ بَعْدَهُ عَلِيٌّ ابْنُهُ وَهُوَ الْحُجَّةُ وَالإِمَامُ،

وَيُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ وَلَداً، سَمِيِّي وَأَشْبَهُ النَّاسِ بِي عِلْمُهُ عِلْمِي وَحُكْمُهُ حُكْمِي وَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ صُلْبِهِ مَوْلُوداً يُقَالُ لَهُ: جَعْفَرٌ: أَصْدَقُ النَّاسِ قَوْلاً وَفِعْلاً وَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ صُلْبِ جَعْفَرٍ مَوْلُوداً سَمِيَّ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، أَشَدَّ النَّاسِ تَعَبُّداً، فَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ صُلْبِ مُوسَى وَلَداً يُقَالُ لَهُ: "عَلِيٌّ"، مَعْدِنُ عِلْمِ اللَّهِ وَمَوْضِعُ حُكْمِهِ، فَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ مَوْلُوداً يُقَالُ لَهُ: "مُحَمَّدٌ"، فَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ صُلْبِ مُحَمَّدٍ مَوْلُوداً يُقَالُ لَهُ: "عَلِيٌّ"، فَهُوَ الإِمَامُ وَالْحُجَّةُ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ عَلِيٍّ مَوْلُوداً يُقَالُ لَهُ: "الْحَسَنُ"،

فَهُوَ الْإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدَ أَبِيهِ.

وَيُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ صُلْبِ الْحَسَنِ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ، إِمَامَ زَمَانِهِ وَمُنْقِذَ أَوْلِيَائِهِ، يَغِيبُ حَتّٰى، لَا يُرىٰ ، يَرْجِعُ عَنْ أَمْرِهِ قَوْمٌ وَيَثْبُتُ عَلَيْهِ آخَرُونَ "وَيَقُولُونَ مَتىٰ هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ" وَلَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ ، لَطَوَّلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَخْرُجَ قَائِمُنَا ، فَيَمْلَأُهَا قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً ، فَلَا يَخْلُو الْأَرْضُ مِنْكُمْ.

أَعْطَاكُمُ اللّٰهُ عِلْمِي وَفَهْمِي ، وَلَقَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ فِي عَقِبِي وَعَقِبِ عَقِبِي وَمِنْ زَرْعِي وَزَرْعِ زَرْعِي.

امام حسن ابن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے حمد وثنائے پروردگار کے بعد فرمایا:

اے لوگو! مجھے پکارا گیا اور میں نے لبیک کہا، یعنی میرا وقتِ وفات قریب ہے اور میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت اہلِ بیتؑ ، اگر تم نے ان دونوں کے ساتھ تمسک رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اُن سے سیکھنا، انھیں سکھانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ وہ تجھ سے زیادہ اَعلم ہیں۔ زمین ان کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی اور اگر زمین ان کے وجود سے خالی ہوجائے (اور حجتِ خدا زمین پر نہ ہو) تو زمین اپنے اہل سمیت دھنس جائے گی۔

پھر فرمایا: بار الہا! میں جانتا ہوں کہ آپ کا علم نہ ختم ہونے والا ہے اور نہ منقطع ہونے والا ہے اور اپنی زمین کو مخلوق پر حجت سے خالی نہیں رکھتا، چاہے ظاہر ہو یا مخفی

تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ تعداد کے لحاظ سے قلیل اور اللہ کے نزدیک قدرومنزلت کے لحاظ سے عظیم ہیں۔

اس کے بعد آپ منبر سے اترے تو میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ تمام مخلوق پر حجت نہیں ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے حسنؑ! ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد، آیہ ۷)

''سوائے اس کے کہ نہیں کہ (اے رسولؐ) آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ہادی ہوتا ہے''۔

پس میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا یہ فرمان کہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں علیؑ امام ہے اور میرے بعد حجت ہے اور اس کے بعد تو امام اور حجتِ خدا ہے اور تیرے بعد تیرا بھائی حسینؑ امام اور حجتِ خدا ہے۔

اور لطیف وخبیر ذات نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ حسینؑ کو فرزند عطا کرے گا جس کا نام دادا علیؑ کے نام پر علیؑ ہوگا۔ حسینؑ کے بعد اس کا بیٹا علیؑ صاحب امر، امام اور حجتِ خدا ہوگا۔

پھر خداوند منان علیؑ کو فرزند عطا فرمائے گا جس کا نام میرے نام پر (محمدؑ) ہوگا اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے مشابہہ ہوگا۔ اس کا علم میرا علم اور اس کا حکم میرا حکم ہوگا اور اپنے باپ کے بعد وہ امام اور حجتِ خدا ہوگا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو فرزند عطا کرے گا جس کا نام جعفرؑ ہوگا اور قول و فعل میں اَصدَقُ النَّاس ہوگا اور اپنے والد کے بعد وہ امام اور حجت ہوگا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جناب جعفرؑ کو فرزند عطا فرمائے گا جس کا نام موسیٰ ابن عمران کے نام پر موسیٰؑ ہوگا۔ عبادت کے لحاظ سے لوگوں سے زیادہ سخت ہوگا اور اپنے باپ کے بعد امام اور حجت ہوگا۔

پھر خداوند کریم موسیٰؑ کو فرزند عطا فرمائے گا جس کا نام علیؑ ہوگا۔ وہ اللہ کے علم کی کان اور اس کے حکم کا موضع ہوگا اور اپنے باپ کے بعد امام اور حجت ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ علیؑ کو فرزند عطا کرے گا جسے محمدؑ کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ اپنے باپ کے بعد حجت اور امام ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ محمدؑ کو فرزند عطا کرے گا جسے علیؑ کے نام سے پکارا جائے گا جو اپنے باپ کے بعد امام اور حجت ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ علیؑ کو فرزند عطا فرمائے گا جسے حسنؑ کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ اپنے والد ماجد کے بعد امام اور حجت ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ صلب حسنؑ سے حجۃ القائمؑ کو متولد فرمائے گا۔ وہ اپنے زمانے کا امام اور اولیاء اللہ کا نجات دہندہ ہوگا۔ وہ لوگوں کی بصارت سے غائب ہو جائے گا حتیٰ کہ کوئی بھی اسے دیکھ نہیں سکے گا۔ اور اللہ رب العزت کے امر سے قوم کی طرف دوبارہ پلٹے گا اور حقانیت کو لوگوں پر ثابت کرے گا۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (یٰس، آیہ ۴۸)

"وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا"۔

اگر دنیا کے ختم ہونے سے صرف ایک دن بھی باقی بچے گا تو خداوند کریم اس دن کو اتنا طویل کرے گا حتیٰ کہ ہمارا قائمؑ خروج کرے گا اور دنیا کو عدل وانصاف سے اس طرح پُر کر دے گا جس طرح دنیا ظلم وجور سے پُر ہوگی۔ پس زمین تمہارے وجود سے خالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں میرا علم وفہم عطا فرمائے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسے

الٰہا! میرے علم و فقہ کو میری ذریت اور ذریت کی ذریت میں قرار دے۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۸ تا ۳۴۰، ح ۱۹۱، عن کفایۃ الاثر)

علی ابن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے کتنے آئمہ ہیں؟

اِبْنُ الْمُتَوَكِّلِ ، عَنِ الْاَسَدِی عَنِ النَّخَعِيِّ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ- جَلَّ جَلَالُهُ - اَنَّهُ قَالَ: مَنْ عَلِمَ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِی وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِی وَرَسُولِي وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي، اُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَنَجَّيْتُهُ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِی وَاَبَحْتُ لَهُ جِوَارِی وَاَوْجَبْتُ لَهُ كَرَامَتِي وَاَتْمَمْتُ عَلَيْهِ نِعْمَتِي وَجَعَلْتُهُ مِنْ خَاصَّتِي وَخَالِصَتِي. اِنْ نَادَانِي لَبَّيْتُهُ وَ اِنْ دَعَانِي اَجَبْتُهُ وَ اِنْ سَاَلَنِي اَعْطَيْتُهُ وَ اِنْ سَكَتَ ابْتَدَاْتُهُ وَ اِنْ اَسَاءَ رَحِمْتُهُ وَ اِنْ فَرَّ مِنِّي دَعَوْتُهُ وَ اِنْ رَجَعَ اِلَيَّ قَبِلْتُهُ وَ اِنْ قَرَعَ بَابِي فَتَحْتُهُ،

وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِی اَوْ شَهِدَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدِی وَرَسُولِي اَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي اَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي ، فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَصَغَّرَ عَظَمَتِي وَكَفَرَ بِآيَاتِي وَكُتُبِي ، اِنْ

قَصَدَنِي حَجَبْتُهُ وَ اِنْ سَأَلَنِي حَرَمْتُهُ وَ اِنْ نَادَانِي لَمْ أَسْمَعْ نِدَاءَهُ وَ اِنْ دَعَانِي لَمْ اَسْمَعْ دُعَاءَهُ وَ اِنْ رَجَانِي خَيَّبْتُهُ وَذٰلِكَ جَزَاؤُهُ مِنِّي "...... وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ".

فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ؟

قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ فِي زَمَانِهِ، عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ الْبَاقِرُ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَتُدْرِكُهُ يَاجَابِرُ! فَاِذَا اَدْرَكْتَهُ فَاَقْرِأْهُ مِنِّي السَّلَامَ.

ثُمَّ الصَّادِقُ ، جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ الرِّضَا ، عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ التَّقِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ الْهَادِي ، عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الزَّكِيُّ ، اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ ابْنُهُ ، اَلْقَائِمُ بِالْحَقِّ ، مَهْدِيُّ اُمَّتِي ، اَلَّذِي يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ، ظُلْماً وَجَوْراً.

هٰؤُلَاءِ ، يَاجَابِرُ ، خُلَفَائِي وَاَوْصِيَائِي وَاَوْلَادِي وَعِتْرَتِي، مَنْ اَطَاعَهُمْ فَقَدْ ، اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَانِي وَمَنْ اَنْكَرَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ اَنْكَرَنِي ، بِهِمْ يُمْسِكُ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَبِهِمْ يَحْفَظُ الْاَرْضَ اَنْ تَمِيدَ بِاَهْلِهَا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے رب العزت کی جانب سے خبر دی ہے کہ

ارشاد رب العزت ہے کہ جو شخص یہ یقین رکھے کہ کوئی معبود نہیں سوائے میرے اور میں تنہا و یکتا ہوں اور محمدؐ میرا عبد اور رسولؐ ہے اور علی ابن ابی طالبؑ میرے خلیفہ ہیں اور اس کی اولاد میں سے آئمہ میرے حجج ہیں تو میں اسے اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو کے طفیل اسے نار جہنم سے نجات دوں گا اور اپنے جوارح میں جگہ عطا کروں گا۔ میں اُسے اپنی کرامت کا موجب قرار دوں گا اور اپنی نعمات اس پر تمام کروں گا اور اس کو اپنے خالصین اور خاصان میں سے قرار دوں گا۔ اگر وہ مجھے ندا دے گا تو جواب دوں گا۔ اگر مجھ سے دعا مانگے گا تو دعا مستجاب کروں گا۔ اگر مجھ سے سوال کرے گا تو عطا کروں گا۔ اگر خاموش رہے گا تو میں اس کے لیے ابتداء کروں گا۔ اگر برائی کرے گا تو میں اس پر رحم کروں گا اور اگر مجھ سے فرار ہو گا تو میں اسے دعوت دوں گا اور اگر فرار کے بعد رجوع کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا اور اگر میری رحمت کے دروازے پر دستک دے گا تو میں رحمت کے دروازے کھول دوں گا۔ اور اگر میری واحدنیت کی گواہی نہ دے یا واحدنیت کی گواہی دے لیکن محمدؐ کی عبدیت و رسالت کی گواہی نہ دے یا میری واحدنیت کی گواہی دے اور محمدؐ کی عبدیت و رسالت کی بھی گواہی دے لیکن علی ابن ابی طالبؑ کی خلافت کی گواہی نہ دے، یا علیؑ کی خلافت کی گواہی دے مگر اس کی اولاد میں سے آئمہ کی حجیت کی گواہی نہ دے پس اس نے میری نعمات کا انکار کیا اور میری عظمت کو گھٹایا اور میری آیات اور کتابوں سے کفر کیا۔

اگر اس نے میرا قصد کیا تو میں اس کے سامنے حجاب قرار دوں گا اور اگر مجھ سے سوال کیا تو میں اسے محروم رکھوں گا اور اگر مجھے پکارا تو میں اس کی ندا نہیں سنوں گا۔ اگر مجھ سے دعا مانگے گا تو میں اس کی دعا نہیں سنوں گا۔ اگر مجھ سے امید رکھے گا تو میں اس کی اُمید کو نا امیدی میں تبدیل کر دوں گا اور یہ میری جانب سے اس کی سزا

ہے۔ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (سورہ ق، آیہ ۲۹) "اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا"۔

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! علی ابن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے آئمہ کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ پھر اس کے بعد اپنے زمانے میں سید العابدین علیؑ ابن حسینؑ، پھر باقر، محمد ابن علیؑ۔ اے جابرؓ! تو محمد باقرؑ کے متولد ہونے تک زندہ رہے گا۔ جب تو اسے پائے تو میری طرف سے سلام کہنا۔

پھر صادق جعفر بن محمدؑ، پھر کاظم موسیٰ ابن جعفرؑ، پھر رضا علیؑ ابن موسیٰؑ، پھر تقی محمدؑ ابن علیؑ، پھر ہادیؑ علیؑ ابن محمدؑ، پھر زکیؑ حسنؑ ابن علی۔ پھر اس کا فرزند جو حق کے ساتھ قائم ہوگا اور میری اُمت کا مہدیؑ ہوگا۔ وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے پُر کردے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پُر ہوگی۔

اے جابرؓ! یہ سب میرے خلیفہ، اوصیاء، اولاد وعترت ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا گویا اس نے میرا انکار کیا۔ اور اللہ نے انھی کے طفیل آسمانوں کو زمین پر واقع ہونے سے روکا ہے اور انھی کے طفیل زمین اپنے اہل سمیت دھنسنے سے محفوظ ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۵۱، ح ۶۸، عن اکمال الدین)

معرفتِ امام رکھنے والے کے لیے کیا ثواب ہے؟

مِنْ کِتَابِ الشَّیْخِ حَسَنِ بْنِ کَبْشٍ، مِمَّا اَخَذَهُ مِنَ الْمُقْتَضَبِ وَوَجَدْتُهُ فِی الْمُقْتَضَبِ اَیْضاً ، مُسْنَداً عَنْ

سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ: يَا سَلْمَانُ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولاً إِلَّا جَعَلَ لَهُ اِثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً.

قَالَ : قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ عَرَفْتُ هٰذَا مِنَ الْكِتَابَيْنِ.

قَالَ: يَا سَلْمَانُ! فَهَلْ عَلِمْتَ نُقَبَائِيَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ، اَلَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِلْإِمَامَةِ مِنْ بَعْدِي؟

فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ.

قَالَ: يَا سَلْمَانُ! خَلَقَنِيَ اللّٰهُ مِنْ صَفَاءِ نُورِهِ فَدَعَانِي فَأَطَعْتُهُ ، وَخَلَقَ مِنْ نُورِي عَلِيًّا فَدَعَاهُ إِلٰى طَاعَتِهِ فَأَطَاعَهُ ، وَخَلَقَ مِنْ نُورِي وَنُورِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَاطِمَةَ فَدَعَاهَا فَأَطَاعَتْهُ، وَخَلَقَ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ وَمِنْ فَاطِمَةَ، اَلْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَدَعَاهُمَا فَأَطَاعَاهُ، فَسَمَّانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِخَمْسَةِ أَسْمَاءٍ مِنْ أَسْمَائِهِ، فَاللّٰهُ الْمَحْمُودُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ، وَاللّٰهُ الْعَلِيُّ وَهٰذَا عَلِيٌّ، وَاللّٰهُ فَاطِرٌ وَهٰذِهِ فَاطِمَةُ وَاللّٰهُ الْاِحْسَانُ وَهٰذَا الْحَسَنُ ، وَاللّٰهُ الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحُسَيْنُ.

ثُمَّ خَلَقَ مِنْ نُورِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةَ أَئِمَّةٍ فَدَعَاهُمْ فَأَطَاعُوهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً أَوْ أَرْضاً مَدْحِيَّةً أَوْ هَوَاءً أَوْ مَاءً أَوْ مَلَكاً أَوْ بَشَراً ، وَكُنَّا بِعِلْمِهِ، أَنْوَاراً نُسَبِّحُهُ وَنَسْمَعُ لَهُ وَنُطِيعُ.

فَقَالَ سَلْمَانُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِأَبِي اَنْتَ وَاُمِّي!

مَا لِمَنْ عَرَفَ هٰؤُلَآءِ؟

فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ: مَنْ عَرَفَهُمْ حَقَّ مَعْرِفَتِهِمْ وَاقْتَدٰى بِهِمْ فَوَالٰى وَلِيَّهُمْ وَتَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَهُوَ وَاللّٰهِ مِنَّا، يَرِدُ حَيْثُ نَرِدُ وَيَسْكُنُ حَيْثُ نَسْكُنُ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَكُونُ اِيمَانٌ بِهِمْ بِغَيْرِ مَعْرِفَتِهِمْ وَأَسْمَائِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ؟

فَقَالَ: لَا، يَا سَلْمَانُ!

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَنّٰى لِي بِهِمْ؟

قَالَ: قَدْ عَرَفْتَ اِلَى الْحُسَيْنِ،

ثُمَّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ،

ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، بَاقِرُ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ،

ثُمَّ ابْنُهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، لِسَانُ اللّٰهِ الصَّادِقُ.

ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ. اَلْكَاظِمُ صَبْراً مِنَ اللّٰهِ.

ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى. اَلرِّضَا لِأَمْرِ اللّٰهِ.

ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوَادُ، اَلْمُخْتَارُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ.

ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَلْهَادِي اِلَى اللّٰهِ.

ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، اَلصَّامِتُ الْأَمِينُ الْعَسْكَرِيُّ.

ثُمَّ ابْنُهُ حُجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ، اَلْمَهْدِيُّ النَّاطِقُ، اَلْقَائِمُ بِأَمْرِ اللّٰهِ.

قَالَ سَلْمَانُ: فَسَكَتُّ.

ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِلٰى بِإِدْرَاكِهِمْ.
قَالَ: يَا سَلْمَانُ! إِنَّكَ مُدْرِكُهُمْ وَأَمْثَالُكُمْ وَمَنْ تَوَلَّاهُمْ بِحَقِيقَةِ الْمَعْرِفَةِ.
قَالَ سَلْمَانُ: فَشَكَرْتُ اللّٰهَ كَثِيراً.
ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُؤَجَّلٌ فِيَّ إِلٰى أَنْ أُدْرِكَهُمْ؟
فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! اِقْرَأْ: "فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَفْعُولاً - ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً".
قَالَ سَلْمَانُ : فَاشْتَدَّ بُكَائِي وَشَوْقِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِعَهْدٍ مِنْكَ؟
فَقَالَ: إِي، وَالَّذِي أَرْسَلَ مُحَمَّداً، إِنَّهُ بِعَهْدٍ مِنِّي وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَتِسْعَةِ أَئِمَّةٍ وَكُلِّ مَنْ هُوَ مِنَّا وَمَظْلُومٌ فِينَا.
إِي وَاللّٰهِ، يَا سَلْمَانُ! ثُمَّ لَيَحْضُرَنَّ إِبْلِيسُ وَجُنُودُهُ وَكُلُّ مَنْ مَحَضَ الْإِيمَانَ مَحْضاً وَمَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضاً حَتّٰى يُؤْخَذَ بِالْقِصَاصِ وَالْأَوْتَارِ وَالتُّرَاثِ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً وَنَحْنُ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ: "وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ○ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ".

قَالَ سَلْمَانُ : فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَا يُبَالِي سَلْمَانُ مَتٰى لَقِيَ الْمَوْتَ أَوْ لَقِيَهُ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسولؐ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے سلمانؓ! اللہ رب العزت نے جتنے بھی نبی اور رسول بھیجے ان میں سے ہر ایک کے لیے بارہ نقیب تھے۔

سلمانؓ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! سابقہ کتب میں سے میں نے بھی پڑھا اور جانا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! کیا تو جانتا ہے کہ میرے نقیب اور جانشین بھی بارہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک صاف نور سے خلق فرمایا۔ پھر اس نے مجھے پکارا تو میں نے اس کی اطاعت کی اور علیؑ کو میرے نور سے خلق کیا۔ اس کو بھی اطاعت کی دعوت دی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فاطمہؑ کو اللہ نے میرے اور علیؑ کے نور سے خلق فرمایا۔ اُسے پکارا تو اس نے بھی اطاعت کی اور حسنؑ وحسینؑ کو اللہ نے میرے، فاطمہؑ اور علیؑ کے نور سے خلق فرمایا۔ ان دونوں کو اطاعت کی دعوت دی تو انھوں نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ نے ہمارے نام اپنے پانچ اسماء سے منتخب کیے ہیں۔ پس اللہ محمود ہے اور میں محمدؐ، اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ۔ اللہ فاطر ہے اور یہ فاطمہؑ۔ اللہ الاحسان ہے اور یہ حسنؑ، اللہ محسن ہے اور یہ حسینؑ ہے۔

پھر اللہ نے حسینؑ کے نور سے نو آئمہ کو خلق فرمایا اور انھیں اطاعت کی دعوت دی تو انھوں نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ نے ہمیں خلق فرمایا، قبل اس کے کہ اللہ

آسمان کا شامیانہ، زمین کا فرش، ہوا، پانی، فرشتے اور بشر خلق کرتا اور ہم اس کے علم اور نور کے ساتھ موجود تھے۔ ہم اس کی تسبیح و تقدیس کر رہے تھے۔ اس کی سن رہے تھے اور اطاعت کر رہے تھے۔

سلمانؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے والدین آپؐ پر فدا ہوں، جو شخص ان کی معرفت رکھے گا اس کا ثواب کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! جو ان کی معرفت اس طرح رکھے جس طرح معرفت کا حق ہے اور ان کی اقتداء کرے اور ان کے اولیاء سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے برأت کرے، بخدا! وہ ہم میں سے ہے جہاں ہم وارد ہوں گے وہ ہمارے ساتھ وارد ہوگا اور جہاں ہم سکونت کریں گے وہ بھی ہمارے ساتھ سکونت کرے گا۔

(سلمانؓ کہتا ہے) میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ان کی معرفت، اسماء اور نسب جانے بغیر ایمان کامل ہو سکتا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں اے سلمانؓ۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے ان کے اسماء بیان فرمایئے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تو حسینؑ کو جانتا ہے۔

اس کے بعد سید العابدین علیؑ ابن حسینؑ ہوں گے۔

پھر اس کا بیٹا محمد ابن علیؑ جس کا لقب باقرؑ ہوگا اور جو انبیاء و مرسلین میں سے اوّلین و آخرین کے علم کا وارث ہوگا۔ پھر اس کا بیٹا جعفرؑ ابن محمدؑ، لسان اللہ الصادق، پھر موسیٰؑ ابن جعفرؑ اللہ کی جانب سے غیض و غضب پر صبر اور قابو پانے والا، پھر علیؑ ابن موسیٰؑ امرِ خدا پر راضی برضا، پھر محمدؑ ابن علیؑ، جس کا لقب جواد ہوگا خلقِ خدا میں سے مختار۔ پھر علیؑ ابن محمدؑ ہادی الی اللہ، پھر حسنؑ ابن علیؑ، صامت الامین العسکری، پھر

اس کا فرزند حجت ابن حسنؑ، ہدایت یافتہ، ناطق اور حکم خدا سے قیام کرنے والا۔

سلمانؓ کہتا ہے: تھوڑی مدت کے لیے میں خاموش ہو گیا۔ پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میرے لیے ان کا ادراک ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! تیرے لیے ان کا ادراک اور مثالیں ہیں اور جو شخص حقیقی معرفت کے ساتھ ان سے محبت رکھے۔

سلمانؓ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ شکر ادا کرتا ہوں۔

پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے لیے تعجیل فرمائے کہ میں ان کا ادراک کروں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! ان آیات کی تلاوت کریں۔

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ○ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ○ (الاسراء، آیات ۵،۶)

"پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا۔ پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا۔ پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال و اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی"۔

سلمانؓ کہتا ہے: میں بہت زور سے رویا اور پوچھا: یارسولؐ اللہ! یہ عہد آپ کی جانب سے ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبی بنا کر

بھیجا۔ یہ عہد میرے، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ اور نو آئمہ اور ہر وہ شخص جو ہم میں سے ہے اور وہ مظلوم ہے سب کی جانب سے ہے۔

اے سلمانؓ! بخدا! ابلیس اور اس کا لشکر ضرور حاضر کیے جائیں گے۔ اس طرح خالص مومنین اور خالص کافرین سب حاضر ہوں گے یہاں تک کہ ان سے قصاص لیا جائے گا اور تیرا پروردگار کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور یہ اس آیتِ مجیدہ کی تاویل ہے:

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ○ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○ (القصص، آیات ۵،۶)

"اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنھیں زمین میں بے بس کر دیا گیا ہم ان پر احسان کریں اور ہم انھیں پیشوا بنائیں اور ہم انھی کو وارث بنائیں اور ہم زمین دیں، انھیں اقتدار دیں اور ان کے ذریعے ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھائیں جس کا انھیں ڈر تھا"۔

سلمانؓ کہتا ہے: میں رسولؐ خدا کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اب سلمانؓ کو کوئی پرواہ نہیں کہ سلمانؓ موت سے ملاقات کرے یا موت سلمانؓ سے ملاقات کرے۔ (بحارالانوار، ج ۲۵، ص ۶ تا ۸، ح ۹، عن المختصر)

یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے امامؑ ہیں؟

اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ هَارُوْنَ مُوْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَدَقَةَ الرَّقِّيِّ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ طَاهِرِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الضُّحىٰ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ بَعْدَ مَا حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ : أُوصِيكُمْ - عِبَادَ اللّٰهِ - بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِي لَا يَسْتَغْنِي عَنْهُ الْعِبَادُ ، فَإِنَّ مَنْ رَغِبَ بِالتَّقْوىٰ، زَهِدَ فِي الدُّنْيَا، وَاعْلَمُوا اَنَّ الْمَوْتَ سَبِيلُ الْعَالَمِينَ وَمَصِيرُ الْبَاقِينَ، يَخْتَطِفُ الْمُقِيمِينَ وَلَا يُعْجِزُهُ لِحَاقُ الْهَارِبِينَ، يَهْدِمُ كُلَّ لَذَّةٍ وَيُزِيلُ كُلَّ نِعْمَةٍ وَيقشع كُلَّ بَهْجَةٍ، وَالدُّنْيَا دَارُ الْفَنَاءِ وَلِأَهْلِهَا مِنْهَا الْجَلَاءُ وَهِيَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ قَدْ تَحَلَّتْ لِلطَّالِبِ ، فَارْتَحِلُوا عَنْهَا - رَحِمَكُمُ اللّٰهُ - بِخَيْرِ مَا يَحْضُرُكُمْ مِنَ الزَّادِ وَلَا تَطْلُبُوا مِنْهَا أَكْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ وَلَا تَمُدُّوا أَعْيُنَكُمْ فِيهَا إِلَى مَا مُتِّعَ بِهِ الْمُتْرَفُونَ.
أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَنَكَّرَتْ وَأَدْبَرَتْ وَاحْلَوْلَتْ وَآذَنَتْ بِوداعٍ. أَلَا وَإِنَّ الآخِرَةَ قَدْ حَلَّتْ وَأَقْبَلَتْ بِاطِّلَاعٍ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ! كَأَنِّي عَلَى الْحَوْضِ ، أَنْظُرُوا مَا يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤَخَّرُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي.
فَيُقَالُ : هَلْ شَعَرْتَ بِمَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ، يَرْجِعُونَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ! أُوصِيكُمْ فِي عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي خَيْراً ، فَإِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُمْ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ

بَعْدِي وَالْأُمَنَاءُ الْمَعْصُومُونَ.

فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَمِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟

قَالَ ﷺ: عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَحَوَارِيِّ عِيسَى، تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ وَمِنْهُمْ مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے حمد وثناء کے بعد فرمایا:

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ اللہ کہ جس سے بندے بے نیاز نہیں ہیں۔ جس نے بھی تقویٰ کو مرغوب جانا اور دنیا میں زہد اختیار کیا جان لو کہ اس کی موت عالمین کے رستے پر ہے۔ وہ باقین میں چلا گیا اور اُس نے گذشتگان کے ساتھ اقامت اختیار کی۔ راہ فرار کرنے والے اُسے عاجز نہیں کر سکتے۔ ہر لذت ختم و منہدم ہونے والی ہے۔ ہر نعمت زائل ہونے والی ہے۔ ہر خوشحالی جانے والی ہے۔ دنیا فنا کا گھر ہے اور اس کے رہنے والے اسے چھوڑنے والے ہیں۔ یہ میٹھی سبزی کی طرح ہے کہ طلب کرنے والے کو شیریں محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ اس میں سے وہی زادِ راہ لو جو خیر ہو اور حاجت سے زیادہ طلب نہ کرو اور امراء طبقہ کے مال ومتاع پر اپنی نظریں نہ گاڑھو۔

آگاہ رہو کہ دنیا انکار کرنے والی اور پشت دکھانے والی ہے۔ شیریں اور وداع کرنے والی ہے۔

آگاہ رہو کہ آخرت اُترنے کی جگہ اور آنے والی ہے جس سے مطلع کیا جا چکا ہے۔

اے لوگو! گویا کہ میں حوضِ کوثر پر موجود ہوں۔ دیکھو تم میں سے میرے پاس

ایک شخص آئے گا جو میرے علاوہ لوگوں سے مؤخر ہوگا اور میں اس کے متعلق کہوں گا۔

اے پروردگار! یہ مجھ سے اور میری اُمت میں سے ہے۔

مجھے کہا جائے گا: کیا تو جانتا ہے کہ تیرے بعد اس نے کیا اعمال کیے؟ بخدا! تیرے بعد رات کا دن نہیں ہوا کہ یہ دین سے اُلٹے پھر گئے۔

اے لوگو! میں تمہیں اپنی عترت اور اہلِ بیتؑ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے اور میرے بعد یہ آئمہ راشدین، امین اور معصومین ہیں۔

عبداللہ ابن عباسؓ کھڑے ہوئے اور پوچھا: یارسولؐ اللہ! تیرے بعد کتنے آئمہ ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے جواب دیا: بنی اسرائیل کے نقباء اور حواریین عیسیٰؑ کی تعداد کے برابر اور نو صلبِ حسینؑ میں سے ہوں گے، جن میں سے ایک اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۲۰ تا ۳۲۱، ح ۱۷۴، عن کفایۃ الاثر)

ابوسعید خدری: آپؐ کے بعد کتنے امام ہیں؟

اِبْنُ عُقْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ الْاُولٰى ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَعَاشِرَ أَصْحَابِي! إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ وَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَتَمَسَّكُوا بِأَهْلِ بَيْتِي بَعْدِي وَالْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِي ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا أَبَداً.

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَمِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟

قَالَ: اِثْنَا عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

أَوْ قَالَ: مِنْ عِتْرَتِي.

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک روز رسولِ خدا ﷺ نے نمازِ ظہر پڑھانے کے بعد چہرۂ انور ہماری طرف کیا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان میری اہلِ بیتؑ کی مثال کشتیٔ نوحؑ کی ہے اور بنی اسرائیل کے باب حطہ کی مانند ہے۔ میرے بعد میری اہلِ بیتؑ اور میری ذریت میں سے آئمہ راشدین کے ساتھ تمسک اختیار کرنا۔ ایسا کیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میری اہلِ بیتؑ میں سے بارہ آئمہ ہیں یا فرمایا: میری عترت میں سے بارہ آئمہ ہیں۔ (بحارالانوار، ج۳۶، ص۲۹۳، ح۱۲۰، عن کفایۃ الاثر)

آپؐ کے بعد حقیقی امام کتنے ہیں؟

أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيَاحٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَهْلَ بَيْتِي، كُنَّا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ - وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -

ثُمَّ قَالَ ﷺ: أَخِي، خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَسِبْطَايَ، خَيْرُ الْأَسْبَاطِ وَسَوْفَ يُخْرِجُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ أَئِمَّةً أَبْرَاراً، وَمِنَّا مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَمِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟

قَالَ: عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

جناب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا: جس نے مجھ سے اور میری اہلِ بیتؑ سے محبت کی وہ ہمارے ساتھ اس طرح ہے جس طرح میری دو انگلیاں اور رسولؐ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملاتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

پھر فرمایا: میرا بھائی خیر الاوصیاء ہے اور میرے نواسے بہترین نواسے ہیں اور اللہ تعالیٰ صلبِ حسینؑ سے نو آئمہ ابرار متولد فرمائے گا اور ہم میں سے اس اُمت کے لیے مہدی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے امام ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۹۳، ح ۱۲۲، عن کفایۃ الاثر)

آئمہؑ ہدیٰ کی تعداد کتنی ہے؟

الْقَامِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام، عَنْ آبَائِهِ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ: قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله أَخْبِرْنِي بِعَدَدِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَكَ.

فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هُمْ إِثْنَا عَشَرَ، أَوَّلُهُمْ أَنْتَ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ کے بعد کتنے

آئمہ ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ بارہ ہیں جن کا اوّل تُو ہے اور آخر قائمؑ ہے۔(بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۳۲، ح ۱۵، عن امالی الصدوق)

سلمان فارسیؓ: آپؐ کے بعد آئمہ کیا وہ آپ کی عترت سے ہیں؟

اَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ جَدِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضبعِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ الرشك، وَيُقَالُ : قَيْسٌ – عَنْ مطرف بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عِمْرَانَ حصين. قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَعَاشِرَ النَّاس! اِنِّى رَاحِلٌ عَنْ قَرِيبٍ، وَمُنْطَلِقٌ اِلَى الْمغيبِ أُصِيكُمْ فِى عِتْرَتِى خَيراً.

فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ الْاَئِمَّةُ بَعْدَكَ مِنْ عِتْرَتِكَ؟

فَقَالَ: نَعَمْ ، اَلْاَئِمَّةُ مِنْ عِتْرَتِى بِعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِى اِسْرَائِيلَ ، تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ وَمِنَّا مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ، فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِمْ فَقَدْ تَمَسَّكَ بِحَبْلِ اللّٰهِ ، لَا تُعَلِّمُوهُم فَاِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ فَاِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُمْ، حَتّٰى يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

عمران بن حصین کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا: اے لوگو! میرا وقتِ وفات قریب ہے اور میرا چہرہ خاک کے نقاب میں غائب

ہو جائے گا۔ میں تمھیں اپنی عترت کی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔

حضرت سلمانؓ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ کے آئمہ آپ کی عترت سے ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں، نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر میری عترت سے آئمہ ہوں گے۔ صلب حسینؑ سے نو امام ہوں گے اور ہم سے اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا جس نے ان کے ساتھ تمسک رکھا اس نے حبل اللہ کے ساتھ تمسک رکھا۔ انھیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے اَعلم ہیں۔ ان کی اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ وہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۰، ح ۱۸۸، عن کفایۃ الاثر)

سلمانؓ: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبلوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نجيم، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خرور، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حصين يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ وَارِثُ عِلْمِي وَأَنْتَ الْإِمَامُ وَالْخَلِيفَةُ بَعْدِي، تُعَلِّمُ النَّاسَ بَعْدِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، وَأَنْتَ أَبُو سِبْطَيَّ وَزَوْجُ ابْنَتِي، وَمِنْ ذُرِّيَّتِكُمُ الْعِتْرَةُ ،الْأَئِمَّةُ الْمَعْصُومُونَ.

فَسَأَلَهُ سَلْمَانُ عَنِ الْأَئِمَّةِ فَقَالَ: عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِ

عمران بن حصین کہتا ہے کہ میں نے سنا آنحضرت ﷺ علیؑ سے فرما رہے تھے: ”تو میرے علم کا وارث ہے اور تو میرے بعد خلیفہ اور امام ہے۔ میرے بعد تو لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا جسے وہ نہیں جانتے۔ تو میرے نواسوں کا باپ ہے اور میری دختر کا شوہر ہے اور تیری نسل سے عترت طاہرہ اور امام معصوم ہیں۔

سلمانؓ نے آئمہ کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے، یعنی بارہ ہے۔ (بحار الانوار، ج ۳۱، ص ۳۳۰، ح ۱۸۹، عن کفایۃ الاثر)

حذیفہ بن اُسید: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاضِي، مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُمَارَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عُمَارَةَ، عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ السُّوَائِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ- إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: سَلْمَانَ - فَقَالَ: الْأَئِمَّةُ بَعْدِي بِعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَلَا إِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُمْ.

حذیفہ بن اُسید روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ منبر پر رونق افروز تھے اور حضرت محمد ﷺ سے آئمہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ البتہ حذیفہ نے یہاں سلمان کا نام نہیں لیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد

کے برابر آئمہ ہوں گے یعنی بارہ ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ حق ان کے ساتھ ہے اور وہ حق کے ساتھ ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۲۹ تا ۳۳۰، ح ۱۸۷، عن کفایۃ الاثر)

ابوایوب انصاری: تعداد آئمہؑ کتنی ہے؟

أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَيْدَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ السخت ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَيَاس، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ:

أَنَا سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَسِبْطَايَ خَيْرُ الْأَسْبَاطِ وَمِنَّا الْأَئِمَّةُ الْمَعْصُومُونَ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ وَمِنَّا مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟

قَالَ صلى الله عليه وآله : عَدَدَ الْأَسْبَاطِ وَحَوَارِيِّ عِيسَى وَنُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا کہ آپؐ فرماتے ہیں: میں سیدالانبیاء ہوں اور علیؑ سیدالاوصیاء ہے اور میرے نواسے بہترین نواسے ہیں اور ہم میں سے صلبِ حسینؑ سے آئمہ معصوم ہیں اور ہم سے اس اُمت کا مہدیؑ ہے۔

اس موقع پر ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جنابِ یعقوبؑ کی اولاد اور عیسیٰؑ کے حواریّین اور بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر۔ (کہ ان میں سے ہر ایک بارہ، بارہ تھے)۔
(بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۲۳ تا ۳۲۴، ح ۱۸۱، عن کفایۃ الاثر)

ابوسعید خدری: آپؐ کے بعد امام کتنے ہیں؟

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرِ الطَّبَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مشهر عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْحُسَيْنِ: يَاحُسَيْنُ! اَنْتَ الْإِمَامُ، اِبْنُ الْإِمَامِ، أَخُو الْإِمَامِ، تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِكَ اَئِمَّةٌ أَبْرَارٌ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.
فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَمِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟
قَالَ: اِثْنَا عَشَرَ، تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ.

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپؐ نے حسینؑ سے فرمایا: اے حسینؑ! تو امام ہے، امام کا فرزند اور امام کا بھائی ہے اور تیری اولاد میں سے نو آئمہ اَبرار ہیں اور ان میں سے نواں قائمؑ ہے۔

پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟

فرمایا: بارہ آئمہ ہوں گے جن میں سے نو صلبِ حسینؑ سے ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۹۱، ح ۱۱۶، عن کفایۃ الاثر)

تعدادِ آئمہؑ کتنی ہے؟

اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ، اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَوْفَرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أَنْزِلُوا أَهْلَ بَيْتِي بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَةِ الْعَيْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ، وَ إِنَّ الرَّأْسَ لَا يَهْتَدِي إِلَّا بِالْعَيْنَيْنِ ، اِقْتَدُوا بِهِمْ مِنْ بَعْدِي، لَنْ تَضِلُّوا.

فَسَأَلْنَا عَنِ الْأَئِمَّةِ، فَقَالَ: الْأَئِمَّةُ بَعْدِي مِنْ عِتْرَتِي.

أَوْ قَالَ: مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: میری اہلِ بیتؑ کی وہی منزلت ہے جو سر کو جسد سے یا آنکھوں کو سر سے ہوتی ہے اور سر بغیر آنکھوں کے ہدایت نہیں دے سکتا۔ میرے بعد ان کی اقتداء کرنا کیونکہ اگر ان کی اقتداء کی تو گمراہ نہیں ہو گے۔

ہم نے آئمہؑ کی تعداد کے متعلق حضورؐ سے سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: میری عترت سے تیرے بعد آئمہ ہوں گے یا فرمایا: میری اہلِ بیتؑ سے بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر آئمہ ہوں گے۔ (بحار الانوار، ج ۳۱، ص ۳۲۳، ح ۱۸۰، عن کفایۃ الاثر)

واثلہ بن اسقع: آپؐ کے بعد کتنے امامؑ ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحمٰنِ بنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَحْمَدَ الطُّوسِيِّ الْمشطوِيِّ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَجِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ خَرَامِ بْنِ نَجِيٍّ الشَّامِيِّ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ تَيْهَانَ السُّلَمِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لَا يَتِمُّ الْاِيمَانُ اِلَّا بِمَحَبَّتِنَا اَهلَ الْبَيْتِ: وَ اِنَّ اللّٰهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ لَا يُحِبُّنَا اَهلَ الْبَيْتِ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ فَطُوبٰى لِمَنْ تَمَسَّكَ بِي ، وَبِالْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ مِنْ ذُرِّيَّتِي.

فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

قَالَ: عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ.

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہوسکتا جب تک میری اہلِ بیتؑ سے محبت نہ رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اہلِ بیتؑ سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن و متقی اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق و شقی۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان سے تمسک رکھے جو میری اولاد میں سے آئمہ اطہارؑ ہیں۔

سوال کیا گیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر (بارہ)۔

(بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۲۳، ح ۱۸، عن کفایۃ الاثر)

آپؐ کے بعد امام کون ہے؟

عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْبَاقِرِ علیہ السلام - فِي خَبَرٍ طَوِيلٍ ، فِي

قَوْلِهِ...... "فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ".

فَقَالَ: إِنَّ قَوْمَ مُوسٰى لَمَّا شَكَوْا إِلَيْهِ الْجَدْبَ وَالْعَطَشَ، إِسْتَسْقَوْا مُوسٰى، فَاسْتَسْقٰى لَهُمْ ، فَسَمِعْتَ مَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ، وَمِثْلُ ذٰلِكَ ، جَاءَ الْمُؤْمِنُونَ إِلٰى جَدِّي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تُعَرِّفُنَا ، مَنِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلٰى قَوْلِهِ ﷺ فَإِنَّكَ إِذَا زَوَّجْتَ عَلِيًّا مِنْ فَاطِمَةَ، خَلَقْتُ مِنْهَا أَحَدَ عَشَرَ إِمَاماً مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ، يَكُونُونَ مَعَ عَلِيٍّ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً، كُلُّهُمْ هُدَاةٌ لِأُمَّتِكَ، يَهْتَدُونَ (يَهْتَدِي) بِهَا كُلُّ أُمَّةٍ بِإِمَامٍ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ كَمَا عَلِمَ قَوْمُ مُوسٰى، مَشْرَبَهُمْ.

جابر بن یزید جعفیؒ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس ضمن میں ارشاد خداوندی ہے:

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ (البقرہ، آیہ ۶۰)

"پس ہم نے کہا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس اس سے بارہ چشمے پھوٹے اور ہر شخص نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا"۔

آپؑ نے فرمایا: موسیٰؑ کی قوم نے موسیٰؑ سے خشک سالی اور پیاس کی شکایت کی تو موسیٰؑ نے ان کے لیے پانی طلب کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجت پوری کی۔ پس تو نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا کہا۔ اور اسی کی مانند ہے کہ مومنین کی ایک

جماعت میرے جدامجد رسولؐ خدا کے پاس آئی اور کہنے لگے: یارسولؐ اللہ! ہمیں تعارف کرائیے کہ آپؐ کے بعد آئمہ کتنے اور کون ہیں؟

راوی کہتا ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے پوری تفصیل کے ساتھ حضورؐ کا فرمان نقل کیا اور فرمایا: خدا نے حضورؐ سے فرمایا: جب تو اپنی دختر فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کرے گا تو میں اس سے گیارہ آئمہ کو صلب علیؑ سے متولد کروں گا اور علیؑ کے ساتھ وہ بارہ ہو جائیں گے۔ وہ سب تیری اُمت کے ہادی ہوں گے کہ ہر اُمت اپنے امام وقت کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کرے گی اور وہ ان کو اس طرح جان لیں گے جس طرح موسیٰؑ کی قوم نے اپنے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۶۵، ح ۸۶، عن مناقب آل ابی طالب)

امام علیؑ نے سوال کیا: آئمہؑ کے اسماء کیا ہیں؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ مُوسٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ، دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لِعَلِيٍّ عليه السلام : أَنْتَ وَارِثُ عِلْمِي وَمَعْدِنُ حِكْمِي وَالْإِمَامُ بَعْدِي، فَإِذَا اسْتُشْهِدْتَ ، فَابْنُكَ الْحَسَنُ،

فَإِذَا اسْتُشْهِدَ الْحَسَنُ، فَابْنُكَ الْحُسَيْنُ،

فَإِذَا اسْتُشْهِدَ الْحُسَيْنُ، فَابْنُهُ عَلِيٌّ، يَتْلُوهُ تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ ، أَئِمَّةٌ أَطْهَارٌ.

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا أَسْمَاؤُهُمْ؟

قَالَ: عَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْمَهْدِیُّ مِنْ صُلْبِ الْحُسَیْنِ، یَمْلَأُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً.

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ جناب علیؑ سے فرما رہے تھے: اے علیؑ! تو میرے علم کا وارث، میری حکمت کی معدن اور میرے بعد امام ہے۔ جب تو شہادت پائے گا تو تیرا بیٹا حسنؑ (امام، میرے علم کا وارث اور میری حکمت کی کان ہوگا) اور جب حسنؑ شہید ہوگا تو تیرا بیٹا حسینؑ امام ہوگا اور حسینؑ کی شہادت کے بعد اس کا فرزند علیؑ۔ حسینؑ کے بعد صلب حسینؑ میں سے نو آئمہ ہوں گے۔

میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! ان کے اسماء کیا ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور مھدیؑ۔

یہ تمام کے تمام اولادِ حسینؑ میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے پُر کردے گا جس طرح زمین ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

(بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۰، ح ۲۰۳، عن کفایۃ الاثر)

انس بن مالک: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے حواری کون ہیں؟

أَبُو الْمُفَضَّلِ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ یَحْیَی الْعَبَرْتَائِیِّ الْکَاتِبِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ حَوَارِیِّ عِیسٰی فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کَانُوا مِنْ صِفْوَتِهِ وَخِیرَتِهِ وَکَانُوا اثْنَیْ عَشَرَ، مُجَرَّدِینَ مُکَمَّشِینَ فِی نُصْرَةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، لَا

رَهْوَ فِيهِمْ وَلَا ضَعْفَ وَلَا شَكَّ، كَانُوا يَنْصُرُونَهُ عَلَى بَصِيرَةٍ وَنَفَاذٍ وَجِدٍّ وَعَنَاءٍ.

قُلْتُ: فَمَنْ حَوَارِيُّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

فَقَالَ ﷺ: اَلْأَئِمَّةُ بَعْدِي، اِثْنَا عَشَرَ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، هُمْ حَوَارِيِّ وَأَنْصَارُ دِينِي، عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ.

انس بن مالک سے روایت ہے: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے حوارئین عیسیٰؑ کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ سب کے سب برگزیدہ، منتخب شدہ اور عدد کے لحاظ سے بارہ تھے۔ وہ مجرد تھے اور نصرتِ دینِ خدا و رسولؐ کے لیے انھوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا اور مددِ خدا و رسولؐ میں نہ تو فخر محسوس کرتے اور نہ کمزوری و شک۔ وہ تمام دینِ خدا کی مدد کرنے میں اور شریعت کے نفاذ میں کوشش و تحمل میں بابصیرت تھے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد علیؑ و فاطمہؑ کی ذریت میں سے بارہ آئمہ ہوں گے وہ میرے حواری اور دینِ خدا کے مددگار ہوں گے۔ اللہ کی جانب سے ان پر تحیت و سلامتی ہو۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۰۹، ح ۱۴۹، عن کفایۃ الاثر)

انس نے پوچھا: آپؐ کے حواری کون ہیں؟

هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: مَنْ حَوَارِيُّوكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟!

فَقَالَ: اَلْأَئِمَّةُ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، وَهُمْ حَوَارِيِّ وَأَنْصَارُ دِينِي.

انس بن مالک نے رسولِ خدا ﷺ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے

حواری کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ آئمہؑ جو اولادِ علیؑ و فاطمہؑ سے ہوں گے، وہ میرے حواری اور دینِ خدا میں میرے مددگار ہوں گے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۷۱، ح ۹۲، عن کفایۃ الاثر)

بروایت علیؑ: آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

اَلْاَصْبَغُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فِي خَبَرٍ وَلَقَدْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله - وَاَنَا عِنْدَهُ - عَنِ الْاَئِمَّةِ فَقَالَ: "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ" ، اِنَّ عَدَدَهُمْ بِعَدَدِ الْبُرُوجِ وَرَبِّ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ وَالشُّهُورِ ، عَدَدُهُمْ كَعِدَّةِ الشُّهُورِ.

اصبغ بن نباتہؓ نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس موجود تھا حضورؐ سے آئمہ کے متعلق سوال کیا گیا۔

آنحضرتؐ نے اس موقع پر اس آیتِ مجیدہ کی تلاوت فرمائی:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ "قسم ہے برجوں والے آسمان کی"۔

یقیناً آئمہؑ کی تعداد بروج کی تعداد کے برابر ہے اور دن رات اور مہینوں کے رب کی قسم! ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے، یعنی بارہ آئمہ۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۶۵، ح ۸۴، عن کفایۃ الاثر)

امام حسن مجتبیٰؑ: آپؐ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَرَ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمُحَمَّدِيِّ ، عَنْ اَبِي

. روح بنِ فروۃ بنِ الفرج، عَنْ أَحْمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ المُثَنّىٰ بنِ الجیفر «ہ»، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا: سَأَلْتُ جَدِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَهُ.

فَقَالَ ﷺ: الْأَئِمَّةُ بَعْدِي عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، اثْنَا عَشَرَ، أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ عِلْمِي وَفَهْمِي، وَأَنْتَ مِنْهُمْ يَا حَسَنُ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَتَىٰ يَخْرُجُ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟

قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُهُ كَمَثَلِ السَّاعَةِ، ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً.

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے جدامجد رسولِ خدا ﷺ سے آئمہ کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر آئمہ ہوں گے اور وہ بارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو میرا علم وفہم عطا کرے گا اور اے حسنؑ! اُن میں سے ایک تم بھی ہو۔

میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اہل بیتؑ میں سے ہمارے قائمؑ کا خروج کب ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس کی مثال قیامت کی مانند ہے اور یہ امر آسمانوں اور زمین میں انتہائی سنگین ہے وہ اچانک تمہارے پاس آئے گا۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۱، ح ۲۰۵، عن کفایۃ الاثر)

یارسولؐ اللہ! آپؐ کی اہلِ بیت کون ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ

أَبِي مُقَاتِلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مِسْكِينِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:
إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي.
فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَهْلُ بَيْتِكَ؟
قَالَ: أَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَدَمِي، هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي، عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ابوہریرہ سے روایت ہے: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میری اہلِ بیتؑ کے لیے۔

ہم نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! تیری اہلِ بیت کون ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میری اہلِ بیتؑ اور خاندان میرے گوشت اور خون سے ہے۔ وہ میرے بعد آئمہ ہیں اور ان کی تعداد نقباء بنی اسرائیل کے برابر ہے، یعنی بارہ۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۱۶، ح ۱۶۳، عن کفایۃ الاثر)

اگر آپ کی اہلِ بیتؑ سے حکومت چھن جائے تو کیا ہوگا؟

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَاضِي ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُويَعْلَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِبْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ:سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : يَكُونُ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.
فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، أَتَيْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ:

ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟

قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرَجُ.

اسود بن سعید ہمدانی سے روایت ہے کہ میں نے جابر ابن سمرہ سے سنا۔ جابر کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

پھر آپؐ واپس گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت میں اور آنحضرتؐ دونوں تنہا تھے۔ میں نے سوال کیا: پھر کیا ہوگا؟ (یا یہ کہ اگر وہ حکومت نہ کریں تو کیا ہوگا؟)

آنحضرتؐ نے فرمایا: فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۳۸، ح ۳۳، من عیون اخبار الرضا والخصال)

امام حسینؑ: آپؐ کے بعد صاحب امر کون ہے؟

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ الْكُوفِيِّ بِبَغْدَادَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمْدَانَ الْخَصِيبِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الْعَمْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ الْمُفَلَّسِ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الْكَابُلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَفَكِّرٌ مَغْمُومٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً؟!

فَقَالَ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِؤُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: اِنَّكَ قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ، فَاجْعَلِ الْاِسْمَ الْاَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ ،عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، فَاِنِّي لَا أَتْرُكُ الْاَرْضَ اِلَّا وَفِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهٖ طَاعَتِي وَتُعْرَفُ بِهٖ وِلَايَتِي، فَاِنِّي لَمْ أَقْطَعْ عِلْمَ النُّبُوَّةِ مِنَ الْغَيْبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ ذُرِّيَّاتِ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِينَ كَانُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَبِيكَ آدَمَ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَنْ يَمْلِكُ هٰذَا الْاَمْرَ بَعْدَكَ؟

قَالَ: أَبُوكَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَخِي وَخَلِيفَتِي، وَيَمْلِكُ بَعْدَ عَلِيٍّ اَلْحَسَنُ ثُمَّ تَمْلِكُهُ أَنْتَ وَتِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِكَ، يَمْلِكُهُ اثْنَا عَشَرَ اِمَاماً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمُنَا ، يَمْلَأُ الدُّنْيَا قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً ، يَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ مِنْ شِيعَتِهٖ.

*امام حسینؑ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے رسولِ خدا ﷺ کو متفکر و مغموم پایا تو میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو متفکر مغموم پاتا ہوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے میرے لختِ جگر! میرے پاس روح الامین آیا اور کہنے لگا: یارسولؐ اللہ! اللہ علی الاعلیٰ تجھے سلام کرتا ہے اور تجھے فرماتا ہے: تیری نبوت کا کام تمام ہو چکا اور اس دنیا میں تیرے دن پورے ہو چکے۔ پس اسمِ اکبر، میراثِ علم اور آثارِ علمِ نبوت کو علی ابن ابی طالبؑ کے سپرد کر دے کیونکہ میں زمین کو ایسے عالم سے

خالی نہیں چھوڑتا جس کے ذریعے سے میری اطاعت اور ولایت کی معرفت ہو۔ اور میں نے غیب سے تیرے علمِ نبوت کو تیری ذریت سے قطع نہیں کیا جس طرح کہ تیرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان انبیاء کے علمِ نبوت کو ان کی ذریت سے قطع نہیں کیا۔

میں نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! تیرے بعد یہ امر کس کے حوالے ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تیرا باپ علی ابن ابی طالبؑ میرا بھائی اور خلیفہ ہے، اور علیؑ کے بعد حسنؑ صاحبِ امر ہے۔ اور حسنؑ کے بعد تم اور تیری اولاد میں سے نو میرے خلیفہ و جانشین ہوں گے۔ یہ سب بارہ آئمہ صاحبانِ امر ہیں۔ پھر ہمارا قائمؑ قیام کرے گا جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے پُر کردے گا جس طرح زمین ظلم و جور سے پُر ہوگی اور مومنین کے دلوں کی وہ شفا ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص۳۳۵ تا ۳۳۶، ح ۲۱۲، عن کفایۃ الاثر)

(باب ہفتم)

اُولی الامر کا مطلب کیا ہے؟
پیغمبرؐ کے بعد اولیائے اُمور المسلمین کون ہیں
کہ جن کی اطاعت واجب ہے

maablib.org

اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ میں صاحبانِ امر سے مراد کون ہیں؟

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ يَسْأَلُ: مَنْ هُمْ أُولُوا الْأَمْرِ الَّذِيْنَ قَرَنَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: "وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم"؟

اَلصَّدُوقُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَاعَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَرْثِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ: "يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم...... قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! عَرَفْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَمَنْ أُولُوا الْأَمْرِ الَّذِيْنَ قَرَنَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ؟

قَالَ: هُمْ خُلَفَائِي – يَاجَابِرُ! – وَ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدِي، اَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ،

ثُمَّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، اَلْمَعْرُوفُ فِي التَّوْرَاةِ "الْبَاقِرِ" وَسَتُدْرِكُهُ – يَاجَابِرُ! – فَإِذَا لَقِيتَهُ فَاَقْرِءْهُ مِنِّي السَّلَامَ، ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُبْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسٰى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسٰى ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ عَلِيُّ

بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ.
ثُمَّ سَمِيِّي وَكَنِيِّي ، حُجَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَبَقِيَّتُهُ فِي عِبَادِهِ ، اِبْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذَاكَ الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ – تَعَالَى ذِكْرُهُ – عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، ذَاكَ الَّذِي يَغِيبُ عَنْ شِيعَتِهِ وَأَوْلِيَائِهِ غَيْبَةً لَا يَثْبُتُ فِيهَا عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ.

قَالَ : فَقَالَ جَابِرٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَهَلْ يَنْتَفِعُ الشِّيعَةُ بِهِ فِي غَيْبَتِهِ؟

فَقَالَ ﷺ : إِي، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ إِنَّهُمْ لَيَنْتَفِعُونَ بِهِ وَيَسْتَضِيئُونَ بِنُورِ وِلَايَتِهِ فِي غَيْبَتِهِ كَانْتِفَاعِ النَّاسِ بِالشَّمْسِ وَإِنْ جَلَّلَهَا السَّحَابُ.

يَا جَابِرُ! هٰذَا مَكْنُونُ سِرِّ اللَّهِ وَمَخْزُونُ عِلْمِهِ فَاكْتُمْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

قَالَ جَابِرٌ الْأَنْصَارِيُّ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَبَيْنَمَا أَنَا أُحَدِّثُهُ إِذْ خَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ مِنْ عِنْدِ نِسَائِهِ، وَعَلَى رَأْسِهِ ذُؤَابَةٌ وَهُوَ غُلَامٌ.

فَلَمَّا أَبْصَرْتُهُ ، اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصِي وَقَامَتْ كُلُّ شَعْرَةٍ عَلَى بَدَنِي ، وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ: يَا غُلَامُ أَقْبِلْ، فَأَقْبَلَ.

ثُمَّ قُلْتُ: أَدْبِرْ ، فَأَدْبَرَ ، فَقُلْتُ : شَمَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

ثُمَّ دَنَوْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: مَا اسْمُكَ يَاغُلَامُ؟

قَالَ: مُحَمَّدٌ.

قُلْتُ: اِبْنُ مَنْ؟

قَالَ: اِبْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ.

قُلْتُ: يَابُنَيَّ! فِدَاكَ نَفْسِي! فَأَنْتَ إِذًا الْبَاقِرُ؟!

فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَبْلِغْنِي مَا حَمَّلَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

فَقُلْتُ: يَا مَوْلَايَ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ بَشَّرَنِي بِالْبَقَاءِ إِلَى أَنْ أَلْقَاكَ، فَقَالَ لِي: "إِذَا لَقِيتَهُ فَأَقْرِءْهُ مِنِّي السَّلَامَ" فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ: يَاجَابِرُ! وَعَلَى رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ مَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَعَلَيْكَ - يَاجَابِرُ! كَمَا بَلَّغْتَ السَّلَامَ.

وَكَانَ جَابِرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ، فَسَأَلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؑ عَنْ شَيْءٍ.

فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: وَاللّٰهِ لَا دَخَلْتُ فِي نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَدْ أَخْبَرَنِي أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَأَحْلَمُ النَّاسِ صِغَارًا وَأَعْلَمُهُمْ كِبَارًا.

وَقَالَ ؑ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ.

فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مِنْكَ بِمَا سَأَلْتُكَ عَنْهُ وَلَقَدْ أُوتِيتُ الْحُكْمَ

صَبِيًّا ، كُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتِهٖ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَيْمَانِيُّ وَأَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامٍ مِثْلَهُ.

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ...... (النساء، آیہ ۵۹)

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم اللہ و رسول کی معرفت رکھتے ہیں لیکن صاحب امر کون ہے جس کی اطاعت اللہ اور آپ کی اطاعت کے ساتھ متصل ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میرے خلفاء ہیں:

اے جابرؓ! وہ میرے بعد مسلمانوں کے آئمہ ہیں۔ ان میں سے اوّل علی ابن ابی طالبؑ، پھر حسنؑ، پھر حسینؑ، پھر علیؑ ابن حسینؑ، پھر محمد ابن علیؑ جس کا تورات میں نام "باقر" ہے۔

اے جابرؓ! تو اپنی زندگی میں اس کو پائے گا۔ جب اس سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ پھر صادقؑ جعفر ابن محمدؑ، پھر موسیٰؑ ابن جعفرؑ، پھر علیؑ ابن موسیٰؑ، پھر محمدؑ ابن علی، پھر علیؑ ابن محمدؑ، پھر حسنؑ ابن علیؑ۔

پھر وہ جس کا نام اور کنیت میرے نام اور کنیت پر ہوگی۔ وہ اللہ کی زمین میں اللہ کی حجت اور اس کے بندوں میں بقیۃ اللہ۔ وہ حسنؑ ابن علیؑ کا فرزند ہوگا۔ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا اور اس کا ذکر بلند کرے گا۔ وہ اپنے شیعوں اور دوستوں کی نظروں سے غائب رہے گا یہاں تک کہ اس کی امامت قول کے ذریعے ثابت نہ رہے بلکہ وہی اس کی امامت کا قائل ہوگا جس کے دل کو

اللہ تعالیٰ ایمان سے پُر کردے گا۔

راوی کہتا ہے: جابرؓ نے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! اس کے زمانۂ غیبت میں شیعہ اس سے کس طرح فائدہ اٹھائیں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی مبعوث کیا لوگ اس سے اس طرح فائدہ اُٹھائیں گے اور اس کے نورِ ولایت سے اس طرح منور ہوں گے جیسے سورج بادلوں کی اُوٹ میں ہو کر بھی اہلِ زمین کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

اے جابرؓ! وہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور اس کے علم کا خزانہ ہے اور سوائے اپنے اہل کے وہ چھپا ہوگا۔

جابر انصاریؓ کہتا ہے: (کافی مدت کے بعد) میں علیؑ ابن حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ساتھ بات چیت میں مشغول تھا کہ محمد ابن علیؑ وہاں سے گزرے اور اس کے پیچھے چند مستورات بھی تھیں۔

محمد باقرؑ اس وقت جوان تھا اور پیشانی کی زلفیں بنی ہوئی تھیں۔ جب میں نے اسے دیکھا تو مجھ پر گھبراہٹ طاری ہوئی اور گھبراہٹ کی وجہ سے میری بو میں کھڑی ہوگئیں۔ میں نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: اے نوجوان! میرے قریب آؤ۔ پس وہ میرے قریب آیا۔ پھر میں نے کہا: میری طرف پشت کرو تو اس نے میری طرف پشت کی، تو میں نے کہا: ربِ کعبہ کی قسم! آپؑ کے شمائل رسولؐ خدا سے مشابہ ہیں۔ پھر میں اس کے قریب ہوا اور پوچھا:

اے نوجوان! آپ کا نام کیا ہے؟

اُنھوں نے فرمایا: محمدؑ۔

میں نے پوچھا: کس کے فرزند ہو؟

فرمایا: علیؑ ابن حسینؑ کا فرزند ہوں۔

میں نے کہا: اے بیٹے! میں تجھ پر قربان، کیا آپؑ باقرؑ ہیں؟

فرمایا: ہاں، جو پیغام رسولؐ خدا نے تیرے سپرد کیا تھا وہ مجھے دے۔

میں نے کہا: اے آقا! رسولؐ خدا نے مجھے بشارت دی تھی کہ تیری ملاقات تک میں زندہ رہوں گا اور مجھے فرمایا تھا کہ جب تیری ملاقات محمد باقرؑ سے ہو تو میری طرف سے اس کو سلام کہنا۔ پس رسولؐ خدا آپؑ پر سلام بھیج رہے تھے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابرؓ! رسولؐ خدا پر آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر سلام ہوں اور تجھ پر بھی جس طرح کہ تو نے پیام پہنچایا۔

حضرت جابرؓ مختلف اوقات میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات کرتا رہا اور آنجنابؑ سے تعلیم حاصل کرتا رہا۔ ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو جابرؓ نے عرض کیا: بخدا! جس بات سے رسولؐ خدا نے منع فرمایا تھا میں اسے انجام نہیں دے سکتا۔ مجھے خبر دی گئی کہ رسولؐ کے بعد اس کی اہل بیتؑ میں سے آپؑ ائمہ ہدیٰ ہیں۔ آپ بچپن میں لوگوں سے زیادہ حلیم اور بزرگی میں لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔

حضورؐ نے آپ کے متعلق فرمایا تھا: انھیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا۔ بخدا! جس چیز کے متعلق میں نے تجھ سے سوال کیا ہے اسے میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں اور ہمیں بچپن ہی سے حکمت عطا کی گئی اور یہ ہم اہل بیتؑ پر اللہ کا فضل اور رحمت ہے۔

اور اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے احمد بن اسماعیل سلیمانی نے ابوالفضل شیبانی نے محمد بن ہمام سے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۴۹-۲۵۰، ح ۶۷، عن اکمال الدین)

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ ...... سے کیا مراد ہے؟

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ يَسْأَلُ عَنِ الْمُرَادِ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم"؟

جَابِرُ الْجُعْفِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ عَنْ جَابِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" ...... عَرَفْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ، فَمَنْ أُولُوا الْأَمْرِ؟

قَالَ: هُمْ خُلَفَائِي – يَاجَابِرُ! – وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ بَعْدِي، أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ،

ثُمَّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، الْمَعْرُوفُ فِي التَّوْرَاةِ "الْبَاقِرِ" وَسَتُدْرِكُهُ – يَاجَابِرُ! – فَإِذَا لَقِيتَهُ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسٰى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسٰى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ.

ثُمَّ سَمِيِّي وَكَنِيِّي، حُجَّةُ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَبَقِيَّتُهُ فِي عِبَادِهِ، اِبْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذَاكَ الَّذِي يَفْتَحُ اللهُ – تَعَالٰى ذِكْرُهُ – عَلٰى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، ذَاكَ الَّذِي يَغِيبُ عَنْ شِيعَتِهِ وَأَوْلِيَائِهِ غَيْبَةً لَا يَثْبُتُ فِيهَا عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ.

جابر جعفیؒ نے اپنی تفسیر میں جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ...... (اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور تم میں سے صاحبانِ امر کی) کے متعلق سوال کیا کہ ہم اللہ اور رسولؐ کو جانتے ہیں پس صاحبانِ امر کون ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! وہ میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے امام ہیں۔ ان میں پہلا علی ابن ابی طالبؑ ہے۔ پھر حسنؑ، پھر حسینؑ، پھر علی ابن حسینؑ، پھر محمدؑ ابن علیؑ، جس کا نام تورات میں باقرؑ ہے۔

اے جابرؓ! تو اسے اپنی زندگی میں پائے گا جب اس سے ملاقات ہو تو اسے میرا اسلام کہنا۔ پھر جعفرؑ صادق ابن محمدؑ، پھر موسیٰؑ ابن جعفرؑ، پھر علیؑ ابن موسیٰؑ، پھر محمدؑ ابن علیؑ، پھر علیؑ ابن محمدؑ، پھر حسنؑ ابن علیؑ۔ پھر وہ جس کا نام اور کنیت میرے نام اور کنیت پر ہوگی۔ وہ اللہ کی زمین پر حجت اور بندوں پر بقیۃ اللہ وہ حسنؑ ابن علیؑ کا بیٹا ہوگا۔ اللہ اس کا ذکر بلند کرے گا اور اس کے ہاتھ پر مشرق و مغرب فتح کرے گا۔ وہ اپنے شیعوں اور دوستوں سے غیب رہے گا یہاں تک کہ اس کی امامت پر وہی ثابت قدم رہیں گے جن کے دلوں کو اللہ ایمان سے پُر کر دے۔ (بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۲۸۹، ح ۱۶، عن مناقب آل ابی طالب و اعلام الوریٰ)

(باب ہشتم)

پنج تن پاک علیہم السلام کے بارے میں سوالات

maablib.org

شمس و قمر، فرقدان اور زہرہ کیا ہیں؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَوْرِيٍّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقَنْطَرِيِّ.

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُنْقِرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بُنْدَارٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ابْنِ حَيُّونَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ الْحُلْوَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِقْتَدُوا بِالشَّمْسِ ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَاقْتَدُوا بِالْقَمَرِ ، فَإِذَا غَابَ الْقَمَرُ فَاقْتَدُوا بِالزُّهَرَةِ فَإِذَا غَابَتِ الزُّهَرَةُ فَاقْتَدُوا بِالْفَرْقَدَيْنِ.

فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا الشَّمْسُ؟ وَمَا الْقَمَرُ؟ وَمَا الزُّهَرَةُ وَمَا الْفَرْقَدَانِ؟

فَقَالَ: أَنَا الشَّمْسُ ، وَعَلِيٌّ الْقَمَرُ، وَفَاطِمَةُ الزُّهَرَةُ وَالْفَرْقَدَانِ، الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: شمس کی اقتداء کرو۔ جب سورج غروب ہوجائے تو چاند کی اقتداء کرو اور جب چاند غیب ہوجائے تو زہرہ کی اقتداء کرو اور جب زہرہ غروب ہوجائے تو

فرقدان کی اقتداء کرو۔

لوگوں نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! سورج، چاند، زہرہ اور فرقدان سے کیا مراد ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں سورج ہوں، علیؑ چاند ہے، فاطمہ زہراؑ زہرہ ہے اور فرقدان سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ (بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۷۴، ح ۹، عن معانی الاخبار)

فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ......کی تفسیر بیان کریں

رَوَى الشَّيْخُ الطُّوسِيُّ فِي كِتَابِ مِصْبَاحِ الْأَنْوَارِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ أَنْ تُفَسِّرَ لَنَا قَوْلَهُ تَعَالَى: ...... "فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا".

فَقَالَ ﷺ : أَمَّا النَّبِيُّونَ فَأَنَا ، وَأَمَّا الصِّدِّيقُونَ فَأَخِي عَلِيٌّ، وَأَمَّا الشُّهَدَاءُ فَعَمِّي حَمْزَةُ، وَأَمَّا الصَّالِحُونَ فَابْنَتِي فَاطِمَةُ وَأَوْلَادُهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

انس بن مالک روایت کرتا ہے کہ ایک روز ہم نے صبح کی نماز رسولِ خدا ﷺ کی اقتداء میں پڑھی۔ نماز کے بعد رسولؐ خدا نے ہماری طرف رُخِ انور کیا۔ میں نے سوال کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ ہمارے لیے آیتِ مجیدہ کی تفسیر فرمائیں گے:

فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ (النساء، آیہ ۶۹)

"وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا جن پر
اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: نبیوں سے مراد میں، صدیقین سے مراد میرا بھائی علیؑ شہداء سے مراد میرا چچا حمزہؑ، اور صالحون سے مراد میری دختر فاطمہؑ اور اس کی اولاد حسنؑ وحسینؑ۔ (بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۳۱، ح ۴)

حضرت ابوبکر: کیا علیؑ وفاطمہؑ کا گھر بھی انبیاءؑ کے گھروں کی مانند ہے؟

عَنْ اَنَسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَا: قَرَاَءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم:
"فِی بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ
لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ".
فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَیُّ بُيُوتٍ هٰذِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟
فَقَالَ: بُيُوتُ الْاَنْبِيَاءِ.
فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا الْبَيْتُ
مِنْهَا- وَاَشَارَ اِلٰى بَيْتِ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ صلوات الله عليهما
قَالَ: نَعَمْ مِنْ اَفْضَلِهَا.

انس اور بریدہ روایت کرتے ہیں: رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے اس آیت مجیدہ تلاوت کی:

فِی بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ
لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (النور، آیہ ۳۶)

"(ہدایت پانے والے) ایسے گھروں میں ہیں جن کی تعظیم کا اللہ
نے اذن دیا ہے اور ان میں اس کا نام لینے کا بھی وہ ان گھروں
صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے "

ایک شخص کھڑا ہو گیا: یارسول اللہؐ! ان گھروں سے کیا مراد ہے؟
آنحضرتؐ نے فرمایا: انبیائے کرامؑ کے گھر مراد ہیں۔
حضرت ابوبکر کھڑے ہو گئے اور کہا: یارسول اللہؐ! کیا ان گھروں میں یہ گھر بھی شامل ہے؟ اور علیؑ و فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں، بلکہ ان میں سے یہ افضل ہے۔ (بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۳۲۵، ح ۳۲، عن کنز جامع الفوائد)

وہ کلمات کیا تھے جو جناب آدمؑ کو القاء کیے گئے؟

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ.
قَالَ: سَأَلَهُ "بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَّا تُبْتَ عَلَيَّ" فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا جو پروردگار نے آدمؑ کو اِلقاء کیے تھے تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟
آنحضرتؐ نے فرمایا: آدمؑ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کا واسطہ دے کر سوال کیا تھا تو اس کے رب نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ (بحارالانوار، ج ۱۱، ص ۱۷۴، ح ۲۲ و ج ۳۶، ص ۵۶، ح ۳، عن العمدۃ لابن بطریق الحلّی)

وہ کلمات جو جناب آدمؑ کو اِلقاء کیے گئے

سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ

رَبِّہٖ فَتَابَ عَلَیْہِ.

قَالَ: سَأَلَہٗ "بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِلاَّ وَتُبْتَ عَلَیَّ" فَتَابَ عَلَیْہِ.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کلمات کے متعلق سوال کیا گیا جو پروردگار نے جناب آدمؑ کو توبہ قبول کرنے کے لیے القاء کیے تھے؟

حضورؐ نے فرمایا: آدمؑ نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ کا واسطہ دے کر اللہ سے سوال کیا تو اس نے آدمؑ کی توبہ قبول کر لی۔ (بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۱۸۳، ح ۲۰، عن العمدۃ لابن بطریق الحلّی)

سلمان فارسیؓ نے فضیلت اہلِ بیتؑ کے متعلق سوال کیا؟

رَوَی الشَّیْخُ أَبُو جَعْفَرِ الطُّوسِیُّ عَنْ رِجَالِہٖ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، ذَکَرَہٗ فِی کِتَابِ مَسَائِلِ الْبُلْدَانِ، یَرْفَعُہٗ إِلَی سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَۃَ - وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَلْعَبَانِ بَیْنَ یَدَیْہَا - فَفَرِحْتُ بِہِمَا فَرَحاً شَدِیداً، فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰی دَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! أَخْبِرْنِی بِفَضِیلَۃِ ہٰؤُلَاءِ لِأَزْدَادَ لَہُمْ حُبّاً.

فَقَالَ: یَا سَلْمَانُ! لَیْلَۃَ أُسْرِیَ بِی إِلَی السَّمَاءِ إِذْ رَأَیْتُ جَبْرَئِیلَ فِی سَمَاوَاتِہٖ وَجِنَانِہٖ، فَبَیْنَمَا أَنَا أَدُورُ قُصُورَہَا وَبَسَاتِیْنَہَا وَمَقَاصِرَہَا، إِذْ شَمَمْتُ رَائِحَۃً طَیِّبَۃً، فَأَعْجَبَتْنِی تِلْکَ الرَّائِحَۃُ فَقُلْتُ: یَاحَبِیبِی! مَا ہٰذِہِ الرَّائِحَۃُ الَّتِی غَلَبَتْ عَلٰی رَوَائِحِ الْجَنَّۃِ کُلِّہَا؟

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! تُفَّاحَةٌ خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِيَدِهِ مُنْذُ ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفِ عَامٍ، مَا نَدْرِي مَا يُرِيدُ بِهَا، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ مَلَائِكَةً وَمَعَهُمْ تِلْكَ التُّفَّاحَةُ.

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّنَا يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَقَدْ أَتْحَفَكَ بِهٰذِهِ التُّفَّاحَةِ.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذْتُ تِلْكَ التُّفَّاحَةَ فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ جَنَاحِ جَبْرَئِيلَ، فَلَمَّا هَبَطَ إِلَى الْأَرْضِ أَكَلْتُ تِلْكَ التُّفَّاحَةَ فَجَمَعَ اللهُ مَاءَهَا فِي ظَهْرِي، فَغَشِيتُ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ فَحَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ مِنْ مَاءِ التُّفَّاحَةِ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيَّ أَنْ: قَدْ وُلِدَتْ لَكَ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ، فَزَوِّجِ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ، نُوْرُ فَاطِمَةَ مِنْ نُوْرِ عَلِيٍّ، إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُهَا فِي السَّمَاءِ وَجَعَلْتُ خُمُسَ الْأَرْضِ مَهْرَهَا، وَيَسْتَخْرِجُ فِيمَا بَيْنَهُمَا ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ وَهُمَا سِرَاجَا الْجَنَّةِ، اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ أَئِمَّةٌ يُقْتَلُونَ وَيُخْذَلُونَ، فَالْوَيْلُ لِقَاتِلِهِمْ وَخَاذِلِهِمْ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب زہراؑ کے گھر گیا۔ میں نے دیکھا کہ جناب حسنؑ و حسینؑ حضرت فاطمہؑ کے سامنے کھیل رہے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت زیادہ فرحت محسوس ہوئی۔ تھوڑا وقت گزرا تھا کہ رسولِ خدا ﷺ تشریف لائے۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے فضائلِ اہلِ بیتؑ سنائیے، تاکہ میرے ایمان میں اضافہ ہو۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمانؓ! جب میں معراج پر گیا تو میں نے آسمانوں اور بہشت میں جبرئیل امینؑ کو دیکھا اور پھر دیکھا کہ اہل بہشت تفریح میں مشغول ہیں کہ اچانک مجھے ایک عجیب خوشبو محسوس ہوئی۔

میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا: اے جبرئیلؑ! یہ کیسی خوشبو ہے جو جنت کی تمام خوشبوات پر حاوی و غالب ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! اللہ نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ آج سے تین ہزار سال قبل ایک سیب کو خلق فرمایا اور میں نہیں جانتا کہ کس نے اس کو کھانے کا ارادہ کیا ہو (حضورؐ فرماتے ہیں) کہ میں ملائکہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس سیب کے درخت سے آواز آئی: اے محمدؐ! ہمارا پروردگار تجھ پر سلام بھیجتا ہے اور اس سیب کو بطور تحفہ آپؐ کے حوالے کرتا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں نے اس سیب کو جبرئیلؑ کے پروں کے نیچے سے حاصل کیا۔ جب میں زمین کی طرف واپس آیا تو میں نے اس سیب کو کھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سیب سے میری پشت میں نطفہ خلق فرمایا۔ پس جب میں نے خدیجہ بنت خویلد سے مباشرت کی تو اس سیب کے پانی سے فاطمہؑ کا حمل ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی کہ میں نے تجھے بہشتی حور فاطمہؑ کی صورت میں عطا کی۔ پس نور کی نور کے ساتھ یعنی فاطمہؑ کی علیؑ کے ساتھ شادی کر۔ تحقیق میں نے ان کی تزویج آسمانوں پر پانچ زمینیں حق مہر قرار دیتے ہوئے کر دی ہے۔ اور میں ان دونوں کو پاک و پاکیزہ اولاد عطا کروں گا جو دونوں جنت کے چراغ ہیں یعنی حسنؑ اور حسینؑ۔

اور حسینؑ کی اولاد میں سے نو آئمہ ہوں گے جو بے یارومددگار قتل کیے جائیں گے۔ پس بربادی ہے ان کے قاتلوں کے لیے اور بے یارومددگار چھوڑنے والوں کے لیے۔ (بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۶۱، ح ۲۳۲، عن کنز جامع الفوائد)

عباس بن عبدالمطلبؓ: خاندان ایک ہونے کے باوجود اہلِ بیتؑ کو ہم پر فضیلت کیوں ہے؟

وَرَدَ مَرْفُوعاً إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَسَلَّمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ وَرَحَّبَ بِهِ.

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بِمَ فَضَّلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالْمَعَادِنُ وَاحِدَةٌ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَنْ أُخْبِرُكَ يَا عَمِّ! إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِي وَخَلَقَ عَلِيًّا وَلَا سَمَاءَ وَلَا أَرْضَ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَلَا لَوْحَ وَلَا قَلَمَ. فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَدْوَ خَلْقِنَا ، تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَكَانَتْ نُوراً ثُمَّ تَكَلَّمَ كَلِمَةً ثَانِيَةً فَكَانَتْ رُوحاً فَمَزَجَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَاعْتَدَلَا، فَخَلَقَنِي وَعَلِيًّا مِنْهُمَا، ثُمَّ فَتَقَ مِنْ نُورِي نُورَ الْعَرْشِ فَأَنَا أَجَلُّ مِنَ الْعَرْشِ، ثُمَّ فَتَقَ مِنْ نُورِ عَلِيٍّ نُورَ السَّمَاوَاتِ، فَعَلِيٌّ أَجَلُّ مِنَ السَّمَاوَاتِ، ثُمَّ فَتَقَ مِنْ نُورِ الْحَسَنِ نُورَ الشَّمْسِ وَمِنْ نُورِ الْحُسَيْنِ نُورَ الْقَمَرِ ، فَهُمَا أَجَلُّ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالَى وَتَقُولُ فِي تَسْبِيحِهَا: "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ مِنْ أَنْوَارٍ، مَا أَكْرَمَهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى".

فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يَبْلُوَ الْمَلَائِكَةَ، أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ سَحَاباً مِنْ ظُلْمَةٍ، وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَنْظُرُ أَوَّلَهَا مِنْ

آخِرُهَا مِنْ أَوَّلِهَا ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ، إِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا! مُنْذُ خَلَقْتَنَا مَا رَأَيْنَا مِثْلَ مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَنَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْأَنْوَارِ إِلَّا مَا كَشَفْتَ عَنَّا!

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَفْعَلَنَّ ، فَخَلَقَ نُورَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَوْمَئِذٍ كَالْقِنْدِيلِ وَعَلَّقَهُ فِي قُرْطِ الْعَرْشِ فَزَهَرَتِ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ. مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ.

وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تُسَبِّحُ اللّٰهَ وَتُقَدِّسُهُ: فَقَالَ اللّٰهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَجْعَلَنَّ ثَوَابَ تَسْبِيحِكُمْ وَتَقْدِيسِكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِمُحِبِّي هٰذِهِ الْمَرْأَةِ وَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا.

قَالَ سَلْمَانُ: فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فَلَقِيَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَضَمَّهُ إِلٰى صَدْرِهِ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ: بِأَبِي عِتْرَةَ الْمُصْطَفٰى مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ! مَا أَكْرَمَكُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھا تھا۔ اچانک حضرت عباس ابن عبدالمطلبؓ مسجد میں داخل ہوئے، سلام کیا۔ رسولؐ خدا نے سلام کا جواب دیا اور اس کو خوش آمدید کہا۔

عباسؓ نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ ایک ہی خاندان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیتؑ اور علی ابن ابی طالبؑ کو ہم پر فضیلت وفوقیت دی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے چچا! میں تجھے بتا چکا ہوں کہ اللہ نے مجھے اور علیؑ کو اس وقت خلق فرمایا جب نہ آسمان تھا اور نہ زمین، نہ جنت تھی نہ جہنم، نہ لوح تھا نہ قلم۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک کلمہ کہا۔ ایک نور وجود میں آ گیا۔ پھر دوسرا کلمہ کہا تو روح معرض وجود میں آئی۔ پھر ان دونوں کو اعتدال کے ساتھ آپس میں متصل فرمایا اور ان دونوں سے مجھے اور علیؑ کو خلق فرمایا۔ پھر میرے نور سے عرش کا نور خلق فرمایا۔ لہٰذا میرا نور عرش کے نور سے زیادہ روشن تر ہے اور علیؑ کے نور سے آسمانوں کا نور خلق فرمایا۔ لہٰذا علیؑ کا نور آسمانوں کے نور سے زیادہ روشن تر ہے۔ پھر حسنؑ کے نور سے سورج کا نور خلق فرمایا اور حسینؑ کے نور سے چاند کا نور خلق فرمایا۔ پس ان دونوں کا نور سورج و چاند کے نور سے زیادہ روشن ہے۔ اور ملائکہ اللہ کی تسبیح کر رہے تھے اور تسبیح کے طور پر کہہ رہے تھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ مِنْ اَنْوَارٍ، مَا اَکْرَمَهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی

جب اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے امتحان کا ارادہ فرمایا تو ان پر سیاہ بادل کی تاریکیاں چھا گئیں اور حالت یہ تھی کہ ملائکہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ پس ملائکہ نے عرض کیا: اے ہمارے معبود و سردار! جب سے تو نے ہمیں خلق فرمایا ہے ہم نے ایسا اندھیرا نہیں دیکھا۔ پس ہم تجھے ان انوار کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اس اندھیرے سے نجات عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! میں ایسا ضرور کروں گا (تمہیں اس سے نجات دوں گا) اور اس دن اللہ تعالیٰ نے فاطمہ زہراؑ کے نور کو مثل قندیل خلق فرمایا اور اسے عرش کا گوشوارہ قرار دیا۔ پس اس کے وسیلہ سے سات آسمان اور سات زمینیں روشن ہو گئیں اور اسی وجہ سے اسے فاطمہ زہراؑ کہتے ہیں۔

اور ملائکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! ملائکہ کی قیامت تک کی تسبیح و تقدیس کا ثواب میں، فاطمہؑ، اس کے شوہر، باپ اور بیٹوں کے محبین کے اعمال میں قرار دوں گا۔

حضرت سلمانؓ کہتا ہے: عباسؓ باہر نکلے اور علی ابن ابی طالبؑ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ عباسؓ نے علیؑ کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا: میرے والدین عترت مصطفیٰ پر قربان کہ اللہ نے تم کو عزت و شرف عطا فرمایا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۷۱، ح ۱۶، عن ارشاد القلوب)

وہ پانچ مکتوبات کیا ہیں جو تورات میں درج ہیں؟

مَاجِيلَوَيْهِ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَسَأَلُوهُ عَنْ مَسَائِلَ، فَكَانَ فِيمَا سَأَلُوهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مَكْتُوبَاتٍ فِي التَّوْرَاةِ، أَمَرَ اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَقْتَدُوا بِمُوسَى فِيهَا مِنْ بَعْدِهِ.

قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُكَ ، تُقِرُّ لِي؟

قَالَ الْيَهُودِيُّ : نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ!

قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَوَّلُ مَا فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ" وَهِيَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ: "طَاب".

ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله هٰذِهِ الْآيَةَ: "يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ"...... وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ......"

وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي إِسْمُ وَصِيِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

وَالثَّالِثِ وَالرَّابِعِ، سِبْطَایَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ،

وَفِي السَّطْرِ الْخَامِسِ ، أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ - صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ - وَفِي التَّوْرَاةِ، اِسْمُ وَصِيِّي "إِلْيَا" وَاسْمُ السِّبْطَيْنِ "شَبَّر و شَبِيْر" وَهُمَا نُورَا فَاطِمَةَ.

قَالَ الْيَهُودِيُّ: صَدَقْتَ يَامُحَمَّدُ! فَأَخْبِرْنِي عَنْ فَضْلِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِي فَضْلٌ عَلَى النَّبِيِّينَ، فَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا دَعَا عَلٰى قَوْمِهٖ بِدَعْوَةٍ وَأَنَا أَخَّرْتُ دَعْوَتِي لِأُمَّتِي لِأَشْفَعَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

وَأَمَّا فَضْلُ أَهْلِ بَيْتِي وَذُرِّيَّتِي عَلٰى غَيْرِهِمْ كَفَضْلِ الْمَاءِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي وَذُرِّيَّتِي اِسْتِكْمَالُ الدِّيْنِ.

وَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: "اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ......"

قَالَ الْيَهُودِيُّ صَدَقْتَ يَامُحَمَّدُ!

جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول خدا ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے رسولؐ خدا سے بہت سے سوال پوچھے جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ تورات میں وہ کون سے پانچ مکتوبات ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ موسیٰؑ کے بعد ان کی اقتداء کرنا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں اللہ کی قسم! اگر میں نے ان مکتوبات کے متعلق تمہیں بتایا تو کیا تم میری نبوت کا اقرار کرو گے؟

یہودی نے کہا: ہاں اے محمدؐ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: تورات میں جو پہلا مکتوب ہے وہ "محمد رسول اللہ" اور وہ عبرانی زبان میں "طاب" ہے۔ پھر رسولؐ خدا نے ان آیات مجیدہ کی تلاوت کی:

......يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ

"جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں"۔ (اعراف، آیت ۱۵۷)

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

"اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہے جن کا نام احمد ہوگا"۔ (الصف، آیہ ۶)

اور دوسری سطر میں لکھا ہوا ہے: اس کے وصی کا نام علی ابن ابی طالبؑ ہوگا۔

تیسری اور چوتھی میں حسنؑ اور حسینؑ اس کے نواسے ہوں گے۔

اور پانچویں سطر میں لکھا ہوا ہے: اور ان کی ماں فاطمہؑ عالمین کی عورتوں کی سردار ہے۔ ان سب پر اللہ کا درود ہو۔ اور توریت میں اس کے وصی کا نام "اِلیا" ہے اور نواسوں کا اسماء "شبر و شبیر" ہیں اور وہ دونوں فاطمہؑ کے نور ہیں۔

یہودی کہنے لگا: اے محمدؐ! تو نے سچ فرمایا۔ مجھے تمہاری اہل بیتؑ کی فضیلت کی خبر دی گئی ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: انبیاءؑ پر مجھے فضیلت دی گئی۔ ہر نبیؑ نے اپنی اُمت کے لیے بددعا کی لیکن میں بروزِ قیامت اپنی اُمت کے لیے شفاعت کی درخواست کروں گا اور میری اہل بیتؑ اور ذریت کو دوسروں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح پانی کو

تمام اشیاء پر حاصل ہے اور میری اہلِ بیت و ذریت سے محبت تکمیلِ دین کا ذریعہ ہے۔

پھر رسولِ خدا نے اس آیتِ مجیدہ کی تلاوت کی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ، آیہ ۳)

"آج کے دن تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا اور تجھ پر نعمتوں کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام پر راضی ہوا"۔

یہودی نے کہا: اے محمدؐ! تو نے سچ فرمایا۔ (بحار الانوار، ج ۹، ص ۲۹۸، ح ۸، عن امالی الصدوق)

فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ...... کی تفسیر بیان کریں

اَلْمُعَافَا بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ هَرَاسَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَمَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنْ جُرَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى: "...... فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا".

قَالَ : "اَلَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ" اَنَا وَ "الصِّدِّيْقِيْنَ" عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ "الشُّهَدَاءِ" اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ "الصَّالِحِيْنَ" حَمْزَةُ وَ "حَسُنَ اُولٰئِكَ

رَفِيقاً" اَلْاَئِمَّةُ الْاِثْنَا عَشَرَ بَعْدِي.

اُمِ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق سوال کیا:

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً ○ (النساء، آیہ ۶۹)

"وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اَلَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ سے مراد میں محمدؐ، اَلصِّدِّيقِينَ سے مراد علی ابن ابی طالبؑ، اَلشُّهَدَاءِ سے مراد حسنؑ و حسینؑ، اَلصَّالِحِينَ سے مراد حمزہؓ اور حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً سے مراد میرے بعد بارہ آئمہ ہدیٰ۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۴۷، ح ۲۱۴، عن کفایۃ الاثر)

"فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" کے مصداق کون ہیں؟

عَنْ شَيْخِ الطَّائِفَةِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُفَسِّرَ لَنَا قَوْلَهُ تَعَالٰى: "......فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً".

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أَمَّا النَّبِيُّونَ فَأَنَا ، وَأَمَّا الصِّدِّيقُونَ فَأَخِي عَلِيٌّ وَأَمَّا الشُّهَدَاءُ فَعَمِّي حَمْزَةُ ، وَأَمَّا الصَّالِحُونَ فَابْنَتِي

ثُمَّ فَتَقَ نُوْرَ اَخِي عَلِيٍّ فَخَلَقَ مِنْهُ الْمَلَائِكَةَ، فَالْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرِ اَخِي عَلِيٍّ وَنُوْرُ عَلِيٍّ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

ثُمَّ فَتَقَ نُوْرَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ، فَالسَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ مِنْ نُوْرِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَنُوْرُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَابْنَتِي فَاطِمَةُ اَفْضَلُ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ.

ثُمَّ فَتَقَ نُوْرَ وَلَدِيَ الْحَسَنِ وَخَلَقَ مِنْهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، فَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مِنْ نُوْرِ وَلَدِيَ الْحَسَنِ ، وَنُوْرُ وَلَدِيَ الْحَسَنِ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ اَفْضَلُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

ثُمَّ فَتَقَ نُوْرَ وَلَدِيَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجَنَّةَ وَالْحُوْرَ الْعِيْنَ فَالْجَنَّةُ وَالْحُوْرُ الْعِيْنُ مِنْ نُوْرِ وَلَدِيَ الْحُسَيْنِ، وَنُوْرُ وَلَدِيَ الْحُسَيْنِ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ فَوَلَدِيَ الْحُسَيْنُ اَفْضَلُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْحُوْرِ الْعِيْنِ.

ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ الظُّلُمَاتِ اَنْ تَمُرَّ عَلٰى سَحَائِبِ النَّظَرِ، فَاَظْلَمَتِ السَّمَاوَاتُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ ، فَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّقْدِيْسِ وَالتَّسْبِيْحِ وَقَالَتْ : اِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا! مُنْذُ خَلَقْتَنَا وَعَرَّفْتَنَا هٰذِهِ الْاَشْبَاحَ لَمْ نَرَ بَاساً، فَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَشْبَاحِ اِلَّا مَا كَشَفْتَ عَنَّا هٰذِهِ الظُّلْمَةَ!

فَاَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ قَنَادِيلَ، فَعَلَّقَهَا فِي

بُطْنَانِ الْعَرْشِ ، فَأَزْهَرَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ثُمَّ أَشْرَقَتْ بِنُورِهَا فَلِأَجْلِ ذٰلِكَ سُمِّيَتِ الزَّهْرَاءَ.
فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : إِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا! لِمَنْ هٰذَا النُّورُ الزَّاهِرُ الَّذِي قَدْ أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ؟! فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهَا: هٰذَا نُورٌ اخْتَرَعْتُهُ مِنْ نُورِ جَلَالِي لِأَمَتِي فَاطِمَةَ ابْنَةِ حَبِيبِي وَزَوْجَةِ وَلِيِّي وَأَخِي نَبِيِّي وَأَبِي حُجَجِي عَلٰى عِبَادِي فِي بِلَادِي. أُشْهِدُكُمْ - مَلَائِكَتِي- أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ تَسْبِيحِكُمْ وَتَقْدِيسِكُمْ لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ وَشِيعَتِهَا وَمُحِبِّيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ الْعَبَّاسُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذٰلِكَ، وَثَبَ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْ عَلِيٍّ وَقَالَ وَاللّٰهِ - يَا عَلِيُّ! أَنْتَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ لِمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ بعد از نماز حضرت محمد مصطفیؐ نے اپنا چہرۂ اقدس ہماری طرف کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ ہمارے لیے اس آیتِ مجیدہ کی تفسیر فرمائیں گے:

فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ○ (النساء، آیہ ۶۹)

"وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: نبیوں سے مراد میں، صدیقوں سے مراد میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ، شہداء سے مراد میرا چچا حمزہؑ، صالحین سے مراد میری بیٹی فاطمہؑ اور اس کی اولاد حسنؑ و حسینؑ"۔

راوی کہتا ہے: عباس ابن عبدالمطلبؓ وہاں پر موجود تھے۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور رسولؐ خدا کے سامنے جا کر اُس نے عرض کیا: آپؐ نے میرا نام نہیں لیا جبکہ میں آپؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ ایک ہی چشمہ سے ہیں، یعنی ایک ہی خاندان ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے چچا! آپ کا مطلب کیا ہے؟

عباسؓ نے عرض کیا: آپؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کا تعارف کرایا جب کہ میرا نام تک نہیں لیا؟

راوی کہتا ہے کہ آنحضرتؐ مسکرائے اور فرمایا: اے چچا! آپ کا یہ کہنا کہ ہم ایک ہی چشمہ سے ہیں یہ سچ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو خلقتِ آدمؑ سے پہلے تخلیق فرمایا جبکہ نہ آسمان کا شامیانہ تھا، نہ زمین کا فرش تھا، نہ ظلمت تھی نہ نور تھا، نہ سورج تھا نہ چاند تھا، نہ جنت تھی نہ جہنم تھی۔

عباسؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! تمہاری خلقت کی ابتداء کیسے ہوئی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے چچا! اللہ نے جب ہماری خلقت کا ارادہ فرمایا تو ایک کلمہ کہا۔ اس کلمہ سے نور کو خلق فرمایا۔ پھر دوسرا کلمہ فرمایا تو اس کلمہ سے روح کو خلق فرمایا۔ پھر اس نور اور روح کو آپس میں ملا دیا۔ پھر اس سے مجھے، علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو خلق فرمایا۔ ہم اس وقت اللہ کی تسبیح میں مشغول تھے جب کوئی تسبیح کرنے والا نہیں تھا۔ اور اللہ کی تقدیس بیان کر رہے تھے جبکہ کوئی دوسرا تقدیس بیان کرنے والا نہ تھا۔

پھر اللہ نے کائنات کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ پس میرے نور سے اللہ

نے عرش کو خلق کیا۔ پس عرش میرے نور سے ہے اور میرا نور اللہ کے نور سے ہے اور میرا نور عرش کے نور سے افضل ہے۔

پھر میرے بھائی علیؑ کے نور سے اللہ نے ملائکہ کو خلق فرمایا۔ پس ملائکہ میرے بھائی علیؑ کے نور سے ہیں اور علیؑ کا نور اللہ کے نور سے ہے۔ لہٰذا علیؑ کا نور ملائکہ کے نور سے افضل ہے۔

پھر اللہ نے میری دختر فاطمہؑ کے نور سے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔ پس آسمان اور زمین میری بیٹی فاطمہؑ کے نور سے ہیں۔ لہٰذا میری بیٹی فاطمہؑ کا نور آسمانوں اور زمین کے نور سے بہتر ہے۔

پھر اللہ نے میرے بیٹے حسنؑ کے نور سے سورج اور چاند کو خلق فرمایا۔ پس سورج اور چاند میرے بیٹے حسنؑ کے نور سے ہیں اور میرے بیٹے حسنؑ کا نور اللہ کے نور سے ہے لہٰذا حسنؑ کا نور سورج اور چاند کے نور سے افضل و بہتر ہے۔

پھر میرے بیٹے حسینؑ کے نور سے جنت اور حور العین کو خلق فرمایا۔ پس جنت اور حور العین میرے بیٹے حسینؑ کے نور سے ہیں اور حسینؑ کا نور اللہ کے نور سے ہے، لہٰذا حسینؑ کا نور جنت اور حور العین کے انوار سے افضل و برتر ہے۔

پھر اللہ نے تاریکیوں کا حکم دیا تو گہرے سیاہ بادل چھا گئے اور ملائکہ پر آسمان تاریک ہوگیا۔ ملائکہ نے تسبیح و تقدیس کو بلند کیا اور عرض کرنے لگے: اے ہمارے معبود و آقا! جب سے تو نے ہمیں خلق فرمایا اور ان وجودات نورانی سے متعارف کرایا ہے ہم نے ایسی مصیبت و مشکل نہیں دیکھی۔ پس بہ واسطہ ان وجودات نورانی اس ظلمت کو ہم سے دُور کر دے۔

پس اللہ تعالیٰ نے میری دختر فاطمہؑ کے نور سے ایک قندیل کو خلق فرمایا اور اس کو عرش کے درمیان معلق کر دیا۔ اس قندیل کی روشنی سے آسمان و زمین روشن ہو گئے

اور اس نور کی روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ پس اس لیے فاطمہ کا نام "زہراء" پڑ گیا۔

ملائکہ نے عرض کیا: اے ہمارے معبود و آقا! یہ کیسا نور ہے جس کی روشنی آسمانوں اور زمین پر چھا گئی؟

اللہ نے ان کی طرف وحی کی۔ اس نور کو میں نے اپنے نور جلال سے منتخب فرمایا۔ یہ میری کنیز اور میرے محبوب کی بیٹی ہے اور میرے ولی اور نبی کے بھائی کی زوجہ ہے۔ اور اس کا باپ میری کائنات میں میرے بندوں پر حجت ہے۔

اے فرشتو! گواہ رہنا کہ میں تمہاری تسبیح و تقدیس کا ثواب قیامت تک کے لیے اس عورت، اس کے شیعوں اور محبین کے نامۂ اعمال میں قرار دوں گا۔

راوی کہتا ہے: جب عباس نے رسولؐ خدا کا یہ کلام سنا تو اپنی جگہ سے اُٹھے اور علیؑ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا: اے علیؑ! بخدا جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، تو اس کے لیے حجت بالغہ ہے۔ (بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۸۲ تا ۸۳، ح ۵۱، عن کنز جامع الفوائد، وعن مصباح الانوار)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ، حبل اللہ سے کیا مراد ہے؟

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْعَنْبَرِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ
سَأَلَ اَعْرَابِيٌّ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ".
فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلٰى كَتِفِ عَلِيٍّ
فَقَالَ: يَا اَعْرَابِيُّ! هٰذَا حَبْلُ اللّٰهِ فَاعْتَصِمْ بِهِ.
فَدَارَ الْاَعْرَابِيُّ مِنْ خَلْفِ عَلِيٍّ وَالْتَزَمَهُ.
ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي اعْتَصَمْتُ بِحَبْلِكَ.
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا.

محمد ابن علی عنبری سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے ایک بدو نے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے علیؑ کے شانے پر دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: اے اعرابی! یہ "حبل اللہ" ہے پس اسی کے ساتھ تمسک رکھو۔

اعرابی جناب علیؑ کے پیچھے آ کر ان سے آن لپٹا اور کہنے لگا: اے اللہ! تو گواہ ہے کہ میں نے تیری رسی سے تمسک رکھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص کو دیکھے تو وہ اس مرد کی طرف دیکھے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا کس کی شان میں نازل ہوئی؟

وَرُوِيَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: "وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ".

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ قَوْمٌ النَّبِيَّ ﷺ: فِيمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟

قَالَ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، عُقِدَ لِوَاءٌ مِنْ نُورٍ أَبْيَضَ وَنَادَىٰ مُنَادٍ: "لِيَقُمْ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَعَهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بَعْدَ بَعْثِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَقُومُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَيُعْطَى اللِّوَاءُ مِنَ النُّورِ الْأَبْيَضِ بِيَدِهِ وَتَحْتَهُ جَمِيعُ السَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، لَا يُخَالِطُهُمْ غَيْرُهُمْ، يَجْلِسُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ نُورِ رَبِّ الْعِزَّةِ وَيُعْرَضُ الْجَمِيعُ عَلَيْهِ رَجُلًا رَجُلًا، فَيُعْطِي أَجْرَهُ وَنُورَهُ فَإِذَا أَتٰى عَلٰى آخِرِهِمْ قِيلَ لَهُمْ: قَدْ

عَرَفْتُمْ صِفَتَكُمْ وَمَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ، إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ:
"إِنَّ لَكُمْ عِنْدِي مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً - يَعْنِي الْجَنَّةَ".
فَيَقُومُ عَلِيٌّ - وَالْقَوْمُ تَحْتَ لِوَائِهِ - مَعَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ
بِهِمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مِنْبَرِهِ، فَلَا يَزَالُ إِلَى أَنْ
يُعْرَضَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَأْخُذُ نَصِيبَهُ مِنْهُمْ إِلَى
الْجَنَّةِ، وَيَتْرُكُ أَقْوَاماً عَلَى النَّارِ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:
"وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ
وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ" يَعْنِي
السَّابِقِينَ وَأَهْلَ وِلَايَةٍ لَهُ: "وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ" يَعْنِي بِالْوِلَايَةِ بِحَقِّ
عَلِيٍّ، وَحَقُّهُ وَاجِبٌ عَلَى الْعٰلَمِينَ.

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی تو ایک گروہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیتِ مجیدہ کے متعلق سوال کیا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
أَجْرٌ عَظِيمٌ ○ (المائدہ، آیہ ۹)

"اللہ کا وعدہ ہے مومنین اور اچھے اعمال کرنے والوں کے ساتھ کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: بروزِ قیامت ایک سفید نور کا پرچم کھولا جائے گا اور ایک منادی ندا دے گا: "کھڑے ہو جاؤ سید المومنین اور وہ لوگ جو محمدؐ کی بعثت کے بعد ایمان لائے"۔ پس علیؑ ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے۔ علیؑ کے ہاتھ میں سفید نورانی پرچم تھما دیا جائے گا اور اس پرچم کے نیچے تمام مہاجرین وانصار میں سے اوّلین

وسابقین جمع ہو جائیں گے اور ان میں کوئی دوسرا شامل نہ ہو گا۔

پھر علیؑ رب العزت کی جانب سے ایک نورانی منبر پر رونق افروز ہوں گے اور تمام افراد فرداً فرداً ان کے سامنے حاضر ہوں گے۔ وہ ہر ایک کو اس کا اجر و نور عطا کریں گے یہاں تک کہ جب ان کا آخری فرد آئے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جنت میں اپنی منازل اور صفات کو جان لیا۔ یقیناً تمہارا رب فرماتا ہے:

اِنَّ لَکُمْ عِنْدِیْ مَغْفِرَۃً وَّاَجْراً عَظِیْماً

''تمہارے لیے میرے پاس بخشش اور اجرِ عظیم ہے''۔

پس جناب علیؑ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کے ساتھ وہ پرچم کے نیچے جمع ہونے والے بھی کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر جناب علیؑ ان کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد دوبارہ علیؑ منبر کی طرف پلٹ آئیں گے۔ اب مومنین میں سے کوئی فرد بھی ایسا نہ ہو گا جو علیؑ کے سامنے پیش ہو۔ مومنین نے جنت میں سے اپنا اپنا حصہ پا لیا اور باقی لوگوں کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ اور اسی لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ
وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ (الحدید:۱۹)

''اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے'' یعنی سابقین اور ولایتِ علیؑ رکھنے والے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ

''اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ جہنمی ہیں''۔ (المائدہ، آیہ ۱۰)

یعنی ولایتِ علیؑ سے انکار کیا اور ولایتِ علی عالمین پر واجب ہے۔

(بحار الانوار، ج ۸، ص ۳، ح ۵، عن عیون اخبار الرضا)

وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ کی تفسیر

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الدِّيْنَوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ حُرَيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ : قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام : لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ: "وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ" سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَنْ تَأْوِيلِهَا.

فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَنٰى بِهَا غَيْرَكُمْ وَأَنْتُمْ أُولُو الْأَرْحَامِ.

فَإِذَا مِتُّ فَأَبُوكَ عَلِيٌّ أَوْلٰى بِي وَبِمَكَانِي،

فَإِذَا مَضٰى أَبُوكَ فَأَخُوكَ الْحَسَنُ أَوْلٰى بِهِ،

فَإِذَا مَضَى الْحَسَنُ فَأَنْتَ أَوْلٰى بِهِ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَنْ بَعْدِي أَوْلٰى بِي؟

فَقَالَ: اِبْنُكَ عَلِيٌّ أَوْلٰى بِهِ مِنْ بَعْدِكَ،

فَإِذَا مَضٰى فَابْنُهُ مُحَمَّدٌ أَوْلٰى بِهِ مِنْ بَعْدِهِ،

فَإِذَا مَضٰى مُحَمَّدٌ فَابْنُهُ جَعْفَرٌ أَوْلٰى بِهِ بِمَكَانِهِ مِنْ بَعْدِهِ،

فَإِذَا مَضٰى جَعْفَرٌ فَابْنُهُ مُوسٰى أَوْلٰى بِهِ مِنْ بَعْدِهِ،

فَإِذَا مَضٰى مُوسٰى فَابْنُهُ عَلِيٌّ أَوْلٰى بِهِ مِنْ بَعْدِهِ،

فَإِذَا مَضٰى عَلِيٌّ فَابْنُهُ مُحَمَّدٌ أَوْلٰى بِهِ مِنْ بَعْدِهِ،

فَإِذَا مَضٰى مُحَمَّدٌ فَابْنُهُ عَلِيٌّ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ،
فَإِذَا مَضٰى عَلِيٌّ فَابْنُهُ الْحَسَنُ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ،
فَإِذَا مَضٰى الْحَسَنُ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ فِي التَّاسِعِ مِنْ وُلْدِكَ،
فَهٰذِهِ الْأَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ صُلْبِكَ، أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ عِلْمِي
وَفَهْمِي ،طِينَتُهُمْ مِنْ طِينَتِي.
مَا لِقَوْمٍ يُؤْذُونَنِي فِيهِمْ؟! لَا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي.

حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی: وَ أُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ ("اور اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں"۔ انفال، آیہ ۷۵) تو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تاویل کے متعلق سوال کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: بخدا! اس سے مراد تمھارا کوئی غیر نہیں بلکہ تم ہی خونی رشتہ دار ہو۔ پس جب میں اس دنیا سے رحلت کر جاؤں گا تو تیرا والد علی ابن ابی طالبؑ مکان ونسبت کے لحاظ سے میرا زیادہ قریبی ہے۔

پس جب تیرا والد فوت ہو جائے گا تو تیرا بھائی حسنؑ اولیٰ بہ ہے اور جب حسنؑ فوت ہوگا تو تُو زیادہ قریبی ہے۔

میں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! میرے بعد کون ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: تیرے بعد تیرا بیٹا علیؑ اولیٰ بہ ہے۔ اور جب وہ فوت ہوگا تو اس کا بیٹا محمدؑ اولیٰ بہ ہے۔ اور جب محمدؑ رحلت کرے گا تو اس کا بیٹا جعفرؑ اولیٰ بہ ہے۔ اور جب جعفرؑ رحلت کرے گا تو اس کا بیٹا موسیٰؑ اس کا حق دار ہے۔ اور جب موسیٰؑ رحلت کرے گا تو اس کا بیٹا علیؑ اس کا حق دار ہے۔ اور جب علیؑ رحلت کرے گا تو اس کا بیٹا محمدؑ اس کا حق دار ہے۔ اور جب محمدؑ رحلت کرے گا تو اس کا فرزند علیؑ اولیٰ بہ

ہے۔ اور جب علیؑ کوچ کرے گا تو اس کا بیٹا حسنؑ اولیٰ بہ ہے۔ اور جب حسنؑ فوت ہوگا تو تیری اولاد میں سے نویں کی غیبت واقع ہوگی۔ پس یہ نو تمام کے تمام تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو میرا علم اور فہم عطا کرے گا اور ان کی طینت میری طینت سے ہوگی۔

قوم کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان کے ذریعے مجھے اذیت پہنچائیں اور جو ان کو اذیت دیں گے بروزِ قیامت اللہ کے ہاں میری شفاعت سے محروم رہیں گے۔

(بحارالانوار، ج ۳۲، ص ۱۵۲، ح ۱۱۵، عن بصائر الدرجات)

جنابِ علیؑ نے سوال کیا: ہم افضل ہیں یا ملائکہ؟

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوْبَ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ: قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : "لَاُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ كَانَتْ بِطَاعَةِ اِمَامٍ لَيْسَ مِنِّي وَ اِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي نَفْسِهَا بَرَّةً، وَلَاَرْحَمَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ كَانَتْ بِاِمَامٍ عَادِلٍ مِنِّي وَ اِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي نَفْسِهَا غَيْرَ بَرَّةٍ وَلَا تَقِيَّةٍ".

ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ! اَنْتَ الْاِمَامُ وَالْخَلِيْفَةُ بَعْدِي، حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَاَنْتَ اَبُو سِبْطَيَّ وَزَوْجُ ابْنَتِي، وَمِنْ ذُرِّيَّتِكَ الْاَئِمَّةُ الْمُطَهَّرُوْنَ ، فَاَنَا سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ

وَأَنْتَ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ
وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَلَوْلَانَا لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا الْأَنْبِيَاءَ وَلَا الْمَلَائِكَةَ.
قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَحْنُ أَفْضَلُ أَمِ الْمَلَائِكَةُ؟
قَالَ: يَا عَلِيُّ! نَحْنُ خَيْرُ خَلِيقَةِ اللّٰهِ عَلٰى بَسِيطِ الْأَرْضِ وَخَيْرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَكَيْفَ لَا نَكُونُ خَيْراً مِنْهُمْ وَقَدْ سَبَقْنَاهُمْ إِلٰى مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَتَوْحِيدِهِ؟ فَبِنَا عَرَفُوا اللّٰهَ وَبِنَا اهْتَدَوُا السَّبِيلَ إِلٰى مَعْرِفَةِ اللّٰهِ.
يَا عَلِيُّ! أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ أَخِي وَ وَزِيرِي ، فَإِذَا مِتُّ، ظَهَرَتْ لَكَ ضَغَائِنُ فِي صُدُورِ قَوْمٍ وَسَتَكُونُ بَعْدِي فِتْنَةٌ صَمَّاءُ صَيْلَمٌ ، يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ وَلِيجَةٍ وَبِطَانَةٍ وَذٰلِكَ عِنْدَ فِقْدَانِ شِيعَتِكَ.
اَلْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ مِنْ وُلْدِكَ، تَحْزَنُ لِفَقْدِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ فَكَمْ مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مُتَأَسِّفٍ مُتَلَهِّفٍ حَيْرَانَ عِنْدَ فَقْدِهِ.
ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي سَمِيِّي وَشَبِيهِي وَشَبِيهُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ! عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ- أَوْ قَالَ: جَلَابِيبُ النُّورِ - يَتَوَقَّدُ مِنْ شُعَاعِ الْقُدُسِ. كَأَنِّي بِهِمْ آيَسُ مَا كَانُوا ، نُودِيَ بِنِدَاءٍ يَسْمَعُهُ مِنَ الْبُعْدِ كَمَا يَسْمَعُهُ مِنَ الْقُرْبِ، يَكُونُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَعَذَاباً عَلَى الْمُنَافِقِينَ.

قُلْتُ : وَمَا ذٰلِكَ النِّدَاءُ؟

قَالَ: ثَلَاثَةُ أَصْوَاتٍ فِي رَجَبٍ:

أَوَّلُهَا : "أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ".

وَالثَّانِي: "أَزِفَتِ الْآزِفَةُ".

وَالثَّالِثُ، يَرَوْنَ بَدَنًا بَارِزًا مَعَ قَرْنِ الشَّمْسِ ، يُنَادِي: "أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ" حَتّٰى يَنْسِبَهُ إِلٰى عَلِيٍّ ، فِيهِ هَلَاكُ الظَّالِمِينَ.

فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْتِي الْفَرَجُ وَيَشْفِي اللّٰهُ صُدُورَهُمْ وَيُذْهِبُ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَمْ يَكُونُ بَعْدِي مِنَ الْأَئِمَّةِ؟

قَالَ: بَعْدَ الْحُسَيْنِ تِسْعَةٌ ، اَلتَّاسِعُ قَائِمُهُمْ.

محمد بن حنفیہؒ فرزند جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں ہر اس قوم کو جس نے میرے منتخب کردہ امامؑ کے علاوہ کسی دوسرے امامؑ کی اطاعت کی، ضرور عذاب میں مبتلا کروں گا اگرچہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو اور جس قوم نے میرے منتخب کردہ امام عادل کی پیروی کی اس کو ضرور اپنی رحمت میں شامل کروں گا اگرچہ وہ گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔

پھر فرمایا: اے علیؑ! میرے بعد تو امامؑ اور خلیفہ ہے۔ جس نے تیرے ساتھ جنگ کی اس نے میرے ساتھ جنگ کی اور جس نے تیرے ساتھ صلح کی اس نے میرے ساتھ صلح کی۔ تو میرے نواسوں کا باپ اور میری بیٹی کا شوہر ہے اور تیری ذریت میں سے آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ میں سید الانبیاء ہوں اور تو سید الاوصیاء ہے۔ میں

اور علیؑ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ اگر اللہ ہمیں خلق نہ فرماتا تو نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ جہنم کو۔ نہ ملائکہ کو خلق کرتا اور نہ انبیاءؑ کو۔

جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا ہم افضل ہیں یا ملائکہ؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! ہم زمین پر رہنے والی مخلوقِ خدا سے بہتر ہیں اور ملائکہ مقربین سے بھی ہم بہتر ہیں۔ بھلا ہم ان سے بہتر کیوں نہ ہوں جبکہ معرفتِ خدا اور معرفتِ توحید میں ہمیں ان پر سبقت حاصل ہے۔ پس انھوں نے ہمارے وسیلہ سے اللہ کی معرفت حاصل کی اور ہمارے ہی وسیلہ سے ہدایت اور خدا کے وجود کو پہچانا۔

اے علیؑ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے۔ جب میں فوت ہو جاؤں گا تو لوگوں کے سینوں میں تیرے لیے چھپا ہوا بغض اور کینہ ظاہر ہو جائے گا اور عنقریب میرے بعد ایک پُرپیچ اور نہ ختم ہونے والا فتنہ کھڑا ہو جائے گا اور اس وقت نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ ہوگا اور تیرے شیعوں کا فقدان ہوگا۔

تیری اولاد میں سے ساتویں کا پانچواں فرزند (امام مہدیؑ، لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگا) اور اہلِ زمین و آسمان اس کے فقدان پر محزون ہوں گے اور کتنے ہی مومنین و مومنات اس کی غیبت پر متاسف و حیران ہوں گے۔

(راوی کہتا ہے) آپؐ نے سر کو جھکایا اور ایک لحہ تک خاموش رہے۔ پھر سر کو اُوپر اٹھایا اور فرمایا: میرا ماں باپ اس پر فدا ہوں۔ اس کا نام میرے نام پر اور مجھ سے مشابہ تر ہوگا اور موسیٰ ابنِ عمرانؑ سے مشابہ ہوگا۔ اس نے حلّہ نورانی زیب تن کیا ہوگا کہ جس کی شعاع سے قدس روشن ہوگا۔ گویا کہ میں بھی ان کے ساتھ مایوس تھا کہ ایک منادی ندا دے گا اور وہ ندا دُور سے اس طرح سنائی دے گی جس طرح نزدیک

سے سنائی دے گی اور اس وقت مومنین کے لیے رحمت اور منافقین کے لیے عذاب ہوگا۔

میں نے عرض کیا: وہ ندا کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ تین آوازیں ہیں جو ماہِ رجب میں سنائی دیں گی۔ ان میں سے پہلی آواز یہ ہوگی: یاد رہے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

دوسری آواز: "قیامت قریب ہے"۔

اور تیسری آواز جبکہ وہ ایک جسد کو دیکھیں گے سورج کے ساتھ "یاد رہے! اللہ نے مبعوث کیا ہے فلاں ابن فلاں کو یہاں تک کہ اس کا نسب نامہ علیؑ تک بیان کیا جائے گا اور اس میں ظالموں کے لیے ہلاکت ہے"۔

پس اس وقت فرج آجائے گا یعنی قائمؑ قیام کریں گے اور اللہ اس کے ذریعہ سے مومنین کے دلوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں سے غیظ و غضب کو دُور کرے گا۔

میں نے عرض کیا: میرے بعد کتنے امام ہوں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: حسینؑ کے بعد نو امام ہوں گے اور ان میں سے نواں قائمؑ ہوگا۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۷، ح ۲۰۰)

اہلِ بیتؑ کو رجس سے دُور کر کے اللہ نے ان کو کیا شرف عطا کیا؟

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ متولۃ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْقَاضِي الْجُعَابِيِّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ: "إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ وَأَجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَدَعَا عَلِيًّا فَأَجْلَسَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا".

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟!

قَالَ: اَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ.

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَكْرَمَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ وَالذُّرِّيَّةَ الْمُبَارَكَةَ بِذَهَابِ الرِّجْسِ عَنْهُمْ؟

قَالَ: يَا جَابِرُ! لِأَنَّهُمْ عِتْرَتِيْ مِنْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ، فَأَخِيْ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَابْنَایَ خَيْرُ الْاَسْبَاطِ وَابْنَتِيْ سَيِّدَةُ النِّسْوَانِ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ.

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنِ الْمَهْدِيُّ؟

قَالَ ﷺ: تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ، أَئِمَّةٌ اَبْرَارٌ، وَالتَّاسِعُ قَائِمُهُمْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، يُقَاتِلُ عَلَى التَّأْوِيْلِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى التَّنْزِيْلِ.

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں اُم سلمہؓ کے گھر میں حضور اکرمؐ کے پاس موجود تھا کہ یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ (احزاب، آیہ ۳۳)

"اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہلِ بیتؑ آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا اور علیؑ کو بلا کر پسِ پشت بٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! یہی میری اہل بیت ہے، پس ان سے رجس کو دُور رکھ اور انھیں پاکیزہ رکھ جس طرح پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اُم سلمہؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو خیر پر ہے۔ (مگر اہلِ بیتؑ میں شامل نہیں ہے)

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ نے اس عترتِ طاہرہ اور ذریتِ مبارکہ سے رجس کو دُور کر کے ان کو کیا شرف عطا کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! کیونکہ میری عترت میرے گوشت اور خون سے ہے پس میرا بھائی سید الاوصیاء ہے۔ میرے دونوں بیٹے خیر الاسباط ہیں اور میری دختر عورتوں کی سردار ہے اور ہم میں سے مہدیؑ ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مہدیؑ کون ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اولادِ حسینؑ میں سے نو آئمہ ابرار ہوں گے اور ان میں سے نواں مہدیؑ ہوگا۔ جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کریگا اور وہ تاویلِ قرآن پر جنگ کرے گا جس طرح میں نے تنزیلِ قرآن پر جنگ کی ہے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۷۲، عن الغیبۃ للنعمانی)

آپؐ کے نزدیک محبوب ترین کون ہیں؟ مہاجرین، انصار یا بنو ہاشم

عَنْ كَعْبِ بْنِ عجرَةَ: إِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ وَبَنِي هَاشِمِ اخْتَصَمُوا فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَيُّنَا أَوْلٰى بِهِ وَأَحَبُّ إِلَيْهِ؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أَمَّا أَنْتُمْ – يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! فَإِنَّمَا أَنَا أَخُوْكُمْ.

فَقَالُوا : اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ذَهَبْنَا بِهِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.
ثُمَّ قَالَ: وَأَمَّا أَنْتُمْ - يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ - فَإِنَّمَا أَنَا مِنْكُمْ.
فَقَالُوا : اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ذَهَبْنَا بِهِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.
ثُمَّ قَالَ: وَأَمَّا أَنْتُمْ - يَابَنِي هَاشِمٍ ! فَأَنْتُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ.
فَقُمْنَا وَكُلُّنَا رَاضٍ مُغْتَبِطٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار اور بنی ہاشم کے درمیان اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ زیادہ قریبی اور محبوب تر کون ہے؟ اس نزاع کو رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے گروہ انصار! تم جانتے ہو کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔

انھوں نے کہا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! آپ ہم میں سے ہیں۔

پھر فرمایا: اے گروہ مہاجرین! تم جانتے ہو کہ میں تم میں سے ہوں۔

انھوں نے کہا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! آپ ہم میں سے ہیں۔

پھر حضورؐ نے فرمایا: اے بنی ہاشم! تم جانتے ہو کہ تم مجھ سے ہو اور میری طرف ہو۔ ہم سب اس بات پر راضی ہو گئے اور وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور رسولؐ خدا کے پاس سے خوشحال ہو کر لوٹ گئے۔ (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۳۱۲، ح ۱۶، عن مناقب آل ابی طالب)

جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ کی تفسیر

أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنِ الطَّيَالِسِيِّ أَبِي الْوَلِيْدِ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
قُلْتُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ:
"وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ......"
قَالَ ﷺ: جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ، يَخْرُجُ
مِنْ صُلْبِهِ تِسْعَةٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَمِنْهُمْ مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.
ثُمَّ قَالَ ﷺ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ مُبْغِضاً لِأَهْلِ بَيْتِي دَخَلَ النَّارَ.

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ سے اس آیتِ مجیدہ کے متعلق سوال کیا:

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ...... (زخرف، آیہ ۲۸)

"اور اس کی پشت میں سے کلمہ باقیہ کو قرار دیا"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے امامت کو پشتِ حسینؑ میں قرار دیا اور اس کی اولاد میں سے نوٗ آئمہ ہوں گے اور انھی میں سے ایک اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا۔

پھر فرمایا: اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیمؑ اور رکن کے درمیان کھڑا ہو کر نمازیں ادا کرتا رہے اور اس حالت میں مر جائے اور اس کی اللہ سے ملاقات ہو اس حالت میں کہ دل میں میری اہلِ بیتؑ کا بغض رکھتا ہو تو اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔

(بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۳۲، ح ۸۳، عن امالی الشیخ الطوسی)

ہدایت ہماری جانب سے ہے یا ہمارے غیر کی جانب سے؟

أَبِيْ وَابْنُ الْوَلِيدِ مَعاً، عَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ

الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ:

قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام لِرَسُولِ اللّٰهِ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِنَّا الْهُدَاةُ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟

قَالَ: لَا، بَلْ مِنَّا الْهُدَاةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

بِنَا اسْتَنْقَذَهُمُ اللّٰهُ مِنْ ضَلَالَةِ الشِّرْكِ،

وَبِنَا يَسْتَنْقِذُهُمُ اللّٰهُ مِنَ ضَلَالَةِ الْفِتْنَةِ،

وَبِنَا يُصْبِحُونَ إِخْوَاناً، بَعْدَ الضَّلَالَةِ.

حارث بن نوفل سے روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! ہم ہادی ہیں یا ہمارے علاوہ کوئی اور ہادی ہے؟

رسولؐ خدا نے جواب دیا: نہیں، بلکہ قیامت تک ہم ہی ہادی ہیں۔ ہمارے وسیلہ سے اللہ نے لوگوں کو شرک کی گمراہی سے نجات دی ہے۔ ہمارے وسیلہ سے اللہ نے لوگوں کو فتنہ کی گمراہی سے نجات عطا کی ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گمراہی کے بعد ان کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ (بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۴۲، ح ۸۳، عن امالی الشیخ الطوسی)

اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کون ہیں؟

بِإِسْنَادِ أَخِي دِعْبِلٍ، عَنِ الرِّضَا، عَنْ آبَائِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "لَا يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ".

فَقَالَ: أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَنْ أَطَاعَنِي وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي وَأَقَرَّ بِوَلَايَتِهِ.

فَقِيلَ: وَأَصْحَابُ النَّارِ؟

قَالَ: مَنْ سَخِطَ الْوِلَايَةَ وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَقَاتَلَهُ بَعْدِي.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت نقل کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیتِ مجیدہ کی تلاوت فرمائی:

لَا يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ (الحشر، آیہ ۲۰)

"اہلِ جنت اور اہلِ جہنم برابر نہیں ہیں اہلِ جنت ہی کامیاب ہیں"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کیا اور اس کی رہبری کو تسلیم کیا وہی اہلِ جنت ہے۔

پوچھا گیا: اہلِ جہنم کون ہیں؟

فرمایا: جس نے علیؑ کی ولایت کی مخالفت کی اور عہد کو توڑا اور میرے بعد اس سے جنگ کی۔ (بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۲۰۳، ح ۲، عن امالی الشیخ الطوسی)

ثقلین کیا ہے؟

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ:

إِنِّي فَرَطُكُمْ وَ إِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ: حَوْضٌ عَرْضُهُ مَا بَيْنَ بُصْرىٰ وَصَنْعَاءَ فِيهِ قَدَحَانِ مِنْ فِضَّةٍ عَدَدَ النُّجُومِ.

أَلَا وَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ الثَّقَلَيْنِ.

قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الثَّقَلَانِ؟

قَالَ: كِتَابُ اللّٰهِ ، اَلثِّقْلُ الْأَكْبَرُ، طَرَفٌ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُم، فَتَمَسَّكُوا بِهِ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَزِلُّوا،

وَعِتْرَتِي وَأَهْلُ بَيْتِي ، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِيَ اللَّطِيفُ أَنَّهُمَا لَنْ
يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، كَإِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ-
وَجَمَعَ بَيْنَ سَبَّابَتَيْهِ - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ
سَبَّابَتِهِ وَالْوُسْطَى - فَتَفْضُلُ هٰذِهِ عَلَى هٰذِهِ.

حجۃ الوداع کے موقع پر مسجد خیف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے سبقت حاصل کرنے والا ہوں اور تم لوگ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ اس حوض کا عرض بصرہ اور صنعاء جتنا ہے۔ بصرہ عراق کا علاقہ ہے اور صنعاء یمن اور جزیرہ عرب کے جنوب میں واقع ہے۔ اس میں چاندی کے بنے ہوئے ایسے پیالے جو آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔

یاد رکھو! میں تم سے ضرور ثقلین (دو قیمتی چیزوں) کے متعلق سوال کروں گا۔

لوگوں نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! یہ ثقلین کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک کتاب اللہ جو کہ ثقلِ اکبر ہے جس کے ایک طرف اللہ کا ہاتھ اور دوسری طرف تمہارا ہاتھ ہے۔ پس تم اس سے تمسک رکھنا کیونکہ اس سے تمسک رکھنے سے نہ کبھی گمراہ ہو گے اور نہ کبھی لغزش ہوگی۔

''اور دوسرا میری عترت واہلِ بیتؑ''۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیوں کو ملایا اور فرمایا: وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے مثل میری ملی ہوئی ان دو انگلیوں کے۔ پھر آنحضرتؐ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے ہوئے فرمایا: اس طرح نہیں کیونکہ ان میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ (بحارالانوار، ج۲۳، ص ۱۲۹-۱۳۰، ح ۶۱)

MAAB 1431
maablib.org

ادارہ منہاج الصالحین لاہور